ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

علی
ست
توقعات

باہتمام

علی بھائی شرفعلی تاجران کتب و مالکان مطبع محمدی

بھنڈی بازار دکان نمبر ۵۵ بمبئی نمبر ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بیحد کے لائق وہ خالق کون و مکان ہے کہ جس کے قبضۂ قدرت میں تمام عالم کی جان ہے اور درود نامحدود اُس سرور کائنات پر شایاں ہے کہ جس کا نور باعث ظہور جہان ہے۔

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے خاکسار ازلی بندہ محمد عنایت علی بیٹا محمد گلاب خاں کا پوتا محمد سکندر خاں کا ساکن قصبۂ کلانور محلہ جیون خاں ضلع روہتک کمشنری دہلی خدمت میں ناظرین پر تمکین کی عرض رسا ہے کہ اس حقیر نے سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں انشائے عنایت علی تصنیف کر کے پانچ سو جلدیں چھپوائیں شائقین کی حسن قدردانی سے وہ دست بدست ایسی فروخت ہوئیں کہ ایک جلد تک باقی نہ رہی۔ جب وہ انشا ہر صغیر و کبیر کی مرغوب الطبع ہو کر مطابع میں چھپکر کثرت سے بکنے لگی تب اس احقر کو یہ خیال ہوا کہ ایک کتاب بطرز سوال و جواب اُردو زبان میں بھی ایسی سلیس لکھی جائے کہ جس سے طالبعلموں کو خطوں کے لکھنے پڑھنے میں نہایت آسانی ہو اور بعد مرگ زمانہ میں بطور یادگار اپنی نشانی رہے چنانچہ سنہ تیرہ سو چار ہجری میں تحریر چند رقعات اوراق سفید کو سیاہ کر کے نام اُس کا رقعات عنایت علی رکھا اللہ تعالیٰ مفید عام و نافع انام فرماوے

اگر

اگر مقتضائے بشریت سے کوئی غلطی واقع ہوئی ہو تو اُس سے ناظرین حق گزیں اس مؤلف کو معاف فرما کے اصلاح دیویں اور جو صاحب اس کے پڑھنے سے فائدہ اُٹھاویں للہ اس عاصی کے حق میں دعائے خیر فرماویں

نظم

بفضل خدا و طفیل رسولؐ
اسے جو پڑھے جلد ہو پُر تمیز
اور اس روزمرہ کا چرچا رہے
ہیں رقعات اس میں نہایت سلیس
نہ اپنے سخن کا مجھے ناز ہے
جو ہوں حق گزیں اس کے پڑھنے سے شاد

خلائق کی نظروں میں ہو یہ قبول
رہے تا قیامت یہ ہر دلعزیز
شغل اس کا ہر وقت ہر جا رہے
ہے طلبائے اُردو کی گویا انیس
یہ عاصی وہ عرض پرداز ہے
دعا خیر سے مجکو فرمائیں یاد

اور یہ کتاب سات فصل پر مرتب ہوئی پہلی فصل میں ہر ایک کے القاب و آداب کے لکھنے کے طریقے دوسری فصل میں سوال و جواب چھوٹوں اور بڑوں کے تیسری فصل میں سوال و جواب برابر والوں کے چوتھی فصل میں تہنیت کے خطوط پانچویں فصل میں تعزیت کے خطوط چھٹی فصل میں طریقہ تحریر عرضی، قرض لینا بذریعۂ رقعہ۔ تمسک۔ رسید۔ فارغخطی۔ رہن نامہ۔ بیع بالوفا۔ بیعنامہ۔ ہبہ نامہ۔ تملیک نامہ۔ وصیت نامہ۔ اقرار نامہ۔ نکاح نامہ طلاق نامہ۔ حاضر ضامنی۔ مال ضامنی۔ فعل ضامنی۔ محضر نامہ۔ مختار نامہ عام وکالت نامہ۔ امانت نامہ۔ سرخط۔ پٹہ۔ راضی نامہ۔ تقسیم نامہ اقرار نامہ۔ ثالثی۔ شجرۂ نسب نامہ۔ ساتویں فصل میں ذکر خاتمہ کتاب پوشیدہ نہ رہے کہ اول مرتبہ یہ کتاب سرسری طور پر میں نے لکھ کر چھپوا دی تھی۔ سنہ تیرہ سو نو ہجری میں بافرائش چند رقعات بعد نظر ثانی درست کر کے پھر چھپوائی۔

پہلی فصل میں ہر ایک کے القاب و آداب کے لکھنے کے طریقے

چونکہ اس وقت کے فصحا و عقلا بڑے بڑے القاب و آداب لکھنا پسند نہیں کرتے لہذا مختصر لکھے گئے

تصریح مراتب	مضمون القاب وآداب
باپ کو یہ لکھے	میرے والد ماجد مدظلہ العالی۔ تسلیمات خادمانہ و کورنشات فرزندانہ بجالا کر عرض پرداز ہے۔
ماں کو یہ لکھے	والدۂ ماجدہ میری مدظلہا۔ بعد ادائے آداب فرزندی دست بستہ عرض رسا ہے۔
بیٹے کو یہ لکھے	فرزند دلبند اطال اللہ عمرہٗ۔ بعد دعائے عمر خضری و طالع اسکندری واضح ہو۔
دادا۔ نانا۔ چچا۔ خالو پھوپھا ماموں خسر کو لکھے	مکرم و معظم بندہ دام اقبالہٗ شرائط تسلیمات نیاز مندانہ و قواعد کورنشات فدویانہ بجالا کے عرض پرداز ہے۔
دادی نانی چچی خالہ پھوپھی مامی خوشدامن کو یہ لکھے	مکرمہ و معظمہ میری دام عظمتہا۔ بعد ابلاغ تسلیم و تعظیم کہ ذریعۂ سعادت دارین ہے۔ عرض کرتا ہے۔
بھتیجا۔ بھانجا۔ پوتا نواسا۔ داماد کو یہ لکھے	برخوردار سعادت آثار طول عمرہٗ۔ بعد دعائے حصول سعادت ابدی مطالعہ کرو۔
حقیقی و مجازی بڑے بھائی کو یہ لکھے	اشرف الاخوان اُمیدگاہ برادران مدظلہم۔ تبلیغ مراسم تسلیم کے بعد ملتمس ہے۔
حقیقی و مجازی بڑی بھاوج کو یہ لکھے	رونق بخش دولت خانۂ اخی جناب بھاوج صاحبہ دامت الطافہا کورنشات نیاز مندانہ کے بعد التماس ہے۔

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
حقیقی بڑی بہن کو یہ لکھے	ہمشیرہ صاحبہ پرورش فرمائے برادران سلمہا الرحمن بعد تقدیم شرائط نیاز عرض پرداز ہے۔
مجازی بڑی بہن کو یہ لکھے	خواہر صاحبہ توجہ فرمائے برحال برادران سلمہا. بعد تقدیم لوازم تعظیم ملتمس ہے۔
حقیقی و مجازی چھوٹے بھائی کو یہ لکھے	عزیز القدر گرامی منش سلمہ، بعد دعائے خیر انتما مدعا یہ ہے۔
حقیقی چھوٹی بہن کو یہ لکھے	میری ہمشیرہ صغیرہ جیتی رہو۔ دعائے درازی عمر کے بعد معلوم کرو۔
مجازی چھوٹی بہن کو یہ لکھے	میری عزیزہ عصمت پناہی ہمیشہ حفاظت الٰہی میں رہو۔ بعد دعائے طول حیات واضح ہو۔
بیٹی بھتیجی۔ پوتی نواسی بھانجی شاگردنی کو یہ لکھے	نور چشمی راحت جانی ہمیشہ حمایت سبحانی میں رہو۔ بعد ادعیۂ وافیہ معلوم ہو۔
شوہر کو یہ لکھے	تسکین بخش خاطر بیقرار سلمہ اللہ الغفار۔ بعد اشتیاق مواصلت و آرزوے مکالمت ملتمس ہوں۔
بی بی کو یہ لکھے	محرم راز مونس دمساز زاد محبتہا بعد شوق ملاقات جسمانی کہ موجب لذات زندگانی ہے۔ مدعا نگار ہوں۔
استاد کو یہ لکھے	قبلۂ خدائگان قدردان تلمیذان دام فیضہ، یہ خیر طلب مکتب ادب میں مؤدب بیٹھکر سبق مدعا پڑھتا ہے۔
شاگرد کو یہ لکھے	تلمیذ عزیز سراپا تمیز زاد اللہ علمہ وہنرہ۔ پس از دعائے ترقی فہم و ذکا مطالعہ کرو۔
مولوی کو یہ لکھے	جناب مولوی صاحب فضائل مآب فیض انتساب دام فیضہم

تفسیح مراتب	مضمون القاب و آداب
	مدرسۂ عقیدت و عبودیت میں بزانوے ادب بیٹھکر کتاب مطلب کا درس کرتا ہے۔
پیر کو یہ لکھے	پیر روشنضمیر سلمہ الرب القدیر۔ شرائط تسلیم مریدانہ قواعد کورنشات معتقدانہ بجالائے عرض رسا ہے۔
مرید کو یہ لکھے	کامل الاتقیا واثق الاعتقاد ہمیشہ راہ رضا پر رہو۔ بعد دعائے حصول مقاصد کونین معلوم ہو۔
قاضی مفتی کو یہ لکھے	فرازندۂ رایت شریعت و مروج احکام فتوت دام عظمتہ، بعد سلام سنت الاسلام کہ طریقۂ اہل اسلام ہے۔ واضح رائے عالی ہو
حکیم کو یہ لکھے	حکیم صاحب مسیح دوران سلامت آپکی ملاقات کو قوت روح سمجھکر عارض حال ہوں۔
سید کو یہ لکھے	جناب میر صاحب زبدۂ سادات دستودۂ حسنات عم نوالہ آداب و نیاز کے بعد گزارش کرتا ہوں۔
شیخ کو یہ لکھے	معدن لطف و کرم جناب شیخ صاحب زاد کرمہٗ بعد ادائے مراسم اشتیاق ملتمس ہوں۔
مغل کو یہ لکھے	جناب مرزا صاحب مجمع مکارم اخلاق زاد لطفہٗ بعد آرزوئے ملاقات واضح رائی شریف ہو۔
پٹھان کو یہ لکھے	خان صاحب مجمع خوبہائے بیکراں و مصدر اخلاق بے پایان دام اخلاقہم بعد تبلیغ ہدیۂ سلام مظہر مدعا ہوں۔
برابر والے کو یہ لکھے	مشفق، شفیق، رفیق بالتحقیق زاد اشفاقہ۔

پس از سلام علیک مدعا طراز ہوں۔

مضمون القاب و آداب	تصریح مراتب
میرے ولی نعمی دام اقبالہ وافضالہٗ سر تسلیم عجز کی خاک پر رکھکر عرض کرتا ہوں -	مخدوم یعنی آقا کو یہ لکھے
معتمد الخدمت مسمیٰ فلاں کو معلوم ہو -	خادم کو یہ لکھے
جناب نواب صاحب فیضمآب معلی القاب دام اقبالہٗ - نہایت عجز و ادب سے دست بستہ خدمت خدام والا میں عرض رسا ہے -	نواب کو یہ لکھے
غریب پرور سلامت -	حاکم مقتدر کو یہ لکھے
بعرض عالی متعالی - پہونچاتا ہے	وزیر نیز اراکین سلطنت کو یہ لکھے
حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہ و دولتہٗ	بادشاہ کو یہ لکھے

دوسری فصل میں سوال و جواب چھوٹوں اور بڑوں کے

سوال - اے میرے سرمایۂ زندگی، ماں باپ کیسے کیسے پیار و محبت سے اولاد کو پرورش کرتے ہیں اُس کی پرورش و تعلیم میں کیسی کیسی تکلیف اپنے اوپر اُٹھاتے ہیں تو اولاد کو بھی لازم ہے کہ ماں باپ کو اپنی اطاعت گذاری سے خوش رکھے کیونکہ لڑکے کو صرف اسی واسطے پرورش کرتے ہیں اور تعلیم دلاتے ہیں کہ وقت ضعیفی میں اُس سے آرام ملے۔ مگر ابتدائے ملازمت سے اس وقت تک ایک کوڑی خرچ کی تم نے نہیں بھیجی - بدوں خرچ جیسی ہمپر تکلیف گذر رہی ہے لائق تحریر نہیں - العاقل تکفیہ الاشارۃ فقط

جواب - میرے والد ماجد مدظلہ العالی - نامۂ والا صادر ہوا - معزز فرمایا واقعی خدا و رسول کے بعد بزرگ ماں باپ ہیں - کیونکہ سبب تمام سامان

ظاہری کے ہوئے ہیں ان کا ادب و لحاظ سچے دل سے کرے جہاں تک ہو سکے اُن کی خدمت گذاری و فرمانبرداری میں قصور نہ کرے۔ جس قدر اُن کی خدمت کرے اُن پر احسان نہ دھرے بلکہ شرم کرے کہ اُن کا حق زیادہ ہے۔ چونکہ حالت موجودہ سے پہلے بوجہ قلیل تنخواہ خرچ بھیجنے سے فدوی قاصر تھا اب آئندہ کو خرچ بھیجنے میں غفلت نہ کرے گا۔ مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر مرسل ہیں۔ ڈاک خانہ کلانور سے وصول فرماکر رسید بھیجئے۔ فقط

سوال :- برخوردار بیخبر از حال پدر خط لکھتے لکھتے ہاتھ تھکے قلم گھسا۔ مگر تمھاری عقل پر کیا پردۂ غفلت پڑ گیا کہ نہ خرچ بھیجا اور نہ خطوں کا جواب لکھا شاباش جزاک اللہ یہی چاہیئے۔ جوھر دانائی اسی کا نام ہے بھلا ماں باپ سے اب کیا کام ہے یہ نہیں سمجھتے کہ جس نے خدمت والدین کی جنت مول لی۔ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ حضرت نے فرمایا ہے۔ یعنی جنت نیچے قدم والدین تمھارے کے ہے اس میں کچھ تمھارا شکوہ نہیں زمانے کی یہ خوبی ہے۔ تیرھویں صدی کی خوش اسلوبی سے میں نے چاہا تھا کہ اب تم کو خط نہ لکھوں۔ لیکن تمھارا سا دل کہاں سے لاؤں ہمارا حال دیکھ کر دشمن کو خوشی اور دوست کو رنج ہوتا ہے۔ تہیدستی میں ندامت کے سوا اور کیا ہوتا ہے۔ الغرض بڑھاپے کے دن نکمے ہوتے ہیں دنیا میں **اس** سے زیادہ کوئی مصیبت نہیں۔ ای بیٹا ہمارا ابھی کیا دم ہے۔ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم ہے اب زیست ہماری بامید مرگ ہے۔ ہماری زندگی کا کیا اعتبار تم عصائے پیری ہو۔ ہمارا خط کاسۂ گدائی ہے سمجھو یا نہ سمجھو تم کو اختیار ہے۔ فقط

جواب - قبلۂ حاجات دو جہانی دام ظلکم۔ مفخر نامہ کا نفاذ ہوا۔ فدوی نے

ذریعۂ افتخار سمجھا واقعی خدمت والدین اولاد پر فرض ہے اُن کی اطاعت سعادت دارین ہے۔ اولاد سر بسر والدین کی پرورش یافتہ ہی جو اُس کی پرورش و پرداخت میں بخوشی اپنے آرام کو ترک کر کے تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ پس والدین سے زیادہ اولاد کا ہمدرد دنیا میں نہیں جو اُن کی خدمت گزاری و فرمانبرداری سے منحرف ہے وہ لاکلام دوزخی ہے۔ اولاد کتنی ہی خدمت کرے مگر حق تو یوں ہے کہ ماں باپ کا حق ادا نہیں ہوتا۔ خدا اور خدا کا رسولؐ شاہد ہے کہ میں آپ کو اپنے سر پر غنیمت سمجھتا ہوں خداوند کریم آپ کے سایۂ بلند پایہ کو میرے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔

کمترین بکار سرکار کلکتہ گیا تھا پرسوں واپس آیا ہے سردست مبلغ پچاس روپیہ بذریعۂ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں۔ وصولی سے آگاہی بخشیئے۔ فقط۔

سوال۔ برخوردار غفلت شعار۔ آفریں صد آفریں عرصہ ہوا کہ پانچ روپیہ تم نے بھیجے تھے۔ ہم نے لکھدیا تھا کہ آنسو سے پیاس نہیں بجھتی پھر تم نے یہ خیال نہ کیا کہ میرا باپ بوڑھا کیا کھاتا پیتا ہے اور کیوں کر جیتا ہے لالہ جمنا داس سے پچاس روپیہ قرض لیے تھے دو ہی مہینے میں علاج بیماری و کھانے پینے میں صرف ہو گئے ضعیفی میں بیماری مفلسی میں قرضداری خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔

ع جوانی چین سے گذری بڑھاپے میں مصیبت ہی

خیال کرو کہ کیسی کیسی تکلیف سے تم کو پرورش کیا اور کس کس محنت و منت سے تم کو پڑھا کر نوکر رکھوایا اُس کا نتیجہ یہ بر آیا کہ ہمارے حال سے غافل ہو تم چین کرو ہم فاقہ کریں تم کھاؤ ہم مُنہ تکیں بڑا رونا رزق کا ہے رزق ملے تو پھر کیا غم ہے میں تمہاری طرف سے ہاتھ دھو بیٹھا ہر طرح اپنی قسمت کو رو بیٹھا تمہارا کچھ قصور نہیں اپنی تقدیر کی خوبی ہے اگر ہمارے دن سیدھے ہوتے تو تم ہمارے خبر گیراں رہتے اے بیٹا خوش رہو آباد رہو ہمارا تو اہنیں فکروں میں کسی دن کوچ ہو جائیگا فقط

جواب - جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلہٗ - فدوی سے ایک کاغذ میں سہواً غلطی ہوگئی تھی اُس کی جوابدہی میں چار مہینے تک پریشان رہا - لیکن فضل الٰہی سے منصف کی رائے میں وہ قصور عمداً ثابت نہ ہوا معاف کردیا اسی وجہ سے ارسال خرچ میں توقف ہوا سررشتہ دار زنار دار عدالت ہذا مجھ سے عداوت رکھتا ہے - جب میرا دامن پاک ہے تو مجکو اُس سے کیا باک ہے نیت میری درست دوست قوی دشمن سُست میں اپنے خدا پر نظر رکھکر کار متعلقہ کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیتا ہوں فی الحال معرفت محمد کمال مبلغ سوؔ روپیہ بھیجتا ہوں وصولی سے آگاہ فرمائیے گا - فقط

سوال - برخوردار فراموش کار - ہم نے بطلبی خرچ کئی خط تمھارے پاس بھیجے مگر باوصف انتظار مزید نہ خرچ آیا نہ کسی خط کا جواب پایا ہرچند بذریعہ تحریر تم کو سمجھایا لیکن افسوس ہمارا لکھنا تمھارے خیال میں نہ آیا واقعی میں بڑا ہی بےحیا ہوں جو بار بار تم کو لکھتا ہوں اِلّا کیا کروں بے لکھے کچھ بن نہیں پڑتا - ارے میاں ہمارا خیال نہ سہی اپنے بال بچوں کے تو خبر گیراں ہوئے ہوتے دس بارہ آدمیوں کا خرچ و نیز متفرق روزمرہ کا خرچ آوے تو کہاں سے آوے - ہر طرف سے لاؤ لاؤ بتاؤ کہاں سے لاؤں تہیدستی و مفلسی کی پریشانی غلہ کی گرانی جثہ ضعیف اور اس سن میں یہ تکلیف حالت بڑھاپے میں دیکھیے گردش تقدیر کیا دکھاتی ہے دل حیران ہے کیا کروں کدھر جاؤں خدا جانے کس شغل میں ہو کہ تم کو خوف خدا نہیں ایسے وقت میں یہ غفلت پہلے تمھارا ایسا مزاج نہ تھا بے مانگے خرچ بھیجتے تھے - اب مانگنے سے مُنھ چھپاتے ہو - نہیں معلوم کس طرح تم پیتے کھاتے ہو ہمارا یہ حال تمھارا یہ خیال واللہ مارے فکر کے بوٹیاں نوچتا ہوں زندہ ہوں

لیکن مردہ سے بدتر ہوں فکر کی صعوبت کا متحمل نہیں کبھی اس مصیبت میں قالب سے روح نکل جائے گی۔ بس تمھارا رنگ ڈھنگ دیکھ لیا اب کیا کہوں اور کیا لکھوں انتہا تحریر کی ہو چکی ۔فقط۔

جواب ۔قبلۂ صوری و معنوی دام مجدہٗ ۔ تاریخ ۴ر فروری کو حکم محکمۂ کمشنری بنام فدوی اس مضمون کا صادر ہوا کہ تم ایک ہفتہ کے واسطے بکار سرکار فوراً یہاں آؤ بندگی بیچارگی حکم کے پہنچتے ہی میں روانہ ہو کر محکمۂ کمشنری میں پہنچا وہاں تین مہینے لگ گئے ۔ یکم مئی کو اپنے مقام خاص پر واپس آیا آپ کے مفخر نامجات سے جو میری عدم موجودگی میں نفاذ ہوئے تھے مشرف ہوا۔ چنانچہ مبلغ دوسو روپیہ بتوسل ڈاکخانہ خدمت عالی میں بھیجتا ہوں ۔ وصول فرما کے آگاہی بخشئے ای قبلۂ برحق آپ کا مجھ پر بڑا حق ہے خاکسار آپ کی خدمت گزاری میں ہر طرح اپنا افتخار سمجھتا ہے ۔فقط۔

سوال ۔حضرت والد ماجد مدظلہ العالی ۔ نہایت عجز و ادب سے عرض کرتا ہوں کہ عرصہ دو مہینے سے نامۂ والا ورود نہ ہوا اس سبب سے ہر وقت طبیعت متفکر رہتی ہے اُمید کہ کیفیت مزاج وہاج خود بدولت سے مفصل اطلاع بخشئے ۔ دوسو روپیہ مرسولۂ فدوی ڈاک خانہ سے وصول فرمائیے ۔ امسال یہاں پن[1] کال بارش ایسی ہوئی کہ بوئے ہوئے دانہ بہ گئے ۔ جنھوں نے نہیں بوئے تھے سو بونے سے رہ گئے ۔ فقط۔

جواب ۔ جان پدر نور نظر سلمہٗ خط مسرت نمط تمھارا آیا مبلغ دوسو روپیہ ڈاک خانہ سے وصول پائے ۔ بیٹا ہمارا کیا حال پوچھتے ہو حواس میں فتور نسیان کا وفور چلنے پھرنے سے مجبور حال روز بروز ابتر ہوتا جاتا ہے ۔ پوست و استخوان جسم ناتواں میں باقی ہے سب اعضا جواب دے گئے ہر وقت طبیعت علیل زندگی کے دن قلیل رحلت کی دلیل

[1] ضلع روہتک میں پن کال شاید کثرت بارش جسے لکھنؤ میں بہیا بولتے ہیں کہتے ہیں ۱۲ نامی

آئے دن بیمار رہتا ہوں طاقت یک قلم نہ رہی حکیم نہیں دوا نہیں بجز خدا دوسرا نہیں۔ ای میرے باعث تاب و تواں جس طرح ہو سکے جلد آؤ حال میرا دیکھ جاؤ اب میرے جینے کا کیا اعتبار ہے خدا جانے آج کیا ہے کل کیا ہو میں تو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں موت کا منتظر ہوں مہمان چراغ سحری ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے دیدار کی تمنا میں کسی دن اپنا کوچ ہو جائے فقط۔

سوال۔ عصائے پیری و ناتوانی برخوردار محمد جیلانی۔ گرمی کے موسم میں تو یہ گھر پہاڑ سے بدتر تھا ہی اب برسات آئی تو یہ مصیبت و تباہی ہمپر لائی کہ کوٹھری میں کیچڑ دالان میں ڈل ڈل اسباب بہا بہا پھرتا ہے چارپائی ہاتھوں ہاتھ چاروں کونے دوڑتی ہے رہی سہی حیثیت برسات نے بگاڑ دی شاہراہ کی طرف کی دیوار منہدم ہو گئی مکان بے پردہ ہو گیا دروازہ میں بازو نہ چوکھٹ آنے جانے والوں شاہراہ سے ہر دم کی لڑائی کھٹ پٹ خلق خدا دیکھکر ہنستی ہے چور اُچکے کے اندیشہ سے پہاڑ سی رات جاگتے کٹتی ہے روپیہ جلد بھیجو چشم براہ سمجھو تاکہ درستی مکان کرا کے حرمت کے ساتھ رہیں فقط۔

جواب۔ قبلۂ کون و مکان۔ خدا جانے کس زمانہ کا وہ مکان بنا ہوا ہے جو باوصف ہونے مرمت ہر سال کے پھر آرام نہیں ملتا بندہ کی منشاء دلی یہ ہے کہ وہ مکان مسمار کرا کے ازسرنو پختہ مکان بنوایا جائے چنانچہ مبلغ تین ہزار روپیہ خدمت فیضدرجت میں بھیجتا ہوں ہر موسم کے آرام کے واسطے مکانات تعمیر کرائیے مکان کا صحن فراخ رکھوائیے تاکہ ہر طرف سے اُس میں ہوا آسکے قریب زنانہ مکان کے مکان مردانہ نشست کا بنوائیے۔ بہرکیف مکان دلچسپ وسیع ہو باغ و چاہ پختہ واقع ہو۔ جس قدر روپیہ کی ضرورت پڑے۔ مجھ سے طلب فرمائیے۔ فقط

سوال۔ قبلۂ دین و دنیا دام ظلکم۔ فدوی کو بوجہ بیکاری یہ انتشار تھا کہ اب کیونکر بسر اوقات ہو گی مگر مسبب مطلق نے حالت اضطراب میں رحم فرمایا کہ تاریخ ۱۵ دسمبر کو جناب صاحب مجسٹریٹ

بہادر ضلع نے از راہ قدردانی و فیض رسانی خدمت نائب تحصیلداری پر بندہ کو مقرر کیا خدا ایسے حاکم شرفا پرور کو خوش رکھے گو تمنا دیر میں بر آئی لیکن درست بر آئی۔ اس امیدواری میں ایذا بہت اٹھائی الّا نوکری خاطر خواہ ہاتھ آئی شکر کا مقام ہے۔ انجام بخیر ہوا۔ فقط

جواب۔ فرزند دانشمند۔ تمھارے نائب تحصیلدار ہونے سے ہماری دلی اُمید بر آئی ساجد بدرگاہ احدیت ہو کر یہ شعر پڑھا ؎

اے خدا قربان احسانت شوم	ایں چہ احسانست قربانت شوم

بیٹا بہت سمجھ بوجھ کر کام کرنا حرص اور نفسانیت کو مزاج میں دخل نہ دینا حسن انتظام و خیر خواہی کے التزام سے اپنے حاکم کو خوش رکھنا شعلۂ غضب کو آب حلم سے بجھانا وسوسۂ شیطانی سے اپنے دل کو بچا کے راستی و درستی پر رہنا کسی کی خاطر سے کسی کی حق تلفی نہ کرنا۔ ہر وقت خدا سے ڈرنا۔ چال چلن شریفانہ رکھنا۔ بُری صحبت سے بچنا خوشامدی بہت ہوتے ہیں دوست خیر خواہ ناصح دلسوز کہیں نہیں ملتا بہت سی باتیں ملاقات پر موقوف ہیں۔ تپ لرزہ یہاں عالمگیر ہے گرفتار مصیبت ہر برنا و پیر ہے۔

سوال۔ عزیز وافر تمیز۔ ہر والدین پر فرض ہے کہ حتی المقدور اپنی حیثیت اور آمدنی کے موافق اپنے لڑکے کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلا دیں علم و ہنر سکھا دیں سو اب خدا کے فضل و کرم سے برخوردار لطف علی خاں مد عمرہٗ پانچ برس کا ہوا اُس کی تعلیم کے واسطے معلم ادیب و نیک چلن و خوش مزاج ایسا بہم پہنچاؤ کہ جس سے علاوہ تحصیل علم کے درستی اخلاق کی اُمید ہو کیونکہ جیسا سکھانے والا سکھاتا ہے ویسا ہی سیکھنے والا سیکھتا ہی استاد بد اخلاق اور معیوب کی صحبت طلباء کے حق میں زہر قاتل سے بھی زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہی

جواب۔ سرپرست ما فدویان۔ نامۂ عالی صادر ہونے سے بندہ کی نہایت عزت

ہوئی اللہ تعالیٰ تا دور شمس و قمر آپ کو سلامت رکھے برخوردار لطف علی خاں گالیاں دینا و حجت کرنا چلانا و مچلنا مطلق نہیں جانتا جب اُس سے کوئی حرکت بدخلقی اور بے ادبی کی ظہور پذیر ہوتی ہے تو میں اُس کو تنہائی میں آہستہ منع کر دیتا ہوں ہر روز بڑے فجر گھر سے اُٹھکر دیوانخانہ میں آتا ہے پانچوں وقت کی نماز میرے ساتھ ادا کرتا ہے یہ اسکی سعادتمندی و بلند اقبالی کے آثار نمایاں ہیں ہفتہ عشرہ میں دہلی جاکر حسب منشاء آپ کے ایک معلم تجویز کر کے لاؤں گا - فقط

سوال - سرمایۂ سعادت - عرصہ سے خط تمھارا نہیں آیا موجب توقف کیا ہے لکھو ای برخوردار اس زمانے میں اکثر بیوقوف لوگ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یہ کہدیتے ہیں کہ دیکھو فلانا ہمارا ہمعصر تھوڑا لکھنا پڑھنا سیکھ کر فلاں محکمہ میں ملازم ہو کر اپنی بسر اوقات کرتا ہے ہم کو کیا ضرورت ہے کہ رات دن بیفائدہ دردسری سے اپنی جان کو مفت کھوئیں - آؤ ہم بھی کچھ نہ کچھ ملازمت کے مزے اڑائیں جب یہ بات اُن کے دل میں جم جاتی ہے تو کُتب علوم کو بالائے طاق رکھکر طالب روزگار پھرتے ہیں حسب لیاقت کسی نے کوئی کام اُن کو سپرد کیا تو اول چار پانچ روپیہ ماہواری پر خوش ہو گئے پھر جبکہ وہ تنخواہ اُن کو مکتفی نہ ہوئی تب اُس وقت مشکل آپڑی زیادہ لیاقت نہیں کہ ترقی ہو یا کسی محکمۂ عالیہ میں نوکر ہو جائیں بمصداق مصرع کہ عشق آساں نمود اول ولے اُفتاد مشکلہا + الغرض انسان جب اپنے وجود میں کمال نہیں پیدا کرتا ہے اور کسبہائے عجیبہ و فنون غریبہ کے سیکھنے میں سستی روا رکھتا ہے تو اُس کی حالت کیسے درست ہو سکتی ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں پس تم کسی کی واہی تباہی باتوں پر خیال نہ کر کے تحصیل علم میں بدل و جان مصروف رہو - کیونکہ ؎

علم سے عقل عقل سے تدبیر	اس سے حاصل مرادہائے کثیر

جواب - مکرم معظم بندہ جناب چچا صاحب دام افضالہٗ - عالی نامہ

نافذ ہوا سرفراز فرمایا عرصہ دو مہینے سے اس قصبہ و نیز گرد و نواح کے باشندوں کو امراض بخار اور اسہال و ہیچپش نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ چنانچہ فدوی بھی عارضۂ بخار و ہیچپش میں مبتلا تھا۔ اب خدا کے فضل سے صحت کُلّی حاصل ہوئی عارضۂ دامنگیر ہونیکی وجہ سے خطوں کے بھیجنے میں تاخیر ہوئی تھی۔ یہ حقیر بہبودی اپنی سمجھکر ہر وقت پڑھنے لکھنے میں مصروف رہتا ہے۔ فقط

سوال - برخوردار خفتہ بخت۔ ہم نے سُنا ہے کہ تحصیل علم کی طرف تمھاری طبیعت بالکل مائل نہیں ڈاواں ڈول پھرتے ہو یہ حال سُنکر بمقتضائے فرط محبّت و مزید اُلفت ہمکو کمال ملال ہوا افسوس یہ تم کو معلوم ہی نہیں کہ صرف علم و ہنر ہی سے انسان حیوان سے اشرف ہے ورنہ اس میں اور اُس میں فرق ہی کیا ہے۔ بشر کی عزّت بڑھتی ہے تو علم سے دولت و منزلت بڑھتی ہے تو علم سے غرضکہ سب نعمتیں اسی کی بدولت حاصل ہوتی ہیں اس سے بڑھکر دنیا کی بہتری و عاقبت کی بہبودی کے لئے کوئی آلہ نہیں ؎

لازم ہے آدمی کو کرے جستجوے علم	لہو و لعب سے کوئی رذالت سوا نہیں
غفلت کو کاہلی کو نہ دے دخل آدمی	ہو پیر بھی تو اُس کو کبھو کب روا نہیں

بس تم تحصیل علم میں رات دن مصروف رہو تاکید جانو۔ فقط

جواب - قبلۂ و کعبۂ بندہ دام ظلہٗ۔ مفخر نامہ پہونچا۔ مفاخرت کونین حاصل ہوئی ای قبلۂ عالم علم کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو بغیر عمدہ طریقہ اور بدوں معلم لائق و بہترین سامان کے آسان طور سے آجاوے جب تک بندہ کے واسطے اچھا طریقہ تعلیم کا نہ تجویز فرمایئے گا تحصیل کامل ممکن نہیں اطلاعاً عرض کیا۔ فقط

سوال - برخوردار ناعاقبت اندیش۔ تمھارا تحصیل علم میں مصروف نہ ہونا موجب ہماری ناخوشی کا ہے سنو جس کو علم نہیں وہ اندھا ہے۔ اگرچہ آنکھوں سے دیکھتا ہے

علم وہ چیز ہے کہ جس کی قوت سے مشکلیں حل ہوتی ہیں غنی وہ ہے جس کو علم کی دولت حاصل ہو کیوں کہ نہ اُس کو کوئی چور لیوے نہ اُس پر کوئی دعویٰ کر سکے جتنی خرچ کرو اتنی بڑھے علم جوہر بے بہا انسان کی زیب و زینت ہے جسمیں یہ نہ ہو وہ ہر دلعزیز ہی کہ دریافت دُریافت عقلمندوں کا وقت پڑھنے لکھنے میں گذرتا ہے نادانوں کی عمر بیہودہ وخواب غفلت میں گذرتی ہے تم علم کے سیکھنے میں ہرگز کاہلی نہ کرو خطوں میں مختصر عبارت پُر از مطلب نہایت سلیس ایسی لکھو کہ سامع سُنکر تمھارے الفاظ ملائم اور روزمرہ سب کو پسند کرے۔ فقط

جواب۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب۔ مفاخرت نامہ نے پہونچکر افتخار بخشا اللہ تعالیٰ آپ کی ذات بابرکات کو میرے سر پر دائم قائم رکھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس امر میں آپ ارشاد فرماویں میں اُس سے غافل ہوں قبلہ گاہا بجز پڑھنے لکھنے کے کمترین کو کسی امر کا خیال نہیں اطمینان فرمائیے۔ فقط

سوال۔ برخوردار ناپسندیدہ اطوار۔ سب سے زیادہ ہمکو یہ افسوس ہے کہ تم نے اب تک کچھ علم نہیں پڑھا جگہ جگہ تمھاری جہالت کا چرچا ہی ہر چند کہ میرا قلم نصیحت کے قصص لکھتے لکھتے گھس گیا ہاتھ تھک گیا مگر تمھارے دل پر اُس کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ بیت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو		از شما یک تن نہ شد اسرار جو

ہائے افسوس تحصیل علم سے باز رہنا اور عمر عزیز کو بطالتیں تلف کرنا بڑی نادانی اور کمبختی کی نشانی ہے اب بھی اگر تم کمال استقلال وثبات دلی سے علم کے سیکھنے میں محنت کرو تو اُمید ہی کہ یہ تاریکی جہالت کی تمھارے دل سے دور ہو جاوے گی اور تمھارے وجود پر سنگ پارس کی تعریف صادق آئیگی۔ بیت

میاموز جز علم گر عاقلی		کہ بے علم بودن بود غافلی

جواب - ملجائے فرزندان مدظلہ - گرامی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا اعزاز بخشا بخدا مجھ کو تحصیل علم کا کمال شوق ہے اور ہر دم یہ خیال ہے کہ جہاں تک ہو سکے تحصیل علم میں ترقی کرتا جاؤں سوائے پڑھنے لکھنے کے کسی کام میں مصروف نہ ہوں مگر کیا کروں عرصہ دو مہینے سے عارضہ بخار میں بیمار ہوں حکیم نہیں دوا نہیں طبیعت رو بصحت کیوں کر ہو جو لوگ ہندوستانی نسخہ علاج الغربا و طب احسانی بغل میں دبائے حکیم یونانی بنے پھرتے ہیں اُن سے علاج کرانا اس وجہ سے مناسب نہیں کہ وہ تشخیص بیماری کی اچھی طرح نہیں کر سکتے قطع نظر اُس کے ستیاناس جائے یہاں کے عطاروں کا کہ خراب خستہ گلی سڑی دوائیاں رکھتے ہیں کہ جن سے بجائے فائدہ کے ضرر ہوتا ہے ایسی صورت میں بشرط اجازت خدمت عالی میں حاضر ہو کر علاج ڈاکٹری کروانا چاہتا ہوں - فقط

سوال - سعادت نشان برخوردار ظفر علی خان زاد علمہ - دعائے حصول علم کے بعد واضح ہو - مدت سے خط تمہارا نہیں آیا اس لئے طبیعت از حد پریشان ہے لازم کہ دو کلمہ خیریت سے جلد خوش وقت کرو تحصیل علم میں بدل و جان ساعی رہو کیونکہ عقل کا عروج و ذہانت کا صعود تحصیل علوم و تکمیل فنون پر منحصر ہے جس قدر انسان علم و ہنر میں ترقی کرے گا - اُسی قدر اُس کی عقل و فہم میں ترقی ہو گی انسان کو ہر حال میں مناسب ہے کہ حتی المقدور تحصیل علوم و فنون میں سعی بلیغہ عمل میں لا کر ظرف عقل کو صفائی دیوے - تاکہ سعادت دارین حاصل ہو - علم کا ثمرہ عمل ہے - جو عالم بے عمل ہے وہ درخت بے ثمر ہے بلکہ بدرجہا اُس سے بدتر - فقط

جواب جناب پھوپھا صاحب دام افضالہ نصیحت نامہ فیض شمامہ صادر ہوا معزز فرمایا - فدوی دنیا و عقبیٰ میں اپنی سرخروئی سمجھکر ہر وقت پڑھنے لکھنے میں مشغول رہتا ہے - اور علم کا سیکھنا زیادہ تر اس لئے ضرور ہے کہ جب انسان پر گردش زمانہ

سے کوئی آفت ناگہانی وحادثۂ آسمانی وارد ہو جاتا ہے تو وہ اپنے علم و
عقل کے زور سے ایسی ایسی تدابیر صائب اخراج کرتا ہے کہ اُس غم والم
سے آزادی پاتا ہے برخلاف جاہل خالی الذہن کے کہ جب کوئی صعوبت
اُس پر نازل ہو جائے تو تمام عمر اُسی میں مبتلا رہتا ہے کیا مقدور ہے
کہ کوئی تدبیر اپنی دانائی سے مخلصی کی نکال سکے ہرچند اپنی طرف سے
کوشش کرتا ہے مگر وہ اُلٹی پڑتی ہے۔ فقط۔

سوال۔ وائے میرے برخوردار کب تک خواب غفلت میں پڑے رہو گے
جاگو جاگو ہوشیار رہو۔ علم حاصل کرو، انسان دنیا و عاقبت میں محض اس کی بدولت
عزت و وقعت پاتا ہے حتیٰ کہ مقبول بارگاہ الٰہی ہو جاتا ہے جو شخص اس دولت کو
حاصل نہیں کرتا وہ دست نگر دیگر کوڑی کوڑی کے لئے دربدر محتاج پھرتا ہے
ع نیک و بد کی تمیز علم سے ہے + سب کے دل میں عزیز علم سے ہے + رُخ غیرت پہ نور
علم سے ہی + زیب عقل و شعور علم سے ہے + ہائے غضب تم ایسی بے بہا نعمت کو حاصل
نہیں کرتے بیہودہ کاموں میں سرگردانی و تضیع اوقات کرتے ہو۔ حالانکہ ایک مولوی فاضل
کامل تمہاری تعلیم کے لئے گھر پر موجود ہیں۔ پھر بھی تم نے کچھ حاصل نہیں کیا مقتضائے
دانشمندی یہ ہے کہ محنت کر کے علم سیکھ لو کیونکہ ع علم ہی سے قدر ہے انسان کی + ہی وہی
انسان جو جاہل نہیں + زیادہ والدعا۔ فقط

جواب۔ قبلہ گاہا۔ بیشک علم کے پڑھنے سے انسان خدا و رسول کو پہچانتا ہی.
ادب و تہذیب سے کامیاب ہوتا ہے حیوان سے انسان کو بڑائی باعتبار علم کے
ہے ورنہ انسان بے علم گو کہ صورت انسان کی ہو لیکن سیرت میں حیوان ہے
پس باوجود میسر ہونے سب سامان کے جان بوجھکر تحصیل علم میں غفلت کروں تو
عین میری بے وقوفی ہے چنانچہ بندہ کی پڑھنے لکھنے کی صداقت

میں

میں جناب مولوی صاحب کی تحریر پر ہمرشتۂ عریضہ ہذا ہے اور یہ لکھنا آپ کا کہ جو شخص علم حاصل نہیں کرتا وہ کوڑی کوڑی کے لئے در بدر محتاج پھرتا ہے گستاخی معاف کمترین اس کا قائل نہیں کیونکہ نصیب خاں کو دیکھئے کہ باوصف پوری تحصیل علم عربی وفارسی کے ہر روز کاسۂ رزق ہاتھ میں لئے در در ٹکریں مارتے اور گھر گھر دامن آرزو پھیلاتے پھرتے ہیں کہیں سے روکھی سوکھی نان جویں میسر ہو جاتی ہے اور کہیں سے صاف جواب ہی ملتا ہے غرضکہ شب وروز اُن کا یہی حال رہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم سے سب نعمتیں حاصل ہوتی ہیں مگر دولت حاصل نہیں ہوتی بمصداق رباعی ہاتھ آتی ہے کب علم وہنر سے دولت ؏ ملتی ہے بحکم قضا اور قدر سے دولت ؏ جو علم وہنر رکھتے ہیں وہ ہیں محروم ؏ مانوس ہی بلاحمق وخر سے دولت زیادہ حدادب۔ فقط۔

سوال۔ اے میرے عزیز۔ تمکو یہ معلوم نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور ہم کو کیا کرنا چاہئے تم اپنی اوقات کو محض غفلت میں بسر کرتے ہو تمھاری بے علمی اور غفلت پر نہایت افسوس کرتا ہوں اور بار بار لکھتا ہوں اور قواعد علم کے بتلاتا ہوں کہ اے میرے پیارے بھائی تم اپنے کو تحصیل علم کا عادی بناؤ مگر تم کو علمی نصیحت کارگر کیوں نہیں ہوتی اس کا کیا سبب ہے جو تم اپنے کو علم کی نعمت سے محروم رکھتے ہو۔ دیکھو تمھارے مجمع میں جب عالم وفاضل آتے ہیں تم اُن کی کیسی عزت وآبرو کرتے ہو اپنی جگہ چھوڑ کر اُن کو صدر میں بٹھلاتے ہو جو وہ کہتے ہیں سوائے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کے کسی طرح کا اعتراض نہیں کر سکتے یہ سب توقیر ومنزلت اُن کی علم سے ہوتی ہے پھر بھی ایسے شخصوں کی توقیر دیکھکر علم سیکھنے کا تم کو خیال نہیں ہوتا فقط۔

جواب۔ اجی بھائی صاحب میں پہلے ہی آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں

کہ میری ہمدردی کا یہاں مطلق کسی کو خیال ہی نہیں نہ میرے پڑھانے لکھانے کی کسی کو خواہش نہ میری صحت و عافیت کا کوئی خواہاں اس لئے میرا پورا ارادہ اور دلی خواہش ہے کہ میں آپکی خدمت میں حاضر ہو کر علم عربی حاصل کروں مجھے اُمید ہے کہ آپ سچے دل سے مجھکو طلب فرماویں گے۔ فقط

سوال۔ برخوردار ناکامگار۔ تمہارا خط آیا ہم نے دیکھا نہ خط درست نہ مضمون چست انشاء سے بدامگی ظاہر سبحان اللہ اسی شعور ولیاقت پر روزگار کرنے کا حوصلہ ہے چاکری مالی کو علمی لیاقت چاہیئے۔ افسوس تم کو پڑھتے ہوئے چھ برس ہوئے۔ مگر ہنوز طریقہ تحریر معلوم نہ ہوا حالانکہ سب سامان لیاقت وعلمیت حاصل کرنے کا مہیا پھر بھی تحصیل علم میں تم نے غفلت کی بُرا کیا محنت نہ کی کیا تم کو کسی کی نصیحت اثر پذیر نہیں ہوتی جو تحصیل علم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اس سے تمہاری مفت اوقات ضائع ہونے پر ہم کو سخت ملال ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ اب بھی سمجھو ورنہ پچھتاؤ گے ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں + تم فضل الٰہی سے ذہین ہو تھوڑے دنوں کی محنت میں پوری استعداد حاصل کرلوگے۔ اگر طریقۂ تعلیم میں بے تدبیری ہے تو اطلاع دو اُس کی تدبیر کی جائے۔ فقط

جواب۔ سرپرست بندہ جناب چچا صاحب دام اقبالہٗ۔ بعد ابلاغ مراسم نیاز عرض پرداز ہے۔ مفاخرت نامہ کے صادر ہونے سے اس احقر کو فخر ہوا واقعی فدوی کے پڑھنے میں جو آج تک ابتری ہے وہ صرف معلموں کی بے تدبیری سے ہے اوقات ضائع نہ ہو تو کیا ہو نوشت و خواند سے جلد فراغت کیونکر ہو۔ ان دنوں یہاں ہیضہ کا زور و شور ہے ہر شخص زندہ درگور ہے نہ کسی کو بھوک نہ پیاس زندگی سے یاس بستیاں ویران محلے سنسان ہوگئے خدا اپنی رحمت سے اس زحمت کو دور کرے۔ فقط

سوال - مکھدوم بندہ تسلیم آپ نے کئی سکس کچہری میں نوکر کرائے اب پھدوی بھی لکھ پڑھکر بھارگ ہوا اسواسطے ارادہ میرا رو جگار کرنے کا ہے آپ بیس روپیہ کھرچ کو بھیجدیں تاکہ مکھدمت پہنچ در جبت میں حاجر ہوں میرا کھت اسو کھت کسی کدر کچا ہے یکین ہے کے کچہری کے کام کی مشک میں پکھتا ہو جائے گا۔ فکت۔

جواب - برخوردار نافہمید۔ خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا تمھاری علمیت کی یہاں تک مٹی خراب ہے کہ مبتدی لڑکوں نے تمھارے خط کو پڑھکر قہقہہ مارا تم نے مخدوم کو مکھدوم شخص کو سکس کچہری کو کچہری۔ فدوی کو پھدوی۔ فارغ کو بھارگ غرضکہ تھوڑے سے مضمون میں بہت سے الفاظ بیجا اور غلط لکھے ہیں پس جس شخص کی علمیت ولیاقت کا یہ حال ہو کہ صحیح و غلط املاکی بھی اُسے کچھ تمیز نہ ہو اور نہ بول چال میں شین و قاف درست تو وہ کار سرکار کو خاک انجام دے گا عدالت کے کام کرنے کو علمی لیاقت چاہیئے نہ یہ کہ بلا سوچے ایسی فاش غلطیاں افسوس تم نے پڑھنے لکھنے میں کچھ محنت نہ کی یہ اطوار تمھارے نہایت خراب دکھائی دیئے اب بھی دوراندیشی کو کام میں لاکر واہیات باتوں کو چھوڑکر جہاں تک ممکن ہو علم کے حاصل کرنے میں پوری پوری کوشش کرو تاکید جانو۔ فقط

سوال - میرے نور نگاہ۔ ہم نے سُنا ہے کہ تم کتب تواریخ کو واہیات سمجھکر کبھی نہیں دیکھتے اے برخوردار ایسا نہ سمجھو کہ تواریخ واہیات ہے کون اسے دیکھے نہیں نہیں ہرگز نہیں یہ خیال تمھارا بالکل غلط ہے تواریخ کا دیکھنا تمام عمر کام آتا ہے انسان لائق و متحمل بنجاتا ہے اگر انقلاب زمانہ سے کوئی مصیبت اُس پر نازل ہو جائے تو وہ اُس کو بڑی سنجیدگی سے برداشت کرتا ہے تواریخ رائے کو صائب عقل و فہم کو باضابطہ کر دیتی ہے قوت ادراک ترقی پکڑتی ہے اب تم اُسے دیکھنے میں دل لگاؤ۔ فقط

جواب - قبلۂ مکرم دام مجدکم - نامۂ نامی صادر ہوا مفاخرت دارین حاصل ہوئی حسب الارشاد آپ کے کتب تواریخ کا دیکھنا فدوی نے شروع کردیا ان دنوں اس دیار میں بیماری چیچک کا نہایت زور و شور ہے اکثر اطفال خرد سال اس کمبخت دایہ نے لحد میں سلائے ہیں یہاں کے باشندے ٹیکے کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے - فقط

سوال - اخی صاحب پشت و پناہ برادران دام فیضہٗ - یہاں مدرسہ کی تعلیم میں برخورداران لطف علی خاں و خورشید علی خاں علم ادب سے محض بے بہرہ ہیں - اسی وجہ سے اوقات عزیز کو ناشایستہ صحبت اور بے موقع نشست برخاست میں صرف کرتے ہیں اُن کو علم ادب کی مطلق تعلیم نہیں ہوتی شایستگی کا حاصل ہونا بغیر تعلیم ادب و اخلاق کے غیر ممکن ہے میں دیکھتا ہوں کہ مدارس دیہات کے طلبا اردو کی پہلی دوسری یا فارسی کی پہلی دوسری پڑھکر اربعہ متناسبہ سیکھکر عرضی ہاتھوں میں لئے ہوئے بندوبست کی کچہریوں میں بتلاش روزگار بھٹکتے پھرتے ہیں یا پٹواریوں کے بستوں کے اٹھانے دھرنے میں اوقات عزیز کو ضائع کیا کرتے ہیں لیاقت خاک نہیں تعلیم کا نام بدنام اگر ارشاد ہو تو میں برخورداران مذکور کو اپنے ہمراہ لیجاکر تعلیم ادب و اخلاق سے شایستہ بناؤں - واجب تھا عرض کیا فقط

جواب - برادر ذیشعور - تمھارے خط کے آنے سے آنکھوں میں روشنی دل کو خوشی ہوئی قاعدہ کی بات ہے کہ جب تک انسان کو جس امر کا علم نہو گا وہ کیوں کر اسکی برائی بھلائی سے واقف ہو سکتا ہے ہماری خواہش بھی یہی ہے کہ تم برخورداران لطف علی خاں و خورشید علیخاں کو اپنے ہمراہ لیجاکر علم ادب و اخلاق کی تعلیم دو ہم یقین کرتے ہیں کہ تمھارے پاس رہنے سے بے تمیزی کی خصلت و بے تہذیبی کی عادت بالکل جاتی رہے گی تھوڑے ہی دنوں میں وہ خود اپنی عادت میں نیک و بد کی تمیز کرنے لگیں گے - اور شائستہ بنجائیں گے فقط -

سوال ۔ بھائی صاحب اُمیدگاہ برادران ۔ کمترین بحصول رخصت دو ماہ مکان پر آیا سب کو خیریت سے پایا برادران اُمراؤ علی خان و حسن علی خان کا امتحان لیا ۔ مولوی صاحب کی تعلیم درستی کے ساتھ نہیں پائی کیا معنی لڑکے نے جہاں الف بے کی دو چار تختیاں پڑھ لیں تو اُنھوں نے اُسے کریما و محمود نامہ بغیر معنوں کے شروع کرادیا لڑکوں نے طوطے کی طرح یاد کر لیا لیکن اُن کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کریما کس چیز کا نام ہے اور محمود نامہ کس کو کہتے ہیں گلستاں و بوستاں جو پڑھاتے ہیں اُن کے معنی بے محاورہ نہایت خراب طور سے بتلاتے ہیں درحالیکہ حضرت اُستاد آپ ہی نہیں جانتے کہ ماضی و مضارع کیا ہے فاعل و مفعول کسے کہتے ہیں تو لڑکوں کو کیا خاک بتلادیں بقول شخصے او خویشتن گم است کرا رہبری کند ۔ اگر حکم ہو تو عزیزان مذکور کو مدرسۂ سرکاری میں داخل کردیا جاوے فقط ۔

جواب ۔ عزیز دلی برادر کرامت علی ۔ خط تمھارا آکر منکشف حالات کا ہوا ہم کو تمھاری رائے کے ساتھ اس وجہ سے اتفاق ہے کہ مدارس سرکاری میں ابتدائے مدرسہ سے لیکر گورنمنٹ کالج تک درجہ بدرجہ سب علموں کی پوری پوری تعلیم ہوتی ہے ۔ ہم مکاتب دیسی کو مدارس سرکاری پر کسی طرح ترجیح نہیں دے سکتے ہیں قطع نظر تحصیل علم کے اخلاق و عادات کی درستی کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی نسخہ متصور نہیں ہوتا ۔ ابتدائے عمر میں جس قسم کے خیالات بچوں کی طبائع میں متمکن ہوجاتے ہیں ممکن نہیں کہ پھر کسی تدبیر سے وہ دور ہوسکیں پس تم دونوں لڑکوں کو مدرسۂ سرکاری میں داخل کردو ۔ فقط ۔

سوال ۔ اشرف الاخوان سلمہ الرحمٰن ۔ دو مہینے سے نامۂ عالی نزول نہ ہوا اور نہ کچھ خرچ مرحمت فرمایا بدوں خرچ تکلیف کثیر ہے اس سبب سے فکر دامنگیر ہے اُمید کہ صحت وری مزاج مبارک سے آگاہی بخشیئے و خرچ معقول بھیجیے برخوردار لطف علی خان

کو ہر وقت پڑھنے لکھنے کا شغل ہے باقی سب طرح خدا کا فضل ہے فقط

جواب - سعادتمند ازلی برادر احمد علی - ہم خدا کے فضل سے اچھی طرح سے ہیں - تمہاری خیریت چاہتے ہیں مبلغ دوسو روپیہ بذریعہ ڈاک خانہ بھیجے جاتے ہیں وصول کرکے رسید بھیجو اور برخوردار لطف علی خاں اطال اللہ عمرہٗ کو قصص وحکایات کی کتابیں پڑھنے کی رغبت دلاؤ اور اُس کے پڑھنے کا ایک وقت خاص مقرر کرو کیونکہ قصہ جات کے مطالعہ سے ایک خاص قسم کا اثر انسان کی طبیعت پر ہوتا ہے اور وہ بمقابلہ خشک تعلیم پانے والے کے بہت جلد محاورات روزانہ ومضمون نویسی وعبارت آرائی پر حاوی ہو سکتا ہے طبیعت کو جولانی ومزاج میں رنگینی پیدا ہوتی ہے - زبان شیریں وگفتگو پاکیزہ ہو جاتی ہے طرح طرح کے قصے وکہانیوں کے پڑھنے سے انسان کو بیشمار تجربے حاصل ہوتے ہیں - فقط -

سوال - برخوردار سعادت آثار مدعمرہٗ - بعد دعائے ترقی مراتب مطالعہ کرو خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا ہم اس بات سے نہایت خوش ہوئے کہ دونوں لڑکیوں نے کلام مجید پڑھ لیا اب ہماری خواہش دلی یہ ہے کہ اُن کو ادب واخلاق کی تعلیم دلاؤ کیونکہ علم کی روشنی جہالت کی تاریکی کو رفع کرتی ہے اور بے علم کی عمر لڑائی جھگڑوں میں گذرتی ہے حق تو یہ ہے کہ عورت کی تعلیم ہی نجات ابدی کا باعث ہے کیونکہ اگر عورت کو علم ہوگا تو اُس کے اطوار بھی ابتدا سے اچھے ہونگے بُری عادتوں سے بچیں گی بدوں علم کے انسان کو انسانیت نہیں آتی جبکہ لڑکیاں کُتب اخلاق وغیرہ اچھی طرح سے پڑھیں گی تو احکام الٰہی سے آگاہ ہو کر حقوق ہر ایک کے پہچانیں گی بہرکیف نتیجہ تعلیم علم کسی طرح سے برا نہیں ہر طرح اچھا ہی فقط

جواب - مربی دوجہاں جناب چچا صاحب - نامۂ عالی نے صادر ہو کر فدوی کی آبرو بڑھائی - بیشک شایستگی کا حاصل ہونا بغیر تعلیم علم ادب واخلاق کے غیر ممکن

ہے

ہے جو عورت زیور علم سے آراستہ ہوگی وہ کسوت عقل سے ضرور پیراستہ ہوگی مگر یہاں وجود ایسی عورت کا غیر موجود ہے کہ جس سے لڑکیوں کو تعلیم دلائی جائے اطلاعاً گزارش ہے۔ فقط

سوال۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب۔ فدوی تین مہینے کی رخصت لیکر مکان پر آیا۔ سب عزیزوں کو بخیر و عافیت پایا۔ برادران کرامت علی خاں و احمد علی خاں علم فارسی حاصل کر چکے عربی میں شرح ملا پڑھتے ہیں گو میں اُن کی اس تحصیل سے خوش ہوا کہ اُس میں ترقی و بہبودی دینی متصور ہے لیکن یہ افسوس ہوا کہ اُنھوں نے تعلیم انگریزی نہ پائی کہ جس کا سیکھنا زمانۂ موجودہ کی رفتار کے دیکھتے ہوئے نہایت ہی ضرور ہے۔ زمانۂ حال کی رفتار کبھی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ تعلیم انگریزی کو بُرا و فضول سمجھا جائے بعض حضرات نیم مُلا علم انگریزی کو بہت ہی بُرا جانتے ہیں بلکہ اُس کے تحصیل کنندہ پر از راہ نادانی فوراً فتوی کُفر کا لگا دیتے ہیں ہاں جو شخص اپنی مذہبی تعلیم کو بُرا سمجھ کے علم عربی پر تعلیم انگریزی کو ہر طرح ترجیح دیوے بیشک وہ بُرا ہے سو مذہبی تعلیم صرف اس قدر چاہیئے کہ وہ باتیں جو خدا اور اُس کے سچے رسول نے فرمائی ہیں اُن کی حقیقت سے واقف ہو کر پورے طور پر اُس کا پابند رہے۔ اگر آپ کا ارشاد ہو۔ تو برادران مذکور مدرسۂ علیگڈھ میں داخل کردیئے جائیں۔ فقط

جواب۔ برخوردار بلند اقبال۔ خط تمھارا پہنچا اُس کے مضمون دل پسند نے ہمکو خوش کیا۔ بعض حضرات ناعاقبت اندیش باوجود انقلاب چند در چند ہنوز اُسی پُرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ نہیں جانتے کہ علاوہ پابندی مذہب دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کیا کرنا چاہیئے۔ ان کم ہمتوں سے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ خیراتی ٹکڑوں کا سہارا تکنا اور دریوزہ گری کرنا کب روا ہے جو انگریزی تعلیم کو بُرا جانتے ہو افسوس عقل کے اندھے اتنا نہیں

سوجھتا کہ روزگار کی بدولت انسان کی آبرو کاروبار دنیوی میں ترقی ہوتی ہے اس زمانے میں نوکری کے واسطے انگریزی زبان سیکھنا ضروری ہے جہاں تک غور کیا جاتا ہے بغیر تعلیم انگریزی حالت کا درست ہونا غیر ممکن ہے دیکھو جو لوگ انگریزی پڑھے ہوئے ہیں۔ اُن کی حالت کیسی بڑھی ہوئی ہے لہذا ہم کو تمھاری رائے سے اتفاق ہے۔ فقط

سوال۔ عموی صاحب فیض رساں دام فیضہٗ۔ عرصہ ہوا کہ فدوی علم فارسی و عربی حاصل کر چکا اب یہ تمنا ہے کہ مدرسۂ رُڑکی میں داخل ہو کر علم انگریزی پڑھے لیکن پیر جی نور الدین صاحب و مولوی قطب الدین صاحب انگریزی کے پڑھنے سے مانع ہو کر فرماتے ہیں کہ انگریزی علم پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے اور دائرۂ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے حالانکہ میری دانست میں انگریزی کے پڑھنے سے بجز فوائد کوئی قباحت نہیں آپ کی اس میں کیا رائے ہے ایما فرمائیے۔ فقط

جواب۔ ستودہ خصال برخوردار محمد کمال خوشحال رہو۔ تمھارے خط نے پہنچکر میرے دیدۂ منتظر کو منور کر دیا اس زمانے کے جاہل پیرزادوں و خود غرض مُلّاؤں نے تحصیل علوم و فنون کو مسلمانان ہند سے معدوم کر دیا کہ انگریزی مت پڑھو کرسٹان بنجاؤ گے۔ ریاضی نہ سیکھو دہریہ ہو جاؤ گے عربی بھی اب وہ عربی نہیں چھاپے ہیں نئی نئی کتابیں چھپ گئیں اُن کو ہرگز نہ دیکھنا اگر دیکھو گے وہابی ہو جاؤ گے سیدھے جہنم کو جاؤ گے۔ فارسی پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے آہ افسوس بیچارے جاہل مسلمان اُن کی وعظ سننے سے پست ہمت ہو جاتے ہیں اگر دو چار آنے کماتے ہیں وہی انکی ضیافت میں نذر کر دیے جاتے ہیں ان دین کے دشمنوں نے دین کے پیرایہ میں اپنے حلوے مانڈے کی خاطر کیسی کیسی خرابیاں ڈال رکھی ہیں جہاں کسی نے اکتساب علوم و فنون کی طرف میلان طبع کیا تو اس کی کمبختی آئی اب لامذہب ہی

تو وہ ہے وہابی ہے تو وہ ہے مشرک و بدعتی ہے تو وہ ہے نیچری یا کرسٹان ہے
تو وہ ہے ذرا سوچو تو سہی کہ دین اسلام کیا ہے اور مسلمان کس کو کہتے ہیں تو انہیں
دیکھو کہ اگلے لوگوں نے کس جد و جہد سے علوم نادرہ اور فنون مفیدہ کو دنیا میں
پھیلا کر دین اسلام کو کیسی رونق دی ہے ای جامع علم و ادب ان جاہل پیرزادوں
اور جعلی نیم مُلّاؤں سے بچو، قرآن و حدیث پر عمل کرو اور علم انگریزی پڑھو۔ فقط

سوال۔ اُمید گاہ دو جہان دام عظمتہٗ۔ بعد اظہار لوازم تسلیم عرض یہ ہے کہ
ایک شخص مولویانہ صورت میں مسجد میں وارد ہوا اُس نے نام اپنا حاجی حسین کریم الدین دہلوی
بتلایا دوسرے دن طرح بطرح کے شعبدے ظاہر کئے عموی غلام حسین خاں
صاحب کو بخلوص نیت ثابت ہوا کہ یہ شخص بہت بڑا کامل ہے اور اس قدر اُس
کا اعتبار ہوا کہ اُس کو اپنے دیوان خانے میں لیجا کر ایک کوٹھری میں کہ جس میں
پانچ سو روپیہ نقد رکھے ہوئے تھے چلّہ کھینچنے اور وظیفہ پڑھنے کو بٹھا دیا تیسرے
روز وہ گندم نما جو فروش پانچسو روپیہ بغل میں دبا نہیں معلوم کس وقت اُڑنچھو
ہو گیا اطلاع اُس کی تھانہ میں کی گئی حاجی صاحب تو گویا ولی تھے مگر اُن کے مرشد
کامل اہالیان پولیس دوسرے دن مع مال مسروقہ گرفتار کر لائے سچ ہے
ولی کو ولی پہچان لیتا ہے آخر کو ملزم نے ارتکاب جرم میں دو برس قید کی
سزا پائی و چچا صاحب موصوف کو زر بازیافتہ عدالت سے وصول ہو گیا۔ فقط

جواب۔ فرزند ارجمند زاد اللہ قدرہٗ۔ خط تمہارا آیا کیفیت معلوم ہوئی اگر کوئی شخص
مولوی وغیرہ بن کر دھوکا دیوے تو اُس کے دھوکے میں آنا یا اس کو اچھا سمجھنا
دانائی سے بعید ہے انسان کو چاہئے کہ بلا سوچے سمجھے کسی کا معتقد نہ ہو جائے
جلد اعتقاد لانے والا فوراً دھوکا کھا جاتا ہے مقتضائے دانشمندی یہ
ہے کہ کسی کے معتقد ہونے سے پہلے ہی اُس کو اچھی طرح سے آزمالے

کہ آیا اُس کا فعل مطابق قول کے ہے یا نہیں۔ فقط

سوال۔ اخوت پناہ دام شفقتہٗ۔ فدوی کا ارادہ ہے کہ برخوردار لطف علی خاں مدعمرہٗ کو مدرسۂ انگریزی میں داخل کرے لیکن اس میں آپ کی اجازت درکار ہے عرصہ پانچ روز کا ہوا ٹڈی دل اس قدر آیا کہ قصبہ و نیز گرد و نواح کی تمام فصل باجرہ و جوار وغیرہ کو بالکل نیست و نابود کر گیا وائے تقدیر کاشتکاران کہ پارسال بارش کی قلت و امسال ٹڈی کی کثرت سے پریشان حال ہیں۔ فقط

جواب۔ عزیز از جان ظفر علی خاں۔ خط تمھارا آیا تسکین دہ ہمارے دل کا ہوا جو شخص چھوٹی عمر کے بچے کو مدرسۂ انگریزی میں داخل کر دیتا ہے وہ میرے نزدیک عقل سے خارج ہے کیونکہ اُس عمر میں اُس کو اپنے مذہب سے بالکل واقفیت نہیں ہوتی اور اُس کو اُس وقت جس طرف رغبت دلائی جائے وہ تقاضائے عمر کے باعث اُسی طرف مائل ہو جاتا ہے پس جبکہ اُس کو لڑکپن ہی میں انجیل کی تعلیم دی جاوے اور دین عیسوی کی طرف رغبت دلائی جاوے تو ممکن ہے کہ یہ خیال جو ہر وقت اُس کے دل میں ہے ایک دن اثر دکھائے یعنی وہ اپنا مذہب کہ جس سے اُسے ناواقفیت ہے ترک کر کے کرسٹین ہو جاوے اس لئے ہرگز میرا منشا نہیں ہے کہ ابھی برخوردار لطف علی خاں اطال اللہ عمرہٗ کو مدرسۂ انگریزی میں تعلیم دلائی جاوے ہاں پہلے اپنی مذہبی تعلیم علم کی دلاؤ بعدہٗ مدرسۂ انگریزی میں داخل کر دینا کہ وہ اپنے طریقۂ مذہبی پر بھی قائم رہے اور علم انگریزی بھی حاصل کرے۔

سوال۔ جناب بھائی صاحب۔ برخوردار معشوق علی خاں نے علم انگریزی پڑھ کر عیسائی دین قبول کر لیا تھا ہم لوگوں کے سمجھانے اور واویلا کرنے پر تائب ہو کر پھر وہ اپنے اصلی دین میں آگیا مگر حقیقت میں اُس کا عقیدہ جیسا کہ چاہیئے۔ اپنے مذہب پر قائم نہیں ہے تذبذب میں ہے اور وہ اپنے عقائد دینیہ و اصول مذہبیہ سے بالکل بے بہرہ ہے پادریوں کی تعلیم

کچھ ایسی سرسری نہیں ہوتی ہے جو نقش برآب کی طرح جلد زائل ہو سکے اب اُس کو اپنے اصلی مذہب کا پیرو کار ہونا مشکل ہے۔ فقط

جواب ۔ عزیزم ۔ اس میں سراسر غلطی برادر واجد علی خاں کی ہے کہ جو اُس نے برخوردار معشوق علیخاں کو ابتداء میں اپنے علم دین کی تعلیم نہیں دلوائی اسکول انگریزی میں داخل کر دیا ادہر تو برخوردار مذکور کہ اپنے دین اسلام کے معاملات سے محض ناواقف تھا اُدھر پادریوں کے وعظ و نصائح میں اپنے مذہب کی بُرائی اور عیسائی دین کی سچائی اور خوبی سُنی تو خواہ مخواہ اُس کا دل اپنے دین کی طرف سے منحرف و برگشتہ ہوگا اب اُسکو کتنی ہی فہمائش کیجاوے لیکن وہ بات جو پادریوں نے اُس کے ذہن نشین کر دی ہے دوسری طرف مائل نہ ہونے دیگی اسی واسطے حکماء نے لکھا ہے کہ انسان کی طبیعت بحالت طفولیت نہایت ملائم ہوتی ہے جس امر کی طرف اُس کو لگایا جاوے بہت جلد قبول کر لیتی ہے بلکہ نقش بر سنگ کے مانند پائدار ہو جاتی ہے پس لڑکوں کو جبتک پہلے سے مذہبی عقائد و اصول دین سے من کل الوجوہ آگاہ نکر دیا جاوے تب تک داخل مشن نہ کرنا چاہیئے ۔ فقط

سوال ۔ مخدوم بندہ ۔ تسلیم ۔ خارجاً مسموع ہوا کہ ان دنوں ایک عیسائی نے مذہبی معاملہ میں آپ سے چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے اگر ایسا ہو تو فدوی ایک عرصہ سے ایسے موقع کا جویاں ہے کہ دین عیسوی کی حقیقت کا لوگوں پر اظہار کرے کہ کہاں تک وہ ازروے عقل تسلیم کے قابل ہے بشرط اجازت یہ کمترین حاضر ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ ایسے صریح ولاجواب دلائل سے بحث کرے گا ۔ کہ جس سے اس مذہب کی بخوبی کیفیت کھلجائیگی ۔ فقط ۔

جواب ۔ ذخیرۂ علم و ہنر زاد اللہ فہمہٗ ۔ تم نے جو سُنا ہے وہ صحیح ہے حتی المقدور اپنے آنے میں دیر نہ کرو جلد آؤ ۔ دوشنبہ کے روز دولتخان مر گئے جمع کر کے دھر گئے انکا مال دوسروں کے ہاتھ آیا ۔ اُن کے کس کام آیا اس کی حفاظت میں مفت ایذا اُٹھائی مزے اُڑانیوالوں کی مراد برآئی مال وہی خوب ہے جو ساتھ جاوے عاقبت میں کام آوے اب اُن کے مال میں لگا لگا ہی فقط

سوال ۔ برخوردار کجرفتار ۔ افواہاً سُنا گیا ہے کہ تم نے عیسائیوں کے ساتھ بیٹھکر کھانا جائز کرکے کھایا ہے بلکہ اُنہیں کے عادات واطوار کے پابند ہوگئے ہو ایسی تم پر کون مصیبت آن پڑی کہ جو خواہ مخواہ کرسٹانوں کے ساتھ کھانا کھانا وطریقہ بدلنا ضروری سمجھا انگریزی تو دنیا پڑھتی ہے مگر ہوشیار لوگ اپنے دین اسلام پر قائم رہتے ہیں تم نے علم انگریزی کیا پڑھا گویا اپنا خانۂ دین ویران کردیا حیف تمہاری عقل پر دیکھتے نہیں کہ عیسائی لوگ اپنے ہر ایک اصول مذہب سے کیسے واقف ہوتے ہیں ۔ ہر وقت اپنے مذہب کے اصول میں بحث کرتے ہیں ۔ معلومات مذہبی کے زیادہ یاد کرنے میں ساعی رہتے ہیں دلائل عقلیہ ونقلیہ میں کیسی تاثیر پیدا کرتے ہیں کہ جاہل مسلمان وبیوقوف ہندو اُن کے کہنے میں دفعتہً اپنے مذہب سے نفرت پذیر ہوجاتے ہیں جب ایسا حال ہے تو ہم تم سے مخاطب ہوکر یہ کہتے ہیں کہ تم یہاں چلے آؤ ۔ تاکہ تمہارے عقائد درست ہوں ۔ فقط

جواب ۔ قبلۂ عالم دام ظلہٗ ۔ جبکہ خداوند کریم نے ہمکو ضیاء علم ودانش سے مجلّٰی کرکے نفع ونقصان نیک وبد میں بخوبی تمیز کرنے کا ملکہ عطا فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سا شفیع ہم پر نازل فرمایا جو ہمیں راہ راست پر لایا پھر اگر ہم ایسے نبیؐ کے حکموں کو بجا نہ لاویں اور اُس کے خلاف چلیں تو ہمارے ایمان ومسلمانی پر حیف ہے ۔ بس ہر ایک اہل اسلام کو واجبات سے ہے کہ اپنے اصول مذہب کو بخوبی ملحوظ ومضبوط رکھے اور اقوال ائمۂ مذہب کو اپنے ذہن میں ایسا منقش کرے کہ جس میں نسیان باریاب نہو سکے اور اپنے عقائد وطرق مذہب میں نسبت توافق کا لحاظ رکھے تاکہ ان مخترعات باطلہ سے جو فی زماننا نشو ونما پا رہے ہیں محفوظ رہے اور اُن کے دام تزویر میں گرفتار نہ ہو آپ میری طرف سے ہر طرح مطمئن رہیئے کسی کے کہنے سننے پر خیال نہ کیجئے ۔ فقط

سوال ۔ اے بدنام کنندۂ ننگ وناموس ۔ واہ واہ سبحان اللہ کیا کہنا ہے اب تو

تم نے جاکٹ وپتلون کا پہننا میز پر کھانا کھانا ہر وقت کرسٹین لوگوں کی صحبت میں رہنا
پسند کیا ہے مگر یہ تو کہو کہ تمھارے باپ کون مسٹر صاحب تھے جو تم نے یہ طریقہ اختیار کیا
اور کم آمدنی پر اسقدر فضول خرچی اللہ اللہ تیری اولوالعزمی اُدھر عیش و آرام ادھر بعوض
قرضہ کل جائداد بر سر نیلام آخ تھو ایسے کرتوت پر اور لعنت ہے ایسی سمجھ پر ابتک
تو جائداد ضائع شدہ کی بدولت قرض لیکر گلچھرے اڑائے اب بچا پچھتاؤ گے کہاں
سے کھاؤ گے بقول شخصے کاجل کا لگانا تو آسان ہوتا ہے لیکن دیدہ مٹکانا مشکل ہے
جاکٹ پتلون کا پہننا تو سیکھ لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ اس کا پہننا چند ہی روز میں عذاب جان ہو جائیگا
لینے کے اُلٹے دینے پڑ جائیں گے تم دین و دنیا سے گئے گذرے ہوئے دھوبی کا
کُتا گھر کا نہ گھاٹ کا اسی کو کہتے ہیں۔ فقط

جواب ۔ او مائی ڈیر۔ تمھارا اش کشم کا چھٹی جنٹمین پوڑانی گھڑت کا کھیالات ڈرج
تھا پہنچا۔ کھوب کیپیٹ ملوم ہوا اب ٹم پوڑانی وڑانی راہ ورشم کو جانے ڈو بڑا کھڑاب
بات ہے جائداڈ وگیرہ پر الوڈاع بھیجو تمھارے لکھنے پر ہم کو ہنشی آٹا ہے
شب گلٹ ہے جب شے میں جنٹلمین ہوا ہوں ٹم لوگوں کے کھٹ وشلام سے اپنا ہٹک
سمجھٹا ہوں ہام ٹمھیں یاڈ نہیں کرٹا ٹم ہمیں کیوں یاڈ کرٹا ہے مائی ڈیر بگیر ٹعلک
کشی کو ٹکلیپ ڈینا بیوکوپھی کا باٹ ہے کواہ مکھواہ چٹھیاں لکھکر ہماری ٹبیٹ کو ڈک
کرٹا ہے ہماری ٹرپ سے کشی کو کچھ نہ کہنا اگر پوچھیں تو جواب ٹک نہ ڈینا نہ ان
کو ہمارا پٹا بٹانا کش واسطے کہ کالا لوگ کے دیکھنے شے ہمکو نفرٹ آٹا ہے۔ فکٹ

سوال۔ برخوردار ناشایستہ کردار۔ جب کسی مجلس میں کسی کا نام نیکی سے لیا جاتا ہے
تو وہ نیک و لائق مشہور ہوتا ہے اور جس شخص کا ذکر بدی سے کیا جاتا ہے وہ نالائق
کہلاتا ہے چنانچہ ایک جگہ پر تمھارا یہ ذکر سنا گیا ہے کہ نہ تم پڑھتے لکھتے ہو نہ
خدا کی عبادت کرتے ہو ہر وقت جاہلوں کی صحبت میں جو خاص افلاس

کا نمونہ ہے۔ رہتے ہو۔ بیجا غصہ کرنیکی تمھاری عادت ہوگئی ہے۔ باری تعالیٰ نے
تم کو ہاتھ پاؤں ہوش وگوش عقل وشعور سب کچھ دیا ہے تو لازم ہے کہ تحصیل علم
کے ساتھ بندگی خدا میں غفلت نہ کرو۔ اچھی آدمیوں سے ملو بدوں کی صحبت سے بچو
کلمات بد کے کہنے سننے سے احتیاط رکھو طمع ناجائز سے اپنے کو بچاؤ خواہش نفس اپنے
اوپر غالب نہ ہونے دو بلکہ تابع عقل مصلحت اندیش کے رہو پہلے نتیجہ سوچو پیچھے حرکت
کرو۔ تاکہ حرکت لغو وخلاف عقل کے نہ ہو۔ تاوقتیکہ تم ہماری اس تحریر پر عمل نہ کروگے
ہم تم سے خوش نہ ہوں گے۔ فقط۔

جواب ۔ قبلۂ برحق وکعبۂ مطلق دام ظلہٗ۔ آپ کا نصیحت نامہ فیض شمامہ فدوی
کے حق میں اکسیر ہوا ہر فقرہ اُس کا تاثیر بخش کثیر ہوا اب تک بندہ سے جو کچھ بدعنوانی
ہوئی۔ اس سے ازبس نادم ہو کر صدق دل سے توبہ کر کے دست بستہ عرض پرداز
ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب آیندہ کو آپکے ارشاد کے موافق پورا پورا عمل کریگا سرمو
فرق نہ ہوگا واقعی جسپر حق تعالیٰ کا رحم ہوتا ہے اُس کو پانچ چیزیں میسر ہوتی ہیں اوّل
ہر روز ترقی علم کی دوسرے بندگی خدا کی تیسرے شناسائی دل کی چوتھے سچائی بات
کی پانچویں صحبت محبت بھلے آدمی کی فقط

سوال ۔ حضرت ولی نعمی دام اقبالہٗ۔ بعد تقدیم مراسم فدویت عرض رسا ہے فدوی
عملداری انگریزی سے لیکر تابہ ریاست نظام دکن غیر ملک کے شخصوں کی ترقی
وبہبودی روزانہ دیکھتا ہے وہ لوگ برابر عروج پاتے جاتے ہیں اور ہمارے خاص
دیار ہریانہ کو یہ دن کیوں نصیب نہیں ہوتا اور یہ بات کیوں نہیں حاصل ہوتی اسکی
وجہ کیا ہے آگاہی بخشئے۔ فقط

جواب ۔ برخوردار نیک کردار زاد لیاقتہٗ ہمارے دیار ہریانہ میں چند در چند
ایسی قبائح وبرائیاں پھیلی ہوئی ہیں اور اُن بدنظمیوں نے قدم جما یا ہے کہ جس سے بہتری

ع م نفیس

نصیب ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ اور ملک کے باشندے جو عروج پا رہے ہیں اور روزانہ ترقیاں پاتے ہیں اُسکا سبب یہ ہے کہ علم حاصل کرتے ہیں دفتر کی کار روائی سیکھتے ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی اولاد کو ادب و تہذیب کی تعلیم دلاکر علم و ہنر سکھا کے قابل بناتا ہے مالی خدمت پر نوکر کراتا ہے اور اس کے بالعکس حضرات ہریانہ علم کو واہیات خرافات سمجھکر اوقات عزیز کو کھیل کود میں ضائع کرتے ہیں فوجی نوکری میں فخر سمجھتے ہیں یہی وجہ اُن کی مفلسی وکم نصیبی کی ہے۔ فقط

سوال - نصرت پذیر محمد نظیر - ہم نے سُنا ہے کہ تم لوگوں کے ملنے جلنے سے نفرت کرتے ہو، نہ کوئی تمہارے پاس آتا ہے اور نہ تم کسی کے پاس جاتے ہو ہم اس تمہاری عادت ناپسندیدہ سے نہایت ہی ناراض ہوئے اور تم اپنے کو نیک اخلاق و ملنسار بناؤ۔ کیونکہ جب تک تم لوگوں سے ملت و ملاپ پیدا نہ کروگے تب تک تم کو جہان میں عزت و نیکنامی حاصل نہو گی جو لوگ بدزبان و چین بجبیں ہو کر آدمیوں سے پیش آتے ہیں وہ ہر وقت خلقت کی طعنہ زنی و بدگوئی سے ذلیل و خوار رہتے ہیں جب کوئی حادثہ یا واقعہ اُن پر وارد ہو جاتا ہے تو سب ایک تن ہو کر اُن کی تخریب کے درپے ہو جاتے اور اُن کو ایسے پھندے میں پھنساتے ہیں کہ جس سے اُن کی رہائی مشکل ہو جاتی ہے بہرحال انسانکو چاہئے کہ ہر فرد بشر سے محبت و ملنساری کا شیوہ بجالائے و عوام میں وہ رویہ اختیار کرے کہ جس سے اُسکی عزت و توقیر ہو فقط

جواب - معظم بندہ جناب خالو صاحب - فدوی ایسی کتابوں کے مطالعہ میں کہ جن کے مضامین شایستہ ہیں ہر وقت مصروف رہتا ہے کسی سے فضول بات چیت کرنے میں اپنی اوقات ضائع کرنا نہیں چاہتا اسی باعث سے کسی کے پاس نہیں جاتا اور نہ کوئی میرے پاس آتا ہے واقعی کُتب بینی ایسی چیز ہے کہ انسان کے دل کو روشنی اور عقل کو جلا دیتی ہے اگر کسی شخص کو ایسی دوا کی تلاش ہو کہ گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر کیا کرے ہر ایک شخص کے حالات سے پوری واقفیت پیدا کرے خدا اور رسول کو پہچانے

اور اگلے پچھلے حالات دیکھکر جانے تو کوئی حکیم یہ نہیں کہہ سکتا کہ سوائے کتب بینی کے اُس کے لئے دوسرا نسخہ بھی ہے اب احقر نے حسب رشاد والا شیوہ ملنساری کو کتاب بینی پر اعلیٰ سمجھا۔ فقط۔

سوال ۔ مرید نا فہمید ہم نے سُنا ہے کہ تم نے اس خیال و غفلت سے نماز روزہ ترک کر رکھا ہے کہ ابھی ہم جوان ہیں خدا کی بندگی کو بہتیرے دن پڑے ہیں خاطر جمع سے کر لیں گے۔ بالفعل کام دنیا کے کریں کیا تم یہ نہیں جانتے کہ موت ہمیشہ خدا کے حکم کی منتظر رہتی ہے گو وقت معلوم نہیں مگر یہ نہ سمجھو کہ دور ہے جسوقت حکم ہو جائیگا پلک مارنے کی مہلت نہ ملے گی۔ تاسف رہجائے گا وہاں بجز اعمال کچھ کام نہ آئے گا ای غافل نماز روزہ مسلمان پر فرض ہے کسی وقت کی بھی نماز قضا کرنے کا حکم نہیں۔ نظم

خیال مغفرت ای بیخبر ناداں نمی سازی	چرا غافل تو کار آخرت سامان نمی سازی
ز طاعت توشۂ ایں راہ بے پایاں نمی سازی	چرا روے نیاز خود سوے رحماں نمی سازی

اگر تمکو ذرا بھی غیرت ہے اور پاس عقل کی دولت ہے تو وہ کام نہ کرو کہ جس میں موجب ناراضی خدا و رسول ہو۔ دہر فانی میں خدا کی یاد سے غافل نہو + کھویا توشہ اُس نے جو سویا مسافر راہ میں + زیادہ والدعا۔ فقط

جواب ۔ پیر بے نظیر دام افضالہ ۔ طاعت مریدانہ بجالا کر دست بستہ عرض رسا ہے درحالیکہ پاک پروردگار نے عبادت کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے تو یہ خاکسار اُسکی یاد سے کب غافل رہ سکتا ہے پنجوقتی نماز ادا کرتا ہے روزے برابر رکھتا ہے جو شخص قال اللہ و قال الرسول کو خیال میں نہ لائے گا بیشک اپنے عمل بد کی سزا پائیگا جس کسی نے جو کچھ بندہ کی نسبت آپ سے کہا غلط کہا۔ فقط

سوال ۔ مرید نا سعید ہمیشہ رضا بر رہو۔ خالق مطلق نے انسان کو جوہر عقل اس واسطے عطا فرمایا ہے کہ وہ خیر و شر میں امتیاز کر کے نیک کام اختیار کرے مگر تمھاری

بدوضعی کی کیفیت سُنکر بدرجۂ کمال ملال ہوا افسوس تم نے اُس کی قدر نہ جان کر عمداً خدا کی عدول حکمی کی حالانکہ یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو شخص فعل بد کرتا ہے وہ قطع نظر بدنامی دنیا کے عقبیٰ میں بھی طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہوتا ہے بدکار آدمی کیسا ہی صاحب علم و ہنر اور اہل مال و مکنت ہو لیکن پھر بھی جس جگہ دیکھو حقیر بے توقیر ہی ہوگا اے نادان وہ دن ذہن میں نہیں لاتا کہ جب ملک الموت آئے گا اور تجھے اکیلا لیجائیگا نہ کوئی تیرے ساتھ جائے گا۔ نہ کوئی مدد کو پہنچے گا۔ وہاں فقط، اعمال صالح کام آئیں گے دنیا کی سب چیزیں فانی ہیں لا اعمال فنا نہیں ہوتے۔ خداوند کریم بدوں کو سزا اور نیکوں کو جزا دیگا۔

کرلو یہاں کچھ تو عمل چلنا ہے تم کو ایک دن ایسا نہ ہو اے غافلو خالی رہو اعمال بن

بس مقتضائے دانائی یہی ہے کہ جو کچھ کرنا ہے سو کر لو ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئے گا۔

جواب۔ پیر دستگیر روشن ضمیر سلمہ الرب القدیر۔ سرنیاز آستان مغفرت نشان پر رکھکر عرض پرواز ہے۔ عالی نامہ بہجت شمامہ صادر ہوا معزز فرمایا در حالیکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو انسان پر واجب ہے کہ اُس کی بے بہا عنایت کی شکر گزاری کرے اور اُس کی عبادت میں بدل مصروف رہے۔ بیشک دنیا مانند کھیتی کے ہے جو گندم بوئے گا گندم اور جو جو بوئیگا وہ جو اُٹھائیگا یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ بوئے جو اور اُٹھائے گیہوں جیسا کہ مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے۔ بیت

گندم از گندم بروید، جو ز جو از مکافات عمل غافل مشو

چنانچہ حتی المقدور یہ بے شعور خدا کی بندگی میں قصور نہیں کرتا ہر وقت ممنوعات سے محترز رہتا ہے بدوضعی و فعل نامشروع سے کوسوں بھاگتا ہے جس شخص نے میری طرف سے آپ کو بدگمان کیا ہے اُس کا نام کیا ہے۔ ایما فرمائیے۔ فقط

سوال۔ قبلۂ بندہ۔ باوصف ارسال چند قطعہ عریضہ عرض حال حضور اجوبہ سے کامیاب نہ ہوا۔ ایسی فدوی سے کیا خطا ہوئی جو مورد عتاب ہوا اے حضرت

اگر کوئی قصور اس بے شعور سے ظہور پذیر ہوا ہو تو آگاہی بخشئے کہ خواستگار معافی کا ہوکر آیندہ کو متنبہ ہو۔ زیادہ حد ادب فقط۔

جواب۔ برخوردار ناہنجار۔ واقعی ہم تم سے بدیں وجہ ناراض ہیں کہ تم نماز روزے کے پابند نہیں ہو افسوس یہ تم کو معلوم ہی نہیں کہ ہر وقت اجل سر پر کھڑی ہے فرصت کو بقا نہیں وقت کا قیام غیر ممکن ہے فقط

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی	گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اگر تم ہماری خوشنودی چاہتے ہو تو بہبودی عاقبت سمجھکر نماز و روزہ کو سب کام پر مقدم جانو اور یاد رکھو جس سے ہووے ایک وقتی بھی قضا واسطے اُسکے بھی ہے دوزخ لکھا درحقیقت بے نماز آدمی سگ وخر سے بدتر ہے فقط

سوال۔ فرزند نخوت پسند عطا اللہ ہدایۂ۔ دہلی میں دو شخص تمہارے عملہ کے ہم سے ملے اُن کی گفتگو سے ثابت ہوا کہ تمہارے مزاج میں انتہا درجہ کی رعونت آگئی ہے اے برخوردار جو شخص تکبّر کرتا ہے وہ ہرگز ہرگز انسان نہیں بلکہ اخوان الشیاطین ہے غرور خدا کو پسند نہیں عاجزی مرغوب ہے سنو نمرود و فرعون وغیرہ مردود ہو کر مقہور ہوئے بس متکبر آدمی دونوں جہان میں ذلیل وخوار ہوتا ہے ہاں اگر برخلاف اس کے جو شخص عجز و انکساری صبر و خاکساری کو ہر دم مدنظر رکھتا ہے وہ مقبول بارگاہ صمدیت و ہر دلعزیز ہو جاتا ہے اب تم کو مناسب ہے کہ خود بینی چھوڑ کر انکساری اختیار کرو۔ ہ

سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار	اب مان نہ مان تو ہے مختار فقط

جواب۔ قبلہ وکعبہ دوجہاں دام ظلکم۔ آداب تسلیمات کے بعد دست بستہ عرض رسا ہوں۔ افتخار نامہ کے صادر ہونے سے مفاخرت دنیا و آخرت حاصل ہوئی ای قبلۂ عالم خاکساری نام ہے اس امر کا کہ انسان اپنے آپ کو ایسے اعمال و افعال سے بچائے جو تکبّر و نخوت پر دال ہوں ہمیشہ اپنے آپ کو خلق اللہ کی نظر میں نیک کردار سعادت اطوار

حلیم مزاج۔ کریم النفس خوش خلق ثابت کرے انکساری سے یہ مراد نہیں ہے کہ انسان اپنے مراتب و مدارج کو کم کردے یا اپنے ماتحتوں کے ساتھ اپنے عزیزوں و دوستوں کی طرح پیش آوے کیونکہ اس سے انتظام میں فرق آتا ہے اور ریاست میں ریاست درست نہیں ہوتی انسان کا تکبّر اختیار کرنا انسانیت کو بٹا لگاتا ہے ؎

کس ہوا میں ہم اُبھرتے ہیں عبث مثل حباب	یہ تو ثابت ہے کہ مشت خاک بے بنیاد ہیں

پس جو شخص فروتنی و خاکساری اختیار کرتا ہے تو عام اشخاص اُسکو جان سے عزیز سمجھتے ہیں اور جو تکبر سے زندگی بسر کرتا ہے وہ ہمیشہ سب کے نزدیک حقیر و ذلیل خیال کیا جاتا ہے۔ اُمید کہ اس بے شعور کی نسبت خیال غرور کا دل فیض منزل سے دور فرما کے جواب عریضۂ ہذا سے ممتاز فرمایئے۔ فقط

سوال۔ نورالابصار تشند دشعار۔ کئی شخص وہاں کے باشندے اپنی کسی ضرورت سے یہاں آئے تھے اُن کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ جب سے تم تبدیل ہو کر اس تحصیل میں آئے ہو۔ دنیا کے دام لذات وفریب میں پھنس کے اپنی اصلیت و حقیقت کو بھولکر بندگان خدا کو نہایت ہی نظر حقارت سے دیکھتے ہوا ہے۔ برخوردار اس حکومت کے زعم باطل کو دل میں جگہ دیکر جھوٹے گھمنڈ کو ہرگز ہرگز پسند نہ کرو یہ تفاوت حاکمی و محکومی چند روزہ ہے کیونکہ جو عالم نابود سے عرصۂ ظہور و وجود میں آیا ہے اُسکو آخر ایک دن فنا ہے یہ دنیا محض ایک طلسم بے ثبات ہے ؎

اس نے کس کے ساتھ کی ابتک وفا	لے گئے اسکندر و جسم کیا بھلا
ہے غنیمت گر رہے یاں نام نیک	سو بھی ہو تقدیر میں جسکی ولیک

پس تم موت کو ہر دم حاضر و موجود سمجھو اور ہر حال میں اپنی روش و انصاف سے ہر کہ و مہ کو راضی و خوش رکھو کہا معنی بیت

نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا +

فقط ایک حرف نکوئی رہے گا۔ زیادہ والدعا۔ فقط

جواب۔ قبلہ آمال و آمانی دام مجدہٗ۔ بعد تقدیم مراتب تسلیم ملتمس ہوں عرصہ کے بعد خط آپکا آیا ممتاز فرمایا حقیقت یہ ہے کہ جب سے فدوی تبدیل ہوکر اس تحصیل میں آیا ہے قصبہ ہذا کی جعلی کارروائیوں دیکھکر سخت حیران ہے یہاں کے باشندوں میں اس درجہ نااتفاقی بڑھی ہوئی ہے کہ ایک شخص دوسرے کے خون کا پیاسا پھرتا ہے ہر وقت اس فکر میں ہتا ہے کہ کسی طرح نام و نشان اس کا صفحۂ عالم سے مٹجائے بس بوجہ عداوت باہمی دو چار مصنوعی مقدمے ہر روز دائر ہوتے ہیں اور تاریخ پیشی پر منجانب فریقین ایسے جھوٹے اور بے ایمان گواہ حاضر کچہری ہوتے ہیں کہ اجلاس کے قریب پہونچتے ہی یہ زبان پر لاتے ہیں۔ ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ آخر کار کوئی بہ الزام دروغ حلفی اور کوئی بجرم جعلسازی جرمانہ وقید کا برابر سزایاب ہوتا ہی اگر تمام واقعات شرمناک جو نااتفاقی باہمی کے طفیل سے اس بستی میں پھیلے ہوئے ہیں مفصل عرض کروں تو شاید ایک دفتر بھی اُس کے لئے مکتفی نہ ہوسکے یہاں کے باشندے اپنی ناقص عادتوں سے تو باز نہیں آتے ناحق و ناروا نزدیک و دور الفاظ نامناسب سے بندہ کو مشہور کرتے پھرتے ہیں بیشک جو کوئی غرور سے سر اُٹھا کر اپنے کو دوسروں سے اعلیٰ جانتا ہے وہ آخر سر کے بل گرتا ہے کمترین کا اس پر عمل ہے مصرع خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہی تو یہ ہے۔ فقط۔

سوال۔ ہمہ تن سہو سرا سر نسیان برادر ظہور علی خاں۔ وزیر خاں کی زبانی معلوم ہوا کہ تم ہر ایک کے ساتھ متواضعانہ پیش نہیں آتے بلکہ یہ سمجھتے ہو کہ زیادہ عجز آدمی کو حقیر و بے توقیر کر دیتا ہے یہ خیال تمھارا سراسر لغو ہے کیا معنی خاکساری سے انسان کی عزت کم نہیں ہوتی جسقدر تم انکساری کے ساتھ لوگوں سے برتاؤ کروگے اُسی قدر تمھاری عزت ترقی پکڑے گی لوگ تمکو مہذب کہیں گے خیال کرنا چاہیئے کہ اگر

کوئی شخص تمھارے مکان پر آوے اور تم اُس کی تعظیم نہ کرو تو کیا وہ شخص تمھارے اس ناجائز دستور سے خوش ہوگا اگر اس کی عزت اور خاطرداری کروگے تو وہ کمال خوشی سے تمھارے پاس آیا کرے گا ہر قسم کی مشکلیں تمھاری خاکساری سے روا ہو سکتی ہیں جو کام نرمی سے نکلتا ہے وہ سختی سے نہیں نکلتا جو لوگ عمدہ جوہر خاکساری کو حاصل نہیں کرتے وہ اُس وقت ضرور پچھتاتے ہیں جب خاک میں ملجاتے ہیں کہ ہائے ہم جس چیز سے بنائے گئے تھے۔ اُس کی ہم نے ذرا بھی قدر نہ کی۔ فقط

جواب ۔ معدن جود و کرم جناب بھائی صاحب۔ مفخر نامہ نافذ ہوا افتخار بخشا جس حالت میں کہ ہم خاک کے پتلے ہیں اور آخر خاک ہی ہو جائیں گے تو ہم کو خاک ہی سے سچی اُلفت کرنی چاہیئے۔ بیشک جو شخص صدق سے خاکساری اختیار کرتا ہے اُس سے سب خوش رہتے ہیں۔ فقط ؎

خاکساری کیوں نہ ہو دل کی کدورت کا علاج	خاک سے ملتا اُڑاتا ہی غبار آئینہ سے

مگر ہاں جیسے حضرت وزیر خاں ملاؤں کی صورت دیکھکر میٹھی چھری بن، لوگوں کا گلا کاٹتے ہیں پھر اس پر آپ کو خاکسار مشہور کرتے ہیں اُنکو کبھی خاکسار نہیں کہوں گا۔ بلکہ موذیوں کے گروہ کا سرگروہ سمجھتا ہوں ؎

خاکساری پر نہ کر موذی کے ہرگز اعتبار	جونک مٹی میں ملے تو بھی لہو پیتی رہے

اس سبب سے بد باطن و منافق لوگوں کے ملنے جلنے سے نفرت کرتا ہوں۔ فقط

سوال ۔ فرزند خود پسند ہمنے سُنا ہے کہ تمھارے دماغ میں بوئے خود پسندی خوب سما گئی ہے دیگر تم نے اپنی زبان بہت گندی کرلی ہے۔ سنو جو آدمی اپنی تعریف و توصیف کا کلمہ اپنی زبان سے نکالتا ہے وہ عوام الناس کے نزدیک خود بین و خود پسندی کے خطاب سے ملقب کیا جاتا ہے لوگ اس کے اقوال غرور آمیز پر ہنسا کرتے ہیں۔ فتنہ انگیز و شور خیز باتوں سے انسان کو پرہیز لازم ہے دنیا میں اکثر خرابیاں اور بُرائیاں اسی زبان کی

بدولت پیدا ہوتی ہیں گھر کے گھر اسی زبان نے صاف کردیے باپ کو بیٹے اور دوست کو دوست سے یہی زبان جدا کرکے ایک کو دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دیتی ہے۔ زبان شیریں ملک گیری زبان ٹیڑھی ملک بارگا اب تم بری عادت چھوڑو نیک خصلت اختیار کرو۔ تاکہ دین و دنیا میں تمھارا بھلا ہو۔ فقط۔

جواب ۔ قبلۂ جان وکعبۂ ایمان مدظلہ العالی۔ نامۂ والا صادر ہوا سرفراز فرمایا ویسے تو خلق کا حلق کسی نے بند نہیں کیا، الا بخدا میں تو غرور کی بو تک بھی اپنے دماغ میں نہیں آنے دیتا اور نہ کسی سے بدزبانی سے پیش آتا ہوں میری نیکیوں کی تمام بستی گواہ ہے۔ جب آپ یہاں تشریف لائیے گا دریافت فرمائیے گا زیادہ اس سے اور کیا عرض کروں فقط

سوال ۔ ای نالائق۔ تہذیب ایک گوہر بے بہا ہے برخوردار ظفر علیخاں مجسم تہذیب عقل کل، ثقہ منش، متانت پسند، دشمن خوشامد ہے اور اسی پر کیا مدار ہے جو جو حرکات وسکنات اُس کے ہیں اُن میں سے کوئی ایک بھی لائق حرف گیری نہیں اس سبب سے ہم اُس سے خوش ہیں اور تم کندۂ ناتراش منھ زور بے ادب بدتہذیب کج بحث ہو تم کو معلوم ہی نہیں کہ تہذیب کس جانور کا نام ہے آیا تہذیب یہی ہے کہ بوٹ چڑھائے جاکٹ پتلون پہنے نے خوری کرے۔ بسکٹ کھائے سیٹی بجائے بس تمھاری بدوضعی سے ہم نہایت ناخوش ہیں۔ فقط

جواب ۔ جناب خالو صاحب پشت پناہ میرے۔ قسم خدائے پاک کی فدوی کے اب وہ خیالات نہیں جو پہلے تھے توبہ ہے میری ہزار دفعہ توبہ بہ عجز سمات اپنی عادات ناقص وحرکات ناپسندیدہ سے باز آکر دست بستہ عرض پرداز ہے کہ للہ میرا قصور معاف فرمائیے۔ واللہ مجھکو آپ کی اطاعت وفرمانبرداری میں اپنی جان تک صرف کردینے میں دریغ نہیں کیونکہ آپ کی خدمتگزاری میں میرے لئے دونوں جہانیں ایک عمدہ یادداشت ونیکنامی کا نمونہ ہے اس احقر کو حاضر وغائب خادم

اپنا قصور فرمائیے تا حصول ملازمت مژدہ صحتوری مزاج خود بدولت سے آگاہ فرماتے رہیئے۔ فقط

سوال - مکرم بندہ جناب بھائی صاحب - عرصۂ کثیر ہوا نامہ آپ کا نہیں آیا اس کا کیا سبب ہے - مدت سے جو میں نے خدمت عالی میں عریضہ نہیں بھیجا وجہ اس کی یہ ہے کہ کثرت کار سرکار سے مجھکو فرصت نہ تھی - اب فرصت ہوئی - آپ کو اپنی خیریت سے اطلاع دی

جواب - ای دین فراموش سنو - جب تک تم ارکان فرائض الٰہی و احکامات شرعیہ کے پابند تھے - تب تک تم سے ہم کو محبت تھی - جس روز سے دین اسلام کو تم نے چھوڑا اور طریقۂ نیچری اختیار کیا اُسی روز سے ہمارا قلم فرط رنج والم سے رُک گیا فی الحقیقت جاکٹ پتلون کے زیب جسم کرنے والے وچھری کانٹے سے کھانا کھانے والے و نماز روزہ ترک کرنیوالے و ذبیحہ کی ضرورت نہ بتلانے والے ہمارے کون اور ہم اُن کے کون ہیں اب تم کو ہم سے اور ہمکو تم سے کیا واسطہ و سروکار بس ہمارے خطوں کا انتظار کرنا محض خیال باطلہ ہے - فقط

سوال - عزیز بے سمجھ - ہم نے سُنا ہے کہ تم فرضی بات پر لوگوں سے حجت کر بیٹھتے ہو ہر ایک کی بات میں دخل دے کر اپنی بات کو بالا رکھتے ہو اگر کسی نے ہاں میں ہاں ملائی تو خیر ورنہ آستین چڑھا کر لڑنے کو مستعد ہو جاتے ہو ان تمھاری حرکات ناپسندیدہ سے ہم سخت ناراض ہیں اب چند قاعدے گفتگو کے بارہ میں تحریر کئے جاتے ہیں براہ سعادت مندی پورا پورا عمل کرو - اوّل یہ کہ بہت نہ بولے کیونکہ بہت بولنے سے آدمی پاگل ہو جاتا ہے - دوسرے یہ کہ جب تک بات کے نیک و بد کو سوچ نہ لے ہرگز منھ سے نہ نکالے تیسرے یہ کہ ایک بات کو بار بار نہ کہے کیونکہ سامع کو نفرت ہوتی ہے - چوتھے یہ کہ جب کوئی دوسرا بات کرتا ہو اپنا بیان شروع نہ کرے جب وہ تمام کرلے تب اپنا بیان ایسے کلمات سے کرے کہ مطلب فوت نہ ہو - پانچویں یہ کہ جس بات کو دوسرے سے پوچھیں آپ جواب نہ دے - چھٹے یہ کہ جب ایک جماعت سے کسی

بات کا سوال ہو جواب دینے کو پیشوا نہ بنے ساتویں یہ کہ جس علم میں دخل نہ ہو اُس کی بحث میں دخل نہ دے آٹھویں یہ کہ جو بات اُس سے پوشیدہ رکھے اُس کے سُننے کو ظاہرا قصد نہ کرے نویں یہ کہ اشارہ وکنایہ سے بات نہ کرے دسویں یہ کہ اپنی آواز کو انداز پر رکھے نہ اتنا آہستہ بولے کہ دوسرا سُننے سے عاجز ہووے اور نہ اتنا سخت بولے کہ سُننے والے کا دماغ پریشان ہو۔ گیارہویں یہ کہ کسی کی بدی یا بُرائی کی بات زبان سے نہ نکالے کیونکہ نتیجہ اُس کا باعث بدنامی ہے بارہویں کہ کذب ودروغ آمیز بات سے زبان کو آشنا نہ کرے کس واسطے کہ دروغ گو آدمی دنیا میں علی الدوام ذلیل وخوار یوم الحساب کو بھی رحمت خدا سے محروم رہے گا۔ فقط

جواب۔ چچا صاحب بزرگوار من سلامت۔ نامۂ نصیحت آموز ورود ہوا ممتاز فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ ذات بابرکات کو میرے سر پر دائم قائم رکھے چنانچہ آپ کے ارشاد کو کالوحی من السماء سمجھکر پورا پورا عمل کروں گا۔ فقط

سوال۔ قدر افزائے نیازمندان۔ عرصہ سے عالی نامہ صادر نہوا اس لئے دل نیازمند متفکر ہے ہفتۂ گذشتہ میں مسمیان گل شیر خاں وشمشیر خاں دونوں بھائی کو تاہ بین تھوڑی سی زمین کے جھگڑے میں خوب جھگڑے حتیٰ کہ زدوکوب کی نوبت پہونچگئی چنانچہ اپنے اعمال کی بدولت آج کل جیلخانہ میں براج رہے ہیں۔ سچ ہے جو دنیوی مال ومتاع کی چاہ میں من لگاتا ہے وہ اپنے کو ڈانواں ڈول کرکے چاہ مصیبت میں ڈالتا ہے۔ دیکھئے اب نتیجہ اخیر کیا ہوتا ہے۔ فقط

جواب۔ عزیز سراپا تمیز۔ تمھارے خط کے آنے سے تشفی وافی ہوئی گلشیر خاں وشمشیر خاں کا حال معلوم ہوا۔ پرسوں کے روز آدھی رات کو شیخ شبراتی کے لڑکے کو بھیڑیا اُٹھالے گیا۔ اُسوقت بسبب اندھیری رات کے اُس کے چھڑانے میں ناکامیاب ہے علی الصباح جو اُس کی تلاش میں اُس کے ورثا بھر نکلے تو ایک میل کے فاصلے پر جاکر کیا دیکھتے ہیں

کہ ایک جھاڑی کے درمیان بھیڑیے کے بچوں کے ساتھ صحیح وسلامت بیٹھا کھیل رہا ہے
اُس وقت بھیڑیا کہیں کو گیا ہوا تھا یہ خوشی خوشی اُس کو اُٹھا لائے سچ ہے جسے خدا رکھے
اُسے کون چکھے فقط۔

سوال۔ پھوپھا صاحب قبلۂ فیض رساں۔ عرصہ گذرا کہ کچھ خبر اُس طرف کی معلوم نہوئی اس باعث سے ہر وقت آشفتہ خاطر رہتا ہوں اُمید کہ صحتوری مزاج مقدس سے مع کوائف دیگر آگاہی بخشئے تازی خبر سُنئے کہ رستم خاں ولد پہلوان خان نے خشت سازوں کو واسطے تیاری خشت پختہ کے کچھ روپیہ پیشگی دیدیے تھے لیکن خشت سازوں نے موافق اپنے اقرار کے خشت تیار نہ کیں تو خان موصوف نے براہ ناعاقبت اندیشی ایک خشت ساز کو لات مکّے سے ایسا مارا کہ وہ بیچارہ دو روز زندہ رہکر مرگیا اخیر وقت پولیس کو اُس نے لکھا دیا کہ مع زد و کوب کے صدمے سے ہلاک ہوتا ہوں جب وہ مرگیا۔ تو پولیس نے نعش اس کی ڈاکٹر کے معائنہ کے لئے بھیجدی انہوں نے سخت چوٹ سے مضروب ہونا مہلوک کا ظاہر کیا اب یہ مقدمہ عدالت میں رجوع ہے خان مذکور حوالات میں ہے دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے فقط

جواب۔ برخوردار خجستہ خصال ہمیشہ خوشحال رہو۔ ہم بکار سرکاری دہلی گئے تھے آج واپس آئے ہیں۔ رستم خاں کی کیفیت معلوم ہوئی حقیقت میں غصہ سب سے زیادہ خراب ہے۔ غصہ کا روکنا بڑی مردانگی ہے غصہ کے وقت ایسی ایسی حرکتیں ناشائستہ ہوجاتی ہیں کہ جو پیچھے خرابی وفساد برپا کرتی ہیں پھر انسان افسوس کرتا ہے کہ ہائی میں نے غصہ وغضب کو کیوں فرو نہ کیا اگر اسوقت فرو کرکے صبر اختیار کرلیتا تو اس قدر متحمل بارگراں تکلیف کا نہوتا انسان کو چاہیئے کہ غصہ و رنج کے وقت عقل قائم رکھے۔ صبر وخاموشی اختیار کرے تاکہ رفع فساد ہو جو لوگ واہی تباہی باتوں سے زبان کو خراب اور دماغ کو پراگندہ کرتے ہیں اور غصہ میں آکر ہر کسی کو مار بیٹھتے ہیں وہ اہل دانش وبینش کے نزدیک احمق اور فاترالعقل ہیں۔ فقط

سوال۔ جناب والا۔ آداب مزاج مقدس ان دنوں دلاور خان و

بہادر خاں میں سخت جھگڑا پڑ گیا۔ عدالت تک نوبت پہونچگئی ہے

نااتفاقی شیوہ ہے دور خراب کا	خنداں ہے برق دیکھکے رونا سحاب کا

اتنے دنوں سے اُن کے یہاں میاں اتفاق جب تک مقیم تھے تمام کام خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پاتے تھے۔ ہر طرح کی آسودگی تھی اب نفاق صاحب کے آتے ہی مفلسی کی صورت و بربادی کے آثار نمودار ہو گئے سچ ہے جسقدر اتفاق میں بھلائیاں ہیں اُسی قدر نفاق میں برائیاں پیدا ہوتی ہیں دیکھئے نتیجہ اخیر کیا ظہور میں آتا ہے الا دلاور خاں صاحب کے عام برتاؤ اور چال چلن شریفانہ سے یقین ہے کہ وہ اُس میں کامیاب ہوں گے۔ فقط

جواب ۔ سرمایۂ سعادت بعافیت رہو۔ تمھارے خط سے دلاور خاں و بہادر خاں کی نااتفاقی کی کیفیت معلوم ہوئی حقیقت میں فساد کا ثمرہ بُرا اور نفاق کا نتیجہ خانہ بربادی ہے انسان کو چاہئے کہ جامۂ نفاق نہ پہنے و حلۂ اتفاق تن سے اُتارے انسان کے دل میں اتفاق سلوک کا ایسا جوہر لطیف ہے کہ جس سے وہ اپنی بہبودی کے معاملہ میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے کسی اُستاد کا شعر ہے ؎

ز اتفاق مگس شہد مے شود پیدا	خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

بیشک اتفاق باہمی ایک ایسی خداداد نعمت ہے کہ جس جگہ یہ ہو وہاں کبھی زوال نہیں آتا چنانچہ دور کیوں جاتے ہو خود اپنے وجود پر قیاس کر لو جبتک چاروں خلطین یعنی آب۔ خاک۔ آتش باد۔ باہم متفق رہتی ہیں تو ہر طرح سے تندرستی رہتی ہے جہاں کسی نے ایک دوسرے پر زیادتی کی تندرستی میں فرق آجاتا ہے۔ فقط

سوال ۔ اخی مکرم و معظم بندہ دام کرمہٗ ۔ بعد تبلیغ مراسم نیاز عرض پرداز ہے ان دنوں بھائی ظہور علی خاں صاحب نے بلا اطلاع ہم لوگوں کے امداد خاں و شہداد خاں کے بہکانے سے دعویٰ دلا پانے مبلغ دو سو روپیہ کا بنام حق داد خاں کیا تھا عدالت نے

بہ تعین تاریخ گواہ ثبوت طلب کئے جب تاریخ پیشی قریب آئی تب آپنا مبزرگان سے کہنے لگے کہ میں نے یہ نالش محض آپ صاحبوں کے کہنے سے کردی تھی ورنہ مجھکو اس قدر زلت اُٹھانے سے کیا فائدہ تھا اب آپ لوگ چلکر عدالت میں گواہی دیجئے وہ اتنا سنکر کہنے لگے کہ ہم کچھ نہیں جانتے تم جانو تمھارا کام اس گفتگو سے صاحب موصوف مایوس ہوئے دوسرے گواہوں کی تلاش کرنے لگے لیکن کوئی گواہی دینکو آمادہ نہ ہوا بلکہ سبنے یہ کہا کہ سانچ کو آنچ نہیں - دروغ کو فروغ نہیں - آخر کو عدم پیروی میں مقدمہ خارج ہوگیا اب اس کی نظر ثانی کی فکر میں ہیں ہم لوگ سمجھاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے آپ بذریعہ تحریر اس ضد سے انکو باز رکھئے فقط

جواب - عزیز قلیل الفہم - برادر حسن علی خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے باغوائے امداد خاں وشہداد خاں بنام حق داد خاں دو سو روپیہ کی نالش کی تھی وہ خارج ہوگئی - اب ارادہ تمھارا نظر ثانی کرنے کا ہے - خیر مجھکو زیادہ بحث کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں کہ جب انسان اپنے انجام کو سوچ لیتا ہے تب اپنی عقل پر خود ہی افسوس کرتا ہے مگر ہاں اس قدر تو ضرور لکھوں گا کہ ہر ایک بشر کو واجب ہی کہ کوئی کام ایسا نہ کرے جس کا انجام پشیمانی وبدنامی ہو مصرعہ - مرد آخر بیں مبارک بندۂ ایست جس فعل سے خدا ورسول وخلق اللہ ناخوش ہو وہ کام ہرگز ہرگز نہ کرنا چاہئے تمھاری شان کے شایاں نہیں ہے کہ تم چھوٹے چھوٹے جھگڑے بطمع اپنے نفس یا کسی کے کہنے سُننے سے برپا کرو پس ایسے کاموں سے کہ جن سے عزت وقعت میں تنزل واقع ہو محترز رہو اور اپنی حرکت ناجائز پر نادم ہو کر از راہ دانائی حق داد خاں سے صفائی حاصل کرو - ہر چند کہ یہ لکھنا ہمارا تم کو بُرا معلوم ہوگا کیونکہ نصیحت کی بات کڑوی لگتی ہے الا تامل سے سوچوگے تو بہت ہی مفید پاؤگے فقط -

سوال - سایۂ بلند پایہ قبلہ گاہی صاحب مستدام باد - بجا آوری خدمات فرضیہ

بعد عرض گزارش ہے اپنے دیوانخانہ کے سامنے جو میدان پڑا ہوا ہے اُس میں بڑبگڑ خاں صاحب کا ارادہ مکان بنانے کا ہے اور بلکہ مشرق کی طرف بنیاد دیوار بھی قائم کردی ہے بندہ نے اُن سے یہ کہا کہ اس میدان میں مکان بنانے سے ہم لوگوں کو سخت تکلیف ہوجائیگی آپ مکان نہ بنائیے اسپر گرج کر بولے کہ میں اپنی زمین زرخرید میں مکان بنواتا ہوں اس میں کسی کا اجارہ تمھارا آرام جائے جہنم میں مجھے اس سے کیا مطلب فدوی ان کی یہ باتیں سُنکر خاموش ہوگیا اگر آپ کا ارشاد ہو تو اس کی چارہ جوئی عدالت سے کیجائے۔ فقط

جواب۔ جانمن۔ اگر بڑبگڑ خان صاحب مکان بناتے ہیں بنانے دو ہم کیا کرسکتے زمین اُن سے چھین نہیں سکتے۔ باہر اُن کو نکال نہیں سکتے کیا معنی کہ وہ زمین زرخرید ملکیت اُن کی ہے اگر عدالت میں مقدمہ دائر کروگے تو بڑی پیچیدگیاں پڑجائیں گی۔ آخر کو ذلیل و زیربار ہونا پڑے گا مثل ہے جو جیتا سو ہرا اور جو ہرا سو مرا پس حتی الامکان انسان عدالت میں نہ جائے جہاں تک ہو سکے بچے کیونکہ بلا کسی سخت ضرورت کے عدالت کو تکلیف دینا نہایت برا اور مقدمہ بازی کا شوق پیدا کرنا کسی شریف کا کام نہیں بلکہ بدرجہا اس سے بدتر۔ فقط

سوال۔ حضرت ولی نعمی جناب چچا غلام حسین خاں صاحب دام اقبالہٗ بعد تبلیغ تسلیم التماس یہ ہے۔ جو مقدمہ عدالت دیوانی میں دائر تھا میں اُس میں کامیاب نہوا اگرچہ میری خواہش مقدمہ کے دائر کرنیکی نہ تھی لیکن وزیر خاں وغیرہ کی پُرفریب باتوں نے میرے دل میں یہ خیال پیدا کردیا تھا کہ یا تو یہ لوگ مدد دیکر مقدمہ جتادیں گے یا ازروئے تصفیہ باہمی کچھ دلادیں گے یہ باتیں تو ظہور میں نہ آئیں اِلّا ایک حصہ میری جائداد کا قرصداری میں گیا اُن کے مشورے نے مجھکو برباد کردیا اُن کی صلاح میرے کیا کام آئی افسوس اُسوقت آغاز و انجام پر کچھ غور نہ کیا اگر غور کرتا تو اسقدر زیربار نہوتا

وخفت نہ اُٹھانا پڑتی حقیقت میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی اب بجز اس کے کہ اپنے کئے پر نادم ہو کر آہ سرد کھینچکر دم بخود ہو جاؤں اور کچھ نہیں کہہ سکتا لہذا نہایت نیک باطنی سے ملتمس ہوں کہ آپ براہ شفقت مربیانہ اپنا تھوڑا سا وقت اس طرف صرف کر کے ہم ہر دو فریق میں صلح کرا دیجئے بدون تشریف آوری جناب اصلاح معاملہ غیر ممکن ہی - فقط

جواب - برخوردار سادہ لوح - خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا جو شخص انجام پر نظر نہ کر کے کوئی کام کر گذرتا ہے اُس کا مآل پشیمانی و رسوائی ہے اس واسطے عقلمندوں کا قول ہے کہ ہر ایک کام کرنے سے پیشتر اُس کے آغاز و انجام پر غور کر لینا چاہیئے سو تم کو شروع ہی میں اپنی قوت و لیاقت کا وزن میزان ادراک سے کر لینا لازم تھا کہ اگر میں مقدمہ دائر کرونگا تو فریق ثانی کے مقابلہ کی کیا صورت ہو گی جو لوگ ترغیب دیکر مجھکو لڑانے پر آمادہ ہوئے ہیں وہ میرا ساتھ دیں گے یا عین موقع پر منھ پھیر لیں گے اسمیں کچھ شک نہیں کہ ان تمام خرابیونکا باعث وزیر خاں ہے ؎

آدمی کا ہے آدمی شیطاں		یہ مثل سچ ہے آزما دیکھا	

مگر ہر شخص کیسا ہی بیوقوف کیوں نہو ضرور اپنی حالت کو جانتا ہے درانحالیکہ تمکو یہ معلوم تھا کہ میں فریق ثانی کی قوت و اقبال کو کسی طرح سے ضعف نہیں پہنچا سکتا تو کمبخت حاسدوں کے کہنے سے مقدمہ دائر کر کے اپنی جائداد کا ایک حصہ قرض میں کیوں ضائع کیا ؎

بر تواضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی است		پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را	

دو ہفتہ کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت لیکر ضرور آؤں گا اطمینان رکھو - فقط

سوال - عزیز تن پرور - جب انسان کا جسم زیور دولت سے آراستہ ہو تو اُسے زیبا ہے کہ اپنے خوان نعمت سے عزیز و اقارب و غربا کی شکم پری کے لئے بدل متوجہ ہو ورنہ اپنا پیٹ تو گدھا بھی بھر لیتا ہے دیکھو جناب چچا علی بخش خانصاحب ڈپٹی کلکٹر نے اپنی جائداد مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی اپنے عزیزوں اور قرابت داروں کو سپرد کر دی اور اس پر بھی ہر ایک کی بہبودی کے لئے

قلمے سنجنے قدمے درمے ساعی ہیں حق تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ جب دولت دے تو ایسے ہی کو دے نہ یہ کہ تم جیسونکو کہ اگر اتفاقیہ کوئی بھائی بند کسی غرض سے تمہارے پاس جاتا ہے کار برآری تو درکنار اُس کی مزاج پُرسی کے بھی تم روادار نہیں ہوتے پتھر پڑیں ایسی سمجھ پر۔ فقط

جواب۔ فیضماب جناب بھائی صاحب، نامۂ والا نافذ ہوا میری عزت بڑھائی جو صاحب میرے پاس تشریف لاتے ہیں متلاشی معاش آتے ہیں اور اس زمانے میں روزگار عنقا ہے صدہا آدمی پاس شدہ مدارس سرکاری کے تعلیم یافتہ، لیاقت نامہ ہاتھ میں لئے بامید نوکری کچہریوں میں خاک چھانتے پھرتے ہیں سرکاری خدمتیں وہی گنتی کی ہیں۔ فرمایئے سرکار کہاں تک نوکری دے میں ہر ایک سے متواضعانہ پیش آتا ہوں وروزگار کرانے میں اپنی مجبوری کہہ سناتا ہوں سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں۔ فقط

سوال۔ برخوردار قارون منش۔ ہم نے سُنا ہے کہ تم ایسے بخیل و ممسک ہو گئے ہو کہ دینے کے نام کو اڑ دے کر سوتے ہو۔ افسوس اس قدر دولت ہوتے ہوئے تم نہ خود کھاتے ہو اور نہ کسی کو کھلاتے ہو سچ ہے اگر عاقل کو دولت ملجاتی ہے تو وہ اُسکے بوجھ سے ایسا جھک جاتا ہے کہ جیسے ثمر سے شجر بلکہ سرور زر حرام سمجھکر انکساری اور رفاہ عام سے خوش ہوتا ہے بیوقوف اور ناعاقبت اندیشوں کے ہاتھ جو دولت آتی ہے وہ اُسکے نشہ میں چور ہو کر بیجا طور پر خرچ کر ڈالتے ہیں کم نصیب شخصوں کو جو دولت نصیب ہوتی ہے تو وہ کنجوس مکھی چوس نہ خود کھاتے ہیں نہ کسی کو کھلاتے ہیں زمین میں دفن کر دیتے ہیں فی الواقع دولت اُسی کا نام ہے جو رفاہ خلق اللہ اور علمی و عقلی ترقیات میں صرف کیجائے اے میرے لخت جگر امداد مخلوق و ہمدردی ابنائے جنس میں صرف کرنے کی عادت کرو تاکہ دنیا میں نام و عقبیٰ میں ثواب ہو بیت

قدر بڑھتی ہے زندگانی میں نام رہتا ہے دہر فانی میں۔ فقط

جواب۔ حضرت ولی نعمی جناب پھوپھا صاحب۔ واقعی دولت خداداد پر بخل کرنا نہ خود

کھا

کھانا نہ کسی کو کھلانا دیدہ و دانستہ اپنے کو دوزخ میں ڈالنا ہے لالچ سے زیادہ کوئی فعل ناپسندیدہ نہیں شعر۔ جو کریں گے جمع یاں غافل یہیں جائینگے چھوڑ + ہاں مگر ارمان و حسرت ساتھ لیتے جائینگے پس میری نسبت جو عوام کا خیال ہے وہ محض غلط ہے میں فلاس زدوں کی بھلائی میں تن من دھن سے متوجہ ہوں سو میرا خیال یہ ہے کہ یہ دولت کسی ایسے کار خیر میں صرف کیجاوے کہ جس سے عوام الناس کی بھلائی و عاقبت میں اپنی بہترائی متصور ہو یہ امر آپ کی تشریف آوری پر منحصر ہے جلد تشریف لائیے صرف کرنیکی تدبیر بتائیے فقط

سوال - جناب چچا صاحب تسلیم فدوی نے جس قدر کمایا تھا دو شنبہ کی شب کو پشت دیوار مکان میں نقب دیکر چور چرا لے گئے۔ ہر چند کہ پولیس تفتیش میں مصروف ہے الا مال و ملزم کا کچھ پتہ نہیں دیکھئے ملتا ہے یا نہیں اس مال کے فراہم کرنے میں میں نے کسقدر محنت اٹھائی اور اسکی نگرانی میں مفت کی اذیت پائی لیکن افسوس نہ میں نے خود کھایا نہ خدا کی راہ پر کسی کو کھلایا چوری ہونے سے کمر ہمت ٹوٹ گئی صبر و استقلال کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی اب حیات و ممات میری دونوں برابر ہیں۔ فقط

جواب - جامہ پوش کنجوسی برخوردار محمد طوسی۔ خط تمھارا آیا چوری ہو جانیسے ہمارے دل کو نہایت صدمہ ہوا افسوس نہ تم نے خود کھایا نہ کسی کو کھلایا مُفت برباد کیا جو کوئی مال جمع کرے اور وہ اُسے نہ کھاوے نہ کھلاوے اُس کا مال مفت اور کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ شوم نگہبان مال کا ہے نہ کہ مالک اُس کا ہر ایک رات یہی ڈر رہتا ہو کہ مبادا کوئی روپیوں کی طمع سے جان سے نہ مار جائے ایسے مالدار سے فقیر ہزار درجہ بہتر کہ جو کچھ تھوڑا بہت اُس کے پاس ہے سو بلا تامل خرچ کر کے بے اندیشہ رات کو سوتا ہے پس جو کوئی زر پیدا کرے اُسے لازم ہے کہ اُس میں سے کچھ کھاوے کچھ رکھے کچھ خدا کی راہ پر دیوے سو تم نے ایسا نہیں کیا اب اُس کا افسوس ہی کیا ہے نوشتہ تقدیر یہی تھا۔ فقط

سوال - ولی نعمت ما نیاز منداں جناب چچا صاحب دام اقبالہٗ یہ میں سُنا کرتا تھا کہ باشندے موضع لگانا کے عموماً چور ہوتے ہیں مگر آج یہ کیفیت بچشم خود میں نے دیکھی کہ چاندنی چوک کی مسجد کے حجرے میں مؤذن صاحب اپنا کمبل رکھ کر کسی ضرورت سے بازار گئے تھے اتنے میں مسمیٰ دانا ساکنہٗ موضع لگانا اُس حجرہ میں گھس کر کمبل اُٹھا کر چل دیا۔ راستہ میں مؤذن صاحب نے اپنا کمبل پہچان کر اُس سے طلب کیا چور مذکور سینہ زوری پر آمادہ ہو گیا۔ اتفاقاً میں وہاں آنکلا سمجھا بجھا کر مؤذن صاحب کو کمبل دلایا یہ اُس چور کی خوش قسمتی تھی جو میں اُس وقت وہاں پہونچگیا ورنہ جیلخانہ میں جاتا واقعی موضع مسطور کے باشندے کچھ ایسے جوتہ چور ہیں کہ نامراد ادنیٰ ادنیٰ و قلیل الحیثیت اشیاء حتیٰ کہ ایک پارچہ مستعملہ کی چوری سے بھی باز نہیں آتے کمبخت ذرا نہیں شرماتے نہایت بیباک سخت بیحیا ہیں فقط

جواب - راحت القلوب برخوردار محمد یعقوب - جبسے ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہم یہی سُنتے ہیں کہ آج لگانے کسی کے گائے بھینس چُرا لیگئے یا آج کسی کی بھیڑ بکری کاٹکر کھا گئے آج گیا روہتک کے پولیس والے اُن پر مار دھاڑ پکڑ دھکڑ کر رہے ہیں یا کلانور کے تھانہ والے سونٹہ کاری سے اُن کی خبر لے رہے ہیں کسی کی مشکیں بندھ رہی ہیں کسی کا چالان ہو رہا ہے کوئی پٹ رہا ہے کوئی بھاگ گیا - غرضکہ ہر روز بلاناغہ اُس گاؤں میں یہی فضیحتا رہتا ہے مگر وہ لوگ بیغیرت و بدنہاد اپنی خوئے بد سے باز نہیں آتے - فقط

سوال - مکرم بندہ جناب خالو صاحب مدت گذری کہ نامۂ والا صادر نہ ہوا اس سبب سے طبیعت فدوی کی نہایت پریشان ہے اُمید کہ صحتوری مزاج مبارک سے آگاہی بخشئے یہاں کے چند اشخاص بداساس نے بوجہ کدورت باطنی و ازراہ بدوضعی میرے و چچا غلام حسین خانصاحب کے اچھے دلوں میں انتہا درجہ کی بُرائی پیدا کر دی تھی اور براہ عناد ایک نیا فساد بے بنیاد ہمارے باہم فوجداری کرا دینے کی غرض سے اپنی طبیعت سے اختراع کر کے وہ طول عمل میں لائے تھے کہ معاذ اللہ خدا نے عزت رکھی جو آج

بافہام وتفہیم چند ہوا خواہ صمیم کے رنجش وکدورت مبدل بصلح وصفائی ہوگئی واقعی یہاں کی مخلوق پکی دغاباز ودروغ گو بدنہاد وفسادی ہے جو ہمہ تن بددیانت نیت واعمال دونوں خراب گھر میں فاقہ الا باتوں کا وہ تڑاقہ کہ سامع کے ہوش بگڑ جائیں کمبخت فاقہ مست ہر وقت ایک نیا معاملہ سامنے لاتے تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ اتفاق باہمی سے ہمارے یہاں اُجالا ہوا طالع بالا ہوا دشمنان بدسرشت کا مُنھ کالا ہوا فقط

جواب ۔ سعادت نشان برخوردار عبدالغفور خاں ۔ تمھارا خط آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی تمھارے اتفاق باہمی کی خوشخبری سُنکر ہمارا دل نہایت خوش ہوا خدا ہمیشہ اتفاق رکھے ع جب تک جہاں ہے تم بھی جہاں میں ہو عزیز ؛ فی الواقع وہاں کے لوگ بڑے بے غیرت وبے تمیز ہیں حالانکہ کئی بار قید وجرمانہ کی سزا پا چکے ہیں پھر بھی اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ اُن روسیاہ بدسرشتوں کی دوستی خنجر ونشتر سے بدتر اور اُن کے ساتھ ربط وضبط لائق لعنت ہے جس نے اُن کی دوستی کا خیال کیا اُنہوں نے مکر ودغا کی چھُری سے اُن کو حلال کیا جو کوئی اُن سے ملا چند روز میں اُس کو خاک میں ملادیا جس پر احسان کرو وہی درپے تخریب وبربادی ہو وہاں کی خلقت بیوفا نا آشنا بے اعتبار غرض تک سروکار مطلب پر غلام پھر نطفۂ حرام ۔ دغا وفریب بیوفائی وکج ادائی دروغ گوئی وفساد جوئی اُن کا شیوہ ہے حرص وطمع اُن کے نفس پر غالب ہے معاذ اللہ خدا ایسوں سے محفوظ رکھے حق تو یہ ہے کہ وہ جگہ لائق بود وباش نہیں اب جو ہر دانائی یہ ہے کہ وہاں کے باشندوں سے محترز رہو کسی کو اپنا دوست نہ سمجھو کسی کے کہنے سننے پر عمل نہ کرو۔ آپس میں متفق رہو انجام کار پر نظر رکھو کے خدا کے فضل وکرم پر بھروسہ رکھو فقط

سوال ۔ قبلۂ من ۔ مدت سے کچھ خبر وہاں کی معلوم نہ ہوئی اس لئے دل نیازمند متفکر ہے۔ آج کل موضع گرورہ میں ایسی ہوا نفاق کی چل رہی ہے کہ کسی کو کسی سے اتفاق نہیں فلک کجرفتار نے یہاں کی نسبت ایسی روش اختیار کی ہے کہ کسی انسان میں

انسانیت کی بوتک نہیں نہ باپ کو بیٹے کی محبت ہے نہ بیٹے کو باپ کا ادب منظور حقیقی بھائیوں میں وہ فساد ہو رہا ہے کہ خدا دشمنوں کو بھی نصیب نہ کرے ایک شخص اپنے دوسرے ہمجنس کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتا دغابازی و بے ایمانی کا وہ بازار گرم ہے کہ خدا کی پناہ کسی کو خوف خدا نہیں طمع ایسی غالب ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو پیسہ ملجائے ہر شخص اپنے منھ میاں مٹھو بن بیٹھتا ہے دوسرے کو خیال میں نہیں لاتا جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھو لڑائی کے سامان نفاق کی تیاریاں ہیں ؎ کیسی ہوا چلی ہی کہ گھر گھر نفاق ہی مہر و وفا کا ذکر تو بالائے طاق ہے۔ فقط

جواب ۔ ثمرۂ زندگانی من ۔ عین انتظار میں خط تمھارا پہنچا دل کو مسرور الوقت کیا دیر رسی خط کی وجہ عدیم الفرصتی ہے موضع گرورہ کے باشندوں پر کیا موقوف ہی بلکہ تمام ہند میں اتفاق نہیں خصوصاً قوم مسلمان میں ایک دوسرے کو دیکھکر جلتا ہے ایک کی آسودگی پر ایک حسد کرتا ہے ذرا سی بات پر خواہ مخواہ کی عداوت خرید لیتا ہے فرضی گفتگو پر جہالت کا ایسا عمل درآمد ہوتا ہے کہ خانہ جنگی کی نوبت پہونچ جاتی ہے تمام ضروری کام ہرج ہو جائیں جان و مال جائے بلا سے جائے مگر بات رہجائے عامی تو درکنار عالموں کا یہ حال ہے کہ فروعی مسائل کے اختلاف پر مدت العمر بول چال ملنا جلنا ترک کر کے ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہو جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ دشمنی رفع ہو جائے ہرگز نہیں دوسرے ملکوں میں یہ مرض واہیات نام کو نہیں بیٹا کچھ مذہب رکھتا ہے باپ کا کچھ مذہب ہے ایک بھائی ایک شریعت کا پابند ہے دوسرا دوسری ملت کا مقلد لیکن یہ کیا ممکن کہ دلوں میں ذرا فرق ہو وہی ملنساری اُٹھنا بیٹھنا اخلاق محبت عیسیٰؑ بدین خود موسیٰؑ بدین خود کا معاملہ ہو رہا ہی۔ فقط

سوال ۔ تکیہ گاہ ما فدویان جناب چچا صاحب مدظلہ ۔ بعد تقدیم مراسم نیاز مندی التماس یہ ہے کہ منشی کالکا پرشاد تحصیلدار ورجہ اوّل رشوت ستانی سے اسقدر

بدنام ہوئے کہ حکام تک اُن کی رشوت ستانی کی خبر پہنچگئی اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اپنے عہدے سے بھی موقوف ہوگئے۔ اور آیندہ کے لئے بھی مانع روزگار عجب نادان ہیں وہ جو دنیاوی مال کے دیوانے بنکر پروانے سان شمع طمع پر جان تک بھی دے بیٹھتے ہیں حقیقت میں اس تحصیلدار نے اپنے ماتحت ملازموں اور رعایا کو عموماً ناراض کر رکھا تھا چونکہ فدوی درجہ سوم کا تحصیلدار ہے لہذا اُمیدوار ہے کہ آپ دہلی تشریف لیجاکے جناب کمشنر صاحب بہادر سے ملکر ایک درجہ میری ترقی کرا دیجئے۔ فقط

جواب۔ نور نظر میرے۔ ہر شخص کے لئے خواہ وہ کسی حیثیت میں ہو اُس کے واسطے دیانت ایک جوہر لطیف ہے خصوصاً ملازم کے واسطے ایسا موزوں ہے جیسے آنکھ کے واسطے نور جس آنکھ میں روشنی نہو وہ کور ہے ایسا ہی جس ملازم میں دیانت نہ ہو ہیچ ہے نہ ہیچمیرز ہیں اُس کی عزت نہ سرکار میں قدر نہ رعایا میں آبرو نہ وہ ترقی کا مستحق گردانا جاتا ہے نہ وہ اپنے حُسن کارگزاری کا صلہ پاتا ہے طمع نفسانی جس کا نام رشوت ہے بہت ہی بُری چیز ہے خلاف کارروائیاں حق کو باطل اور باطل کو حق کرے انصاف کا دشمن ظلم کا دوست بنا رہے لیکن رشوت ستانی صرف اسی کو نہیں کہتے کہ کسی مقدمہ والے سے زر نقد لیوے۔ نہیں نہیں۔ کوئی ذی اختیار کہ جس کے ہاتھ سے کسی کی مطلب برآری ہوسکتی ہے اگر وہ کسی شخص سے ایک چلم تمبا کو یا کس قدر شیرینی یا وہ کوئی تحفہ جو بنظر خوشامد محض واسطے اپنی حاجت برآری کے دے رہا ہے لے تو وہ بھی رشوت و بد دیانتی میں متصور ہے پس جو ملازم دیانت و امانت کی پوشاک سے آراستہ ہونا چاہے تو وہ غرضمندی کی دی ہوئی چیز سے قطعی انکار رکھے ہندی مثل ہے، نہ کھائے نہ آنکھ لجائے، لامحالہ پاسداری کرنی پڑیگی۔ پھر وہ امانت و دیانت کا لباس اس کے جسم پر راست نہ آئیگا اہلکاروں کو چاہیئے کہ بہت بچپن اور رو رعایت کی عادت نہ رکھیں یاد رکھو کہ ہوس کے سین کے دندانے

زنجیر کے پُرزے ہیں جس نے اس میں تن دیا اُس کے پابہ زنجیر ہونے میں کوئی شبہ ہی نہیں آخر کسی نہ کسی روز قلعی کھُل جاتی ہے اور تن کے برتن سے آب شرافت کو فوراً بہا دیتی ہے ہم جمعہ کے روز دہلی کو روانہ ہوں گے اور جناب کمشنر صاحب بہادر سے ملکر تمھاری ترقی کے بارے میں سفارش کریں گے - فقط

سوال - جناب ماموں صاحب اسوقت ایک شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ برادر حسن علیخاں تحصیلدار پر مقدمۂ رشوت ستانی قائم ہوا ہے جب سے یہ خبر وحشت اثر سُنی ہے ہوش و حواس فدوی کے بجا نہیں ہیں توقع کہ کیفیت مفصل سے جلد آگاہی بخشیئے - فقط

جواب - برخوردار ستودہ اطوار اطال اللہ عمرہٗ - تمھارا خط مرقومہ تیرھویں ربیع الثانی کا ہماری نظر سے گذرا ہم حیرت میں ہیں کہ کس صاحب نے یہ خبر برخلاف تسلیم عقل سلیم تم تک پہنچائی ہے برخوردار حسن علی خان کی شان ہرگز ایسے امور کی مقتضی نہیں ہوسکتی - بس تم آیندہ کو کسی کی لکھی لکھائی و سُنی سُنائی بات کا اعتبار نہ کیا کرو - فقط -

سوال - برخوردار لیاقت شعار - تم کو بتلاش معاش حیدرآباد جاکر سال بھر ہوا ہنوز کامیابی نہوئی اگر روزگار نہیں ملتا تو بہتر ہے چلے آؤ جائداد موجودہ پر قناعت کر کے گھر بیٹھو کیونکہ دنیا میں قناعت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ انسان کی قدر و منزلت کو بڑھاتی ہے - قانع سب ہمجنسوں میں سرفراز ذی عزت تصور کیا جاتا ہے آدمی کے درمیان قناعت ایک جوہر ہے اسی سبب سے سب حکماء نے اُس کو پسند کیا ہی چنانچہ بیت

گنج صبر اختیار لقمان است	ہر کہ را صبر نیست حکمت نیست

قناعت کے معنی خدا کے دیئے ہوئے پر راضی ہونا اور زیادہ طلبی نہ کرنا قانع سے خدا بھی راضی رہتا ہی طامع کو بمقابلہ عزت کے ہمیشہ ذلت حاصل ہوتی ہے انسان کو چاہیئے

کہ شعلۂ طمع کو آب صبر و قناعت سے فرو کرے ہر حال میں خدا کا شکر بجالادے ع
قناعت بہر حال اولیٰ ترست ؏ قناعت کند ہر کہ نیک اختر است ؏ زیادہ والدعا

جواب - قبلۂ دین و دنیا جناب چچا صاحب - واقعی طمع ایسی نابکار ہے کہ بڑے سے بڑے ہوشیار آدمی کو خطرہ میں ڈال دیتی ہے - اور جانوروں کو دام میں پھنسا دیتی ہے - بیت بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند ؏ در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند ؏ یہ حرص ملعون ہر سو دوڑاتی ہے سچ ہے ع

سب کو دنیا کی ہوس خوار لیے پھرتی ہر	کون پھرتا ہے یہ مُردار لئے پھرتی ہے

لیکن طمع سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، ہوتا وہی ہے جو مقسوم میں مرقوم ہے انشاء اللہ عنقریب خدمت شریف میں حاضر ہوتا ہوں فقط -

سوال - قدردان بیکسان جناب پھوپھا صاحب دام کرمہٗ - آج کل قاسم علیخاں کا ایسا پتلا حال ہو رہا ہے کہ جسکو لوگ دیکھکر ہمہ تن حیران ہو رہے ہیں افسوس کسی زمانہ میں اُن کے اقبال کی دھوم مچ رہی تھی یا اب اُن کی نسبت کچھ کہا ہی نہیں جاتا سخت تکلیف میں یہ تمام نتیجہ چانڈو اور افیون کے استعمال کرنے کا ہے چونکہ ان دنوں وہ تنگدستی کی وجہ سے نہایت پریشان ہیں اگر آپ کے ذریعہ سے روزگار اُن کا ہو سکے - تو بشرط اجازت خدمت فیض درجت میں روانہ کیے جاویں فقط

جواب - برخوردار نور الابصار - تمھارے نامۂ سعادت آگین سے ہمکو تسکین ہوئی حقیقت میں جو کوئی ستیاناس افیون و کمینے چانڈو مدک کا استعمال رکھتا ہے وہ کمبخت ہو جاتا ہے - اور اس پر نحوست ایسی سایہ فگن ہوتی ہے کہ چند ہی روز میں دنیا و مافیہا کی کچھ بھی اُسکو خبر نہیں رہتی کئی سال ہوئے کہ قاسم علی خاں ہمارے پاس آئے تھے ایک روز آٹھ بجے شب کو بحالت پینک آرام کرسی پر منھ پھیلائے پڑے تھے ناگاہ ایک جانب سے گرگٹ کرسی پر چڑھ آیا - پھرتا پھرتا اُن کے منھ میں داخل

ہوگیا جب اُن کو ذرا سرسراہٹ معلوم ہوئی تو کچھ کھانیکی چیز سمجھکر اسے نگل گئے اور شب بھر سوتے رہے کیا خوب شعر چڑھی جو شیخ کو افیون تو دانہ تسبیح ، سمجھ الائچی دانے تمام ٹونگ گیا ، اللہ رے طوفان ہوشیاری جب صبح کو بیدار ہوئے تو درد شکم کی شکایت ہم سے کی ۔ ہم نے اسپتال بھجوادیا ۔ ڈاکٹر صاحب نے اُن کے شکم کی کچھ عجیب حالت دیکھکر ایسی سریع التاثیر دوا دی کہ استفراغ و اسہال شروع ہو گئے ۔ کچھ دن چڑھے مرا ہوا گرگٹ دوسرے راستے سے نکل گیا پھر وہ صحیح وسلامت چاق و چوبند ویسے کے ویسے ہو گئے ۔ بے غیرت زندگی تھی کہ بچ گئے ۔ توبہ توبہ معاذ اللہ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے میں تو ایسی زیست پر خودکشی کو ترجیح دیتا ہوں جب ان کی ایسی حالت ہے تو اُن سے روزگار کیا خاک ہوگا اُن کا یہاں پر آنا کچھ ضروری نہیں ۔ فقط

سوال ۔ کرمفرمائے برحال برادران جناب بھائی صاحب دام افضالہٗ ۔ برخوردار عبدالمجید خاں بوجہ نافہمیدگی وزور جوانی اپنی کے میرے کہنے پر باوصف فہمائش مناسب کچھ خیال نہیں کرتا بلکہ گفتگو مخالفانہ وکلمات گستاخانہ سے پیش آتا ہے لہذا بحالت مجبوری ملتمس ہوں کہ آپ بذریعہ تحریر اُس کو ایسی تنبیہ فرماویں کہ آئندہ کو فدوی کا کہنا سُنے ۔ اور کسی معاملہ میں خلل انداز نہ ہو ۔ فقط ۔

جواب ۔ عقل کے دشمن برادر دھومن ۔ خط تمھارا آیا مضمون اس کا معلوم ہوا گو لکھنا تمھارا کسی قدر صحیح ہو ۔ لیکن جب غور کیا جاتا ہے تو ہر ایک کے حق میں چراغ کے نیچے اندھیرے کا مضمون تمھارے ہی اوپر صادق آتا ہے دوسروں کو پند و وعظ کر دینے میں تو کچھ ہینگ پھٹکری نہیں لگتی مگر اپنے نفس پر بھی تو اُن کا عمل کرنا چاہیئے نہ یہ کہ خود کو فضیحت دوسروں کو نصیحت کچھ تم بچہ تو ہو ہی نہیں کہ جو نیک و بد میں تمیز نہ کرسکو اب زیادہ تمھاری حقیقت کے لکھنے سے قلم مارے شرم کے رُک گیا پس عبدالمجید خاں کی کچھ خطا نہیں سراسر تمھاری ہی نافہمی

و کوتاہ اندیشی کا سبب ہے بشر وہ ہے جو شر و نیز بُرے کاموں سے بچے حالانکہ کئی بار
تم کو سمجھا چکا ہوں الا ہماری تحریر تمھارے سامنے ایسی ہے جیسے اندھے کو آئینہ فقط۔

سوال۔ قدر افزاے برادران سلمہ الرحمٰن۔ وزیر خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب بھائی
صوبہ دار خاں صاحب اکثر اوقات الفاظ نامناسب میری شان میں فرمایا
کرتے ہیں کیوں صاحب ایسی مجھ سے کیا خطا ہوئی کہ جو جناب موصوف کلمات ناملائم
سے میرا ذکر کیا کرتے ہیں جیسی کچھ ہم چھوٹے بھائیوں کی اُنھوں نے سرپرستی کی وہ
ظاہر ہے اُس پر طرہ یہ کہ ناحق و ناروا نالائق و گدھا مجھکو بناتے ہیں اسکا کیا سبب ہے ایما فرمائیے۔ فقط

جواب۔ عزیز از جان برادر واجد علی خاں تم نے اپنے خط میں بلا تحقیق جو مضمون بھائی
صوبہ دار خاں صاحب کی شان میں لکھا ہے اُسکو پڑھنے سے ہم کو سخت افسوس ہوا آیندہ
کو بلا اطمینان صحت اس قسم کی باتیں تحریر نہ کیا کرو۔ کیونکہ وزیر خاں اپنے خطوں
میں اس طرح کے مضمون لکھکر تم کو لڑا کر تماشا دیکھنا چاہتا ہے بھائی صاحب موصوف
کی نسبت جو خلاف تہذیب گفتگو کرنے کا حال لکھا ہے محض غلط ہے کیا صاحب ممدوح
بچے ہیں جو اُن کو کسی کے حفظ مراتب کا خیال نہیں تم کبھی اُن کی زبان سے الفاظ
ناشایستہ کے نکلنے کا گمان نہ کرنا۔ فقط

سوال۔ بھائی صاحب مکرم بندہ۔ جناب ماموں حکیم علیخاں صاحب نے فدوی
کو طلب فرمایا ہے مگر بدوں خرچ جا نہیں سکتا اگر آپ مبلغ پچاس روپیہ مرحمت فرمادیں۔
تو بندہ پارچہ وغیرہ سے اپنی حیثیت درست کرکے اُن کی خدمت میں حاضر ہو۔ فقط۔

جواب۔ اے دروغگو دزد خو۔ ہم نے تمھاری عادت لائق ستائش کبھی نہ دیکھی نہ سُنی
یہ تو ہم پہلے سے جانتے ہیں کہ تم اکثر گھر کی چیز آنکھ بچا کر بغل میں دبا اونے پونے بیچ کبوتر
بازی میں صرف کر ڈالتے ہو۔ اب تم نے جھوٹ بولنا بھی اختیار کیا ہے کیونکہ ماموں
حکیم علیخاں صاحب کو تمھاری طلبی سے صاف انکار ہے چنانچہ اُن کا خط بجنسہ

ارسال ہے اے عزیز جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے آدمی کو بے اعتبار و بیوقار کر دیتا ہے اگر انسان کی ایک بات بھی جھوٹ ثابت ہو جاتی ہے پھر وہ سچ بھی کہے تو بھی اُسے سب جھوٹ سمجھکر یقین نہیں لاتے اور چوری کی عادت قطع نظر گناہ عظیم ہے خلق میں بے آبرو و ذلیل و خوار کر دیتی ہے اب تم ہمارے پاس چلے آؤ علم جو ایک عمدہ وسیلۂ عزت و ترقی کا ہے حاصل کرو۔ تاوقتیکہ تمھارے مزاج کی صلاحیت نہ ہو گی تب تک خیالات واہیات تمھاری طبیعت سے دور نہ ہوں گے جب تم علم سیکھ لوگے تو نیک و بد کی تمیز ہو جائے گی۔ فقط

سوال۔ بھائیوں کے مددگار بھائی صاحب صوبہ دار سلمہٗ الغفار۔ بعد تسلیم بصد تعظیم ملتمس ہے ان دنوں برادر واجد علی خاں ایسی ایسی بلاؤں میں گرفتار ہو گیا ہے کہ جسکا انجام سوائے مُفلسی و تباہی کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ حالانکہ میں نے ہرچند نصیحت کی مگر بجز واہیات کے کبھی شایستہ کام کی طرف خیال نہیں کرتا شاید آپ کے لکھنے پر حرکات لایعنی سے باز آکر نیک چلنی اختیار کرے۔ فقط

جواب۔ ذی شعور برادر عبدالغفور۔ خط تمھارا آیا موضع کیفیت کا ہوا جب تمھاری نصیحت کا اثر واجد علیخاں کی طبیعت نا تربیت پر کچھ نہ ہوا تو ممکن نہیں کہ ہمارے لکھنے پر وہ حیوان پیرایۂ انسانیت میں ہو کر مہذب ہو جائے ع تربیت نا اہل را چوں گردگاں بر گنبد است + درحالیکہ وہ اپنی بھلائی برائی کی خود تمیز نہیں کر سکتا تو کہنا فضول ہے۔ دوشنبہ کے روز شیخ الاسلام کو سرسام ہوا اِدھر اُدھر حکیم کی تلاش ہوئی۔ حکیم کا وجود تو غیر موجود تھا لیکن ایک پنڈت[1] جی خبر سنکر نعلین چوبی پر سوار کھٹ کھٹ کرتے ہوئے آپہنچے نبض دیکھکر کہا کہ سیت مارت ہے اسی وقت مریض کو سونٹھ ، پیپل ، واجوائن پلاکر اُس پر ایک بھاری لحاف ڈال کر دو تین آدمیوں سے کہا کہ اس کو خوب دباؤ۔ تاکہ ہوا نہ جائے تھوڑی دیر میں جو کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ طائر

لہ ضلع روہتک میں رہتا ہو وہاں کو پنڈت کہتے ہوں گے ۱۲

روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا یہ حال دیکھ وارث اُس کے رونے لگے پنڈت جی دھوتی کھجاتے رام رام کرتے چلے لوگوں نے کہا کیوں جی کیا ہوا اُس وقت، پنڈت جی نے فرمایا کہ الیھین ہوت ہے یا رہ کھیت یا اوہ کھیت یعنی اِس طرف یا اُس طرف وہ بڑی غلطی کرتے ہیں جو پنڈتوں کے ناتجربہ علاج سے اپنی جان عزیز کو ضائع کرتے ہیں جس بیمار کو اپنی زندگی عزیز و تندرستی منظور ہو تو وہ ہرگز اُن سے علاج نکرائے فقط۔

سوال ۔ جان پدر عرصہ سے خط تمہارا نہیں آیا اس کا کیا سبب ہی لازم کہ اپنی خیریت و نیز دیگر کیفیت سے جلد مطلع کرو۔ پرسوں شب کو حسب معمول کمرہ میں سو رہے تھے۔ کہ یکایک اُس میں آگ لگ گئی لیکن خوش قسمتی سے بہت جلد آگ کا لگنا ظاہر ہو گیا۔ شعلے بجھا دیے گئے۔ خدا کے فضل سے نقصان کچھ نہ ہوا۔ فقط

جواب ۔ قبلۂ کونین دام مجدکم۔ مفخر نامہ صادر ہوا سرفراز فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ ذات بابرکات کو ہمیشہ صحیح و سالم رکھے۔ یہاں خدا کے فضل و کرم سے ہر طرح امن ہے مگر اطراف دیہات میں اکثر جگہ ہیضہ نمودار ہے۔ جس کے باعث ہزاروں آدمی ضائع ہوئے بہت سے گھر بے چراغ ہو گئے فدوی بھی عارضہ بخار میں مبتلا ہو گیا تھا اب تین چار روز سے کسی قدر افاقہ ہے لیکن تہیدستی کی وجہ سے گھر میں فاقہ ہے۔ فقط

سوال ۔ فیض کتاب جناب ماموں ہمیر خاں صاحب۔ افواہاً سُنا گیا کہ جناب ماموں حاکم علی خاں صاحب کے دشمنوں کا مزاج چند روز سے ازحد ناساز ہے اس خبر کے سُننے سے فدوی و جناب ممدوح کے احباب نہایت مضطر و المناک ہیں الا جائے تعجب ہے کہ آپ نے باوصف قیام فاصلۂ چار کوس کے اُن کی کچھ کیفیت ارقام نہ فرمائی اُمید کہ جلد آگاہی بخشیے۔ شافی حقیقی جناب معظم الیہ کو شفا عطا فرمائے ہم وابستگان دولت کو خوشی نصیب کرے۔ آمین فقط

جواب ۔ برخوردار ستودہ افعال جیتے رہو۔ تمہارے خط کے پہونچتے ہی میں

باز پورہ گیا بھائی حاکم علی خاں صاحب کو صحیح وتندرست پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ ان دنوں وہ کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوئے یہ افواہ محض غلط ہے شاید صاحب موصوف کے حاسد نے یہ جھوٹی خبر اُڑائی ہے خدا اُن کے خیر خواہوں کا بول بالا و بدخواہوں کا مُنھ کالا کرے تم اس خط کا مضمون بھائی صاحب محتشم الیہ کے دوستوں کو سُنا کر تسلی دو۔ فقط

سوال۔ خالو صاحب اُمید گاہ بیکساں۔ فدوی دس بارہ روز سے سوزش معدہ کی بیماری میں مبتلا ہے ہر چند علاج یونانی کیا لیکن صورت صحت رونما نہ ہوئی بلکہ ترقی ہے دو روز سے اسہال خونی وقتے جاری ہے اب میں یہاں کے طبیبوں سے مایوس العلاج ہو کر ملتمس ہوں کہ اگر وہاں پر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہوشیار تجربہ کار ہو تو اُس کو اپنے ہمراہ لیکر جلد تشریف لائیے۔ فقط

جواب۔ برخوردار نیک اطوار زاد اللہ عمرہٗ۔ بعد دعائے صحت حسبی واضح ہو میں تمھاری بیماری کی خبر سنکر سُن ہو گیا میرے دوست حکیم امین اللہ صاحب جو علاج یونانی وفن ڈاکٹری میں عدیم المثال ہیں حتی المقدور تمھارے مرض کے علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے گو تقدیر کے آگے تدبیر پیش نہیں جاتی مگر شافی مطلق کے فضل وکرم سے اُمید قوی ہے کہ اُن کے علاج مسیحائی سے تم کو صحت کلی ہو جائیگی انشاء اللہ اُن کو اپنے ہمراہ لیکر جمعہ کے روز تمھارے پاس پہنچونگا اطمینان رکھو فقط

سوال۔ برخوردار سعادت توام خوش رہو۔ تمھارے خط کے نہ آنے سے رات دن ہمکو فکر رہتی ہے مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ ہفتہ میں ایکمرتبہ اپنی خیر وعافیت سے ہمارے دل کو تسکین دیتے رہو ان دنوں بیماری تپ ولرزہ کا یہاں بڑا شور ہے کوئی گھر بیماری سے خالی نہیں جس شخص کو بخار چڑھتا ہے پھر اُترنیکا نام نہیں لیتا جسکی صدمہ

سے ہر روز دو تین واقعے ضرور ہو جاتے ہیں طبیبوں اور عطاروں کی خوب چاندی ہو رہی ہے۔ اُن کو اپنے مطلب سے غرض ہے جس قسم کا شربت یا عرق چاہو ایک ہی بوتل وشیشہ سے یہ بیرحم لوگ اُلٹ دیتے ہیں خدا ہی اپنا فضل کرے تو کرے ورنہ عطار تو بے طرح ہاتھ دھو کر درپے بربادی بیماروں کے ہوئے ہیں۔ فقط

جواب - قبلۂ من دام افضالہٗ - یہ کمترین حمید پور گیا تھا۔ کل واپس آیا ہے اسوجہ سے مرسولی عرائض میں توقف ہوا خدا کے فضل وکرم سے امسال ضلع ہذا میں بیماری کی طرف سے اس وقت تک امن وامان ہے۔ فصل موجودہ کی حالت اچھی ہے باجرہ کے جلد تیار ہو جانے سے غربا کا بڑا کام چل رہا ہے۔ عنقریب اور غلہ بھی تیار ہو کے درو ہونے والا ہے گرانی کسی قدر مبدل بہ ارزانی ہو گئی۔ فقط

سوال - مکرم معظم بندہ جناب چچا صاحب - میں دو برس سے عارضۂ برص میں مبتلا ہوں ابتدائے مرض سے اس وقت تک اس قدر ادویات مناسبہ کا استعمال کیا کہ جس کا درج ہونا سطح کاغذ پر گنجائش نہیں رکھتا الا کچھ فائدہ نہوا چونکہ زندگانی کا لطف تندرستی پر موقوف ہے اس لئے بوجہ عارضۂ لاحقہ اس وقت زیست اپنی مجکو نہایت تلخ معلوم ہوتی ہے اگر وہاں پر کوئی ڈاکٹر یا طبیب اس مرض خبیثہ کا علاج کرسکتا ہو تو آگاہی بخشیے - فقط۔

جواب - نور نظر لخت جگر زاد اللہ عمرہٗ - خط تمھارا آیا تمھاری بیماری کی خبر نے ہمارے دل کو دردناک کیا۔ واقعی جب آدمی کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اُسوقت کی زندگی اُسے تلخ معلوم ہوتی ہے لیکن اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کی ہر بیماری کے دفعیہ کے لئے ادویات پیدا کی ہیں اگر انسان اپنی طاقت کو نظر رکھکے اُن کے استعمال سے بیماری کا دفعیہ کرتا رہے تو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کا بہت سا حصہ صحت وتندرستی میں بسر کرے سو میرے عنایت فرما حکیم فتح الرحمن صاحب

کہ اُن کے پاس ہر مرض کی عمدہ عمدہ دوائیاں موجود ہیں اور بمبئی و مدراس و دیگر ممالک میں قبیح و خوفناک مرضوں کا علاج کر کے بہت سے سارٹیفکٹ حاصل کئے ہیں یہاں تشریف رکھتے ہیں اُمید کرتا ہوں کہ اُن کے دو نسخے مجرب سریع التاثیر سے عارضۂ برص خواہ کتنے ہی برس کا ہو دفع ہو جائے گا تم آکر علاج کراؤ۔ فقط

سوال۔ ذخیرۂ سعادت و اقبال نبیرۂ محمد کمال خوشحال رہو آج زبانی سجانی معلوم ہوا کہ تم بعارضۂ بخار بیمار ہو اس خبر کے سننے سے یہاں سب صغار و کبار مبتلائے پریشانی ہیں ہر چند چاہا کہ وہاں پہنچکر تم کو دیکھوں لیکن ضعیفی مانع ہوئی تمہارے دیدار کی اُمید میں نیم جاں باقی ہے تم اپنی طبیعت کا حال جلد لکھو چونکہ بیماری میں آب و ہوا کا تبدیل ہونا نہایت مناسب ہی جسطرح ممکن ہو رخصت لیکر آؤ قطع نظر تبدیل آب و ہوا کے بفضل باری علاج بیماری یہاں خاطر خواہ ہوگا خط پیڈ پوسٹ کارڈ کے تلف ہونے کا احتمال ہے اس لئے ہمارا یہ خیال ہے کہ خط بیرنگ بھیجو۔ فقط

جواب۔ قبلۂ مرادات دوجہانی جناب دادا صاحب مدظلہ العالی۔ بعد تقدیم مراتب آداب عرض پرداز ہے کہ واقعی کمترین عارضۂ بخار میں ایسا مبتلا ہوا تھا کہ طاقت یک قلم نہ رہی تھی مگر اب خدا کے فضل سے تندرست و توانا ہے اپنا حال محض اس خیال سے نہیں لکھا تھا کہ آپ کو تشویش ہو گی فی الحال یہاں کا یہ حال ہے کہ جس تحصیلدار کی جگہ فدوی قائم مقام تھا اُن کا انتقال ہو گیا حاکم ضلع نے بندہ کی مستقلی کے واسطے صدر میں رپورٹ بھیجی تھی مگر وہاں سے ایک اور شخص مقرر ہو کے تحصیلداری پر آگئے ہیں بدولت طالع شوم ترقی سے محروم رہا۔ فقط

سوال۔ فیض رسان درماندگان جناب پھوپھا صاحب دام فیضہٗ۔ بصد عجز و انکساری عرض رسا ہے کہ مدت سے کچھ خبر مزاج اقدس کی معلوم نہ ہوئی اُمید کہ آگاہی بخشیئے تاکہ رفع تردد ہو۔ میں اپنی کیفیت کیا عرض کروں چھ مہینہ سے خراب خستہ ہو رہا ہوں اس

اس اُمیدواری نے مجھکو ایسا پریشان کر رکھا ہے کہ کھانا پینا اچھا نہیں لگتا دس روز ہوئے کہ بندہ نے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع سے اپنے روزگار کے واسطے مکرر عرض کیا تھا۔ صاحب موصوف نے یہ فرمایا کہ ہمکو تمھارا خیال ہے اطمینان رکھو چونکہ مجھکو یہاں اُمید کامیابی کی نظر نہیں آتی اس لئے ازبس انتشار ہے آپ کی رائے کا انتظار ہو۔ فقط

جواب۔ سرمایۂ سعادت عین انتظار میں خط تمھارا پہونچا حال معلوم ہوا انگریزوں کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے جس سے جو وعدہ کر لیتے ہیں عند الموقع اُس کو ضرور پورا کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک وہاں پر رہنا فائدہ سے خالی نہیں ارحم الراحمین فضل کرے گا۔ مستقل مزاجی سے اُمیدواری کرو اسکی رحمت کے اُمیدوار رہو وہ خود فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللهِ پھر گھبرانا کیا ہے ؎ مرد باید کہ ہراساں نشود؛ مشکلے نیست کہ آساں نشود؛ ان دنوں یہاں ہیضہ کے ہاتھ سے صدہا آدمی ہلاک ہو کر زیر خاک ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں صبح سے شام و شام سے صبح تک رام رام ست ہے کا غوغا اور کلمہ کی صدا ہے خدا اپنی رحمت سے یہ زحمت جلد دور کرے آمین۔ فقط

سوال۔ فیض بخشائے مستمندان جناب ماموں صاحب دام نوالہٗ۔ مراسم اطاعت بجا لاکر ملتمس ہے یہ احقر عرصہ چار مہینے سے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کے دفتر میں بطور اُمیدواری کام کرتا ہے اِلّا شومی طالع سے مستقلی تو درکنار کبھی قائم مقامی بھی نصیب نہ ہوئی وجہ اسکی یہ ہے کہ بڑے بڑے دیسی عہدہ دار جو جگہ خالی ہوتی ہے اپنے عزیز و اقارب کو مقرر کر دیتے ہیں میں مُنھ دیکھتا رہجاتا ہوں حالانکہ اُن میں لیاقت خاک نہیں اور نہ گفتگو کرنے کا سلیقہ لیکن مربی بیار و مربی بخور کا مضمون صادق آتا ہے۔ لیاقت کو کون پوچھتا ہے زر ہو یا وسیلہ اگر آپ براہ کرم بذریعہ تحریر جناب صاحب مجسٹریٹ ضلع ہذا سے میرے بارہ میں سفارش فرماویں تو بندہ کو اپنی کامیابی کی نسبت پوری پوری اُمید ہو جائے۔ فقط

جواب - برخوردار سعادت نشان - خط تمھارا آیا - بدریافت تمھاری خیر وعافیت کے ہمارے دل کو تسلی ہوئی - جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کی خدمت میں تمھارے روزگار کے واسطے ہم نے تحریری سفارش کی ہے اُن کی قدردانی سے اُمید قوی ہے کہ تمھاری لیاقت کے موافق تم کو ضرور کامیاب کریں گے - فقط

سوال - قبلۂ کونین مدظلہ العالی - بعد ادائے مراسم نیاز عرض پرداز ہے کہ ان دنوں بیس روپیہ ماہواری کی ایک جگہ اہلمدی کی خالی ہوئی تھی سو اُس پر سررشتہ دار نے اپنے رشتہ دار کو مقرر کرایا کمترین نے قطعہ درخواست اس مضمون کی حضور میں جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر گذرانی (حسب الارشاد سرکار یہ خاکسار سال بھر سے ملازموں کے مانند بامید پرورش اس کچہری میں کام کرتا ہے پرسوں کے روز جائے خالی شدہ پر ایک شخص اجنبی کہ جس نے اس عدالت میں کبھی اُمیدواری نہیں کی مقرر ہو گیا اور یہ عرضی گذار محروم رہا) چنانچہ جناب صاحب بہادر دام اقبالہ نے اُس کو موقوف کر کے بندہ کی پرورش فرمائی ہر چند سررشتہ دار وغیرہ نے اُس کی بحالی کے واسطے دوا دوش کی الا کچھ شنوائی نہ ہوئی آخر مجبور ہو کے خاموش ہو رہے سچ ہے جب خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے ؎

کیا اصل ہے بندہ کی جو روٹی دیگا		رزاق ہے کوئی اور ہی دینے والا	

جواب - جان پدر ستودہ سیر - ساعت سعید میں تمھارا خط پہنچا تمھارے روزگار ہونے کی خبر سنکر از حد دل کو بشاشت ہوئی - سبحان اللہ والحمدللہ عجب شان کبریائی ہے ہم شکریہ اُس کا تہ دل سے ادا کرتے ہیں اور اُن صاحب مجسٹریٹ بہادر کی ہر روز ترقی مناتے ہیں کہ جنھوں نے تم کو خدمت اہلمدی پر مقرر کیا اللہ تعالیٰ یومًا فیومًا تمھاری ترقی کرتا رہے اور جہاں تم کو رکھے باعز و وقار رکھے سنو تم اپنی کارگذاری سے حاکم کو خوش رکھنا اگرچہ وہ کتنا ہی مُنہ لگاوے مگر اپنی حد سے آگے قدم نہ بڑھانا ہمیشہ اپنے کو نت نیا نوکر

جاننا اُس کے حکم کو ماننا۔ اُس کی مرضی کے تابع رہنا۔ اپنی قدر کے موافق بات کرنا
بے پوچھے و بے محل دم نہ مارنا فقط

سوال۔ اخی صاحب قبلہ۔ فدوی عرصہ سے متلاشی روزگار ہے اور چاہتا ہو کہ قریب تر کے اضلاع میں دستیاب ہو جائے لیکن یہاں اپنا ایسا ذریعہ نہیں کہ جس سے اُمید کامیابی کی ہو آج بھائی ظفر علی خاں صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب مسٹر ڈیوس صاحب لفٹنٹ گورنر سابق کے بیٹے خدمت اجنٹی پر معین ہو کر اندور تشریف لائے ہیں گو اُن کی ذات سے اپنی کامیابی کی اُمید قوی ہے لیکن دور دراز فاصلہ کی وجہ سے اُس طرف کی جادہ پیمائی کو میری ہمت نہیں پڑتی وسیلۂ جمیلہ بھی ملا تو تقدیر سے دور ملا۔ فقط

جواب۔ ای میرے پیارے بھائی۔ جو کوئی ہمت کے برق پا گھوڑے پر سوار ہوئے پھر بھلا اُس کو نزدیک و دور کا کیا ڈر ہے اور جس نے چار پائی پست حوصلگی پر پشت لگا کر تکیہ بے ہمتی کا نیچے سر کے رکھا اُس سے کیا ہونا ہے یعنی جو شخص صفت ہمت و حوصلہ و استقلال سے موصوف ہوتا ہے وہ اپنے ہر ایک خیال و ارادہ میں بالعموم کامیاب ہو نکلتا ہے اور جو ہمت و حوصلہ میں کم ہوتا ہے وہ اپنے مطلب سے محروم رہجاتا ہے، انسان کو چاہیئے کہ جب کسی کام کو شروع کرے تو اخیر درجہ تک ہمت و حوصلہ کو نہ ہارے جہاں تک ہو اپنے عزم کو محکم بناتا جائے جس آدمی کا قصد مضبوط ہے اُس کے کام بھی بڑی استواری سے انجام پذیر ہوتے ہیں۔ سچ ہے ؎ طے ہی ہو جاتا ہے کیسا مرحلہ دشوار ہو + چلتے چلتے ہوتی ہے نزدیک منزل دور کی اب تم اندور جاؤ نزدیک و دور کا خیال نہ کرو۔ فقط

سوال۔ کاہل الوجود برخوردار محمود ہم نے اس معاملہ کی تحریر سے اپنے قلم کو روکنا چاہا مگر بجوش ہمدردی اسوجہ سے نہ رہسکا کہ خدا کے فضل و کرم سے سیاق و سباق خوب جانتے ہو مگر حیرت اس بات کی ہے کہ تم چست و چالاک ہوشیار و دور اندیش کیوں نہیں تمکو خبر ہی نہیں کہ معاش کسطرح پیدا ہوتی ہے آسودگی

کے سامان کیونکر میسر آتے ہیں گھر بیٹھے آسودگی کہاں سے ہو تمھارا تو یہ اصول ہے " ہلاؤ نہ چلاؤ مجھے بیٹھے کھلاؤ " بالکل بے ہمتی ہے افسوس تم اپنی عمر ناحق برباد کرتے ہو اگر عقل رکھتے ہو تو عقل و تدبیر کے زور سے حسن معاش کا سلسلہ لگاؤ بہبودی و برتری کی فکر کرو نہ یہ کہ کاہل اور سست بنکر چارپائی پر پڑے چولھے کی طرف ٹکٹکی لگائے روٹیوں کی آس میں کروٹیں بدلا کرو اس کو تو کوئی بھی پسند نہ کرے گا اب تم گھر سے باہر نکلو روزگار کرو تا کہ تمھاری زندگی کے دن چین اور اطمینان سے بسر ہوں اور افلاس کی گرد تمھارے دامن سے جھڑ جاوے۔ فقط

جواب ۔ عموی صاحب قبلہ ویسے تو بیت ہے مرتبہ ہر ایک بشر کا جدا جدا قسمت جدی جدی ہے نصیبا جدا جدا گو میں اپنے آسودہ ہو جانے کے ڈھنگ و روزگار پیدا کرنیکی پوری لیاقت رکھتا ہوں الا خالی ہاتھ کیا کروں کدھر جاؤں ایسی حالتیں گھر سے باہر جا کے بھیک مانگوں ہاں بر چہ وغیرہ سے میری حیثیت درست کر دیجئے و خرچ کرنے کو دوسو روپیہ دیجئے تو البتہ اُسوقت بندہ کی اولوالعزمی و ہوشیاری دیکھ لیجئے زیادہ حد ادب ۔ فقط

سوال ۔ چچا صاحب اُمید گاہ دوجہاں دام افضالکم ۔ جناب مسٹر کیڈل صاحب بہادر کمشنر نے عہدۂ نائب تحصیلداری پر اسوعدہ کے ساتھ بندہ کا تقرر فرمایا تھا کہ تم کو جلد تحصیلدار کر دیا جائے گا ۔ چنانچہ فدوی کو نائب تحصیلدار ہوئے چھ مہینے ہوئے ہنوز صورت ترقی رونما نہ ہوئی اس لئے میرا ارادہ ہے کہ روزگار حاصلہ کو ترک کر کے حیدر آباد دکن چلا جاؤں غالباً وہاں بمقابلہ اس روزگار کے جو سر دست مجھکو حاصل ہے بدرجہا بہتر دستیاب ہو جائے گا فقط

جواب ۔ میری جان سنو جب انسان کے دن بُرے آتے ہیں تو وہ نکمی بات سوچا کرتا ہے دیکھو صدہا آدمی سیاق و سباق میں ہوشیار بتلاش روزگار جوتیاں چٹخاتے خاک پھانکتے ہیں ۔ میٹرل پاس والے کو کوئی پاس بھی آنے نہیں دیتا

بطفیل مسٹر گیڈل بلا پاس مڈل عہدۂ نائب تحصیلداری تم کو مل گیا تمھارے نزدیک روزگار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ساون کے اندھے کو سبزی - تمھارا کدھر خیال ہے اس زمانہ میں پانچروپیہ کا روزگار ملنا محال ہے پھر کون پرسانِ حال ہے افسان کو بعد ترک روزگار افسوس آتا ہے کہ ہائے میں نے کیا کیا سچ ہے قدر نعمت بعد زوال ہے پہلے پہل میں آٹھ روپیہ ماہوار کا نوکر ہوا تھا اب بفضلہ تعالیٰ درجہ اعلیٰ کا صدر اعلیٰ ہوں زینہ بزینہ آدمی بام مراد پر بآسانی چڑھ سکتا ہے پروردگار عالم نے گوش ہوش عقل وتمیز عطا کیا ہے بس مقتضائے دانائی یہ ہے کہ ہرگز اپنی جگہ سے جنبش نہ کرو نیک چلنی کے ساتھ کارگزار بنو تحصیلداری کا امتحان دو یاد رکھو جو کچھ کاتب مقسوم نے صفحۂ تقدیر میں لکھدیا ہے اُس میں کم وبیشی ممکن نہیں دنیا میں کوئی کسی کا دوست نہیں ہوتا - ہر وقت ہماری یہ دعا ہے کہ خدا سوا اپنے تم کو کسی کا محتاج نہ کرے - فقط

سوال - قبلۂ من - ہمارے خداوند نعمت مہربان حاکم جناب محمد علی بخش خانصاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع ہذا سے ضلع باندہ کو تبدیل ہوگئے - اُن کی تبدیلی سے ہر ایک خاص وعام کو سخت رنج ہے - حقیقت میں ایسے حاکم غریب پرور عادل و خلیق متحمل وفہیم بہمہ صفت، موصوف کا بدل جانا اس ضلع کے باشندونکی بدنصیبی پر دال ہے زہے نصیب اُس ضلع کی رعیت کے کہ جن کے سر پر ایسے نیک نیت ورحیم المزاج منصف افسر کا دست شفقت ہو اطلاعًا عرض کیا - فقط

جواب - فرزند نیکوکار - عرصہ کے بعد خط تمھارا پہونچا اپنے ضلع سے جناب محمد علی بخش خاں صاحب کا تبدیل ہوجانا موجب کمال ملال کا ہوا واقعی ایسے آدمی دنیا میں کہاں ہیں چھوٹے بڑے ان کے سب ثناخواں ہیں سچ ہے حاکم منصف بھی خداوند کریم کی ایک بڑی عطا ہے جس جگہ حاکم منصف ورعایا پرور ہوں وہاں کی رعایا کیوں

ہ خوش وفرخندہ بخت ہو حاکم جملہ رعایا کا نگراں ہوتا ہے جب رعیت پر حاکم کی نگرانی و مہربانی ہوگی تو کوئی موذی یا مردم آزار رعایا کی طرف چشم بد سے نہ دیکھ سکے گا رعایا ایسے حاکم کے سایہ میں امن و امان سے رہکر دعائے نیک دیگی جناب ممدوح کی جگہ کون صاحب کہاں سے تبدیل ہو کر آئے ہیں اطلاع دو۔ فقط

سوال ۔ مکرم بندہ جناب خالو صاحب رحیم بخش خان تھانہ دار کو ایک لاوارث لڑکے کی ماں کا پتہ چلانے کا کہ جو بر سر راہ پڑا ہوا تھا حکم ہوا حضرات پولیس کی چالاکیاں یا اللہ تیری پناہ کہ اپنی سرخروئی و نیکنامی کے لئے ایک عورت کو جھوٹ موٹ تعلیم دے دلا کر صاحب مجسٹریٹ کے روبرو پیش کر دیا۔ اُس نے اُس کی ماں ہونے کا اقبال کر لیا لیکن اُس کے ترشح کلام سے جھوٹا اقبال کرنا پایا گیا اُسی علت میں وہ بیچاری مصیبت کی ماری قید ہوگئی۔ جیلخانے میں جاتے ہی عورت نے کل ماجرا سپرنٹنڈنٹ جیل سے بیان کیا اُس نے حاکم مجوزہ کو چٹھی لکھی اُس پر از سر نو تحقیقات شروع ہوئی عورت رہا کر دیگئی الا تھانہ دار کو لینے کے دینے پڑ گئے سچ ہے ؎

دغا جور و فریب و مکر افعال رذالت ہیں	یہ سب سے بد ترین اطوار ذلت ہیں ضلالت ہیں
شرافت کو بشر کی سب یہ سامان بطالت ہیں	چہ دنیا و چہ عقبیٰ ہر جگہ وجہ ملالت ہیں

جواب ۔ برخوردار سعادت منش ۔ تمھارے خط کے آنے سے رحیم بخش خاں تھانہ دار کا حال معلوم ہوا گو پہلے افعال بد کی چاشنی شیریں معلوم ہوتی ہے مگر پیچھے تو زہر سے بھی زیادہ کڑوی لگتی ہے جو دغا و فریب کے دام اوروں کے واسطے بچھاتے ہیں وہ آخر خود ہی اُس میں پھنس جاتے ہیں ؎

دغا مکر و فریب و جور جو دنیا میں کرتے ہیں	بُرا انجام ہوتا ہے بُری حالتیں مرتے ہیں
ہزار افسوس خود بار گنہ سر پر جو دھرتے ہیں	خدا سے کیوں نہیں پہلے ہی یہ کمبخت ڈرتے ہیں

سوال ۔ میرے مخدوم جناب پھوپھا صاحب ہمیشہ ہو جیو بزرگی آپ کی ۔ فدوی تین برس

سے محکمۂ پولیس میں کام کرتا ہے مگر اس محکمہ کی نوکری پر نفریں ہے کیونکہ اس کا ملازم بجز امور واہیات کبھی شایستہ کام کی طرف خیال نہیں کرتا نہ دنیا میں نیکنام نہ عاقبت میں سرخرو جو ہیں سو اس کے دشمن ہیں دوست اس کا کوئی نہیں اس لئے میں اس نوکری سے علحدہ ہونا چاہتا ہوں بشرطیکہ آپ کے توسل سے خدمت مالی ملجاوے۔ فقط

جواب۔ برخوردار شایستہ افعال اگرچہ مجھکو اس میں خامہ فرسائی کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ یہ بات بخوبی اظہر من الشمس ہے کہ محکمہ پولیس ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس کے ملازمین سے ہر آدمی خواہ مخواہ خصومت رکھتا ہے و پولیس کا کام حسب دفعہ ۲۳ ایکٹ ۵ ۱۸۶۱ع یہ قرار دیا گیا ہے کہ مخلوق کی جان و مال کی حفاظت کرے ملزمان کو ماخوذ کر کے عدالت میں لیجا کر اخیر حکم تک پیروی مقدمہ کی بطور مدعی کرتا رہے بھلا جسکو اہالیان پولیس کسی علت یا جرم میں گرفتار کریں گے وہ کب ملازم پولیس کا دوست ہوگا اگر شخص ملزم قید ہوا تو اس کے لواحق اس ماخوذ کنندہ کے ناحق خون کے پیاسے ہونگے اور ہمیشہ اس تاک میں لگے رہیں گے کہ کبھی کسی سبب سے اسکو آفت میں ڈالیں بلکہ اکثر ہوتا ہے کہ عندالموقع جھوٹی تہمت لگا کے عدالت تک بدنام کر دیتے ہیں خواہ وہ ملازم کیسا ہی دیانتدار و نیک کردار کیوں نہ ہو میرا مطلب یہ نہیں ہی کہ کل ملازمان پولیس دیانتدار و نیک نیت ہیں البتہ سنگدل حرامخور اور بدذات بھی ضرور ہیں سردست بیس روپیہ ماہوار کی خدمت اہلمدی خالی ہے اگر منظور ہو جلد آؤ ورنہ عدم منظوری سے بواپسی ڈاک اطلاع دو۔ فقط

سوال۔ ہم چھوٹوں کے سردار جناب بھائی محمد عنایت علی خاں صاحب دام افضالہ یہ نحیف خدمت شریف سے علحدہ ہو کر تاریخ ۵ ادسمبر کو بریلی پہنچا اور جناب مسٹر گیڈل صاحب بہادر کمشنر سے ملا نہایت مہربانی و اخلاق سے پیش آئے واقعی صاحب بہادر ممدوح خلق و مروت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ جسقدر اُن کی صفت و ثنا کیجاوے تھوڑی ہی بنظر پرورش بندہ سے یہ فرمایا کہ تمہارے واسطے عہدۂ تھانہ داری تجویز کیا جائے گا اب

اس میں جیسا کہ آپ کا ارشاد ہو عمل کیا جاوے۔ فقط

جواب۔ سنو پیارے بھائی۔ یہ تم کو معلوم ہے کہ میں جونپور میں تھانہ دار تھا ہر وقت کے جھگڑے فساد کے سبب سے عہدۂ تھانہ داری سے دست برداری کی سو باعتبار اپنے تجربہ کے بلا تامل یہ لکھتا ہوں کہ تھانہ داری کا عہدہ تمھارے واسطے موزوں نہیں کیونکہ نہ حاکم کے سامنے پولیس کا اعتبار نہ رعایا کے دلمیں وقار ادھر مجرم اُسے زہر کی نظر سے دیکھتا ہے اُدھر مستغیث الامان الحفیظ پکارتا ہے اس خدمت کے انجام دینے کے واسطے بڑا ہی ہوشیار اور تجربہ کار آدمی ہونا چاہیئے ورنہ ذرا چوکا جرمانہ برطرفی یا جیلخانہ اگرچہ سب ایسے نہ ہوں مگر بعضے بدباطن تو یہ غضب ڈھاتے ہیں کہ جہاں کوئی واردات سنگین اُن کے علاقے میں ہوگئی تو اپنے روزگار بچانے ونیز اپنے کو کارگذار ظاہر کرنیکے خیال سے خواہ نخواہ کسی بیچارہ ناکردہ گناہ کو تہمت لگا کے مجرم بنا کے جال وبال میں ایسا پھنسا دیتے ہیں کہ اُس ناکردہ گناہ کا چھوٹنا محال ہو جاتا ہے۔ ایسی ناجائز کارروائی سے اپنے کو کارگزار ثابت کرتے ہیں اور بمقابلہ اپنی طمع نفسانی کے کسی کے آبرو کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے پس انسان کو وہ روزگار کرنا چاہئے کہ جس میں نیکنامی کے ساتھ مشہور حاکم راضی و رعیت مشکور ہو تم پولیس کی نوکری قبول نہ کرنا ہاں اگر محکمۂ مال یا دیوانی میں روزگار ملنے کی اُمید ہو تو وہاں قیام کرو ورنہ چلے آؤ کیونکہ قیام بے سبب باعث زیرباری ہے

سوال۔ قبلۂ فیض رساں جناب پھوپھا صاحب دام فیضہ۔ کریم بخش خاں نے ازراہ عداوت دو سو روپیہ کی جھوٹی نالش مجھپر کی ہے عدالت سے اطلاعنامہ میرے نام آیا ہے تاریخ ۲۷۔ ماہ نومبر سنہ رواں پیشی مقرر ہے چونکہ کمترین کارروائی عدالت سے محض ناواقف ہے اس لئے اس نالش کے دائر ہونے سے نہایت پریشان ہے آپ جلد تشریف لایئے تامل نفرمایئے

جواب۔ نورالابصار۔ خط تمھارا آیا۔ حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی اگر کسی کو کوئی واقعہ پیش آوے اور وہ اسکی وجہ سے پریشان ومغموم ہووے تو لوگ اُسکو مرد نہیں کہتے بلکہ بزدلہ

مشہور کرتے ہیں مرد وہی ہے کہ جو حادثہ اُس پر پڑے ہرگز نہ گھبراوے دل اپنا مضبوط رکھے اور ایسی بات کا سوچ بچار کرے کہ جس سے اپنا کام سرانجام ہو تم اس نالش ہونیکی فکر نہ کرو انشاءاللہ تاریخ معینہ سے پہلے تمھارے پاس پہونچوں گا۔ فقط

سوال۔ بزرگ بندہ۔ عرصہ سے نامۂ والا صادر نہ ہوا اس سبب سے طبیعت فدوی کی ازحد پریشان ہے اُمید کہ صحتوری مزاج مبارک سے مع کوائف دیگر آگاھی بخشیں ان دنوں یہاں گرمی کا وہ زور ہے کہ الامان مخلوق خدا مارے گرمی کے گریبان کھولے ننگے سر ہاتھ میں پنکھا اُف اُف کرتی بیتاب پھرتی ہے مگر قدرت خدا کہ ہاایں ہمہ رات کو پچھلے وقت وہ خنکی پڑتی ہے کہ بے رضائی نیند نہیں آتی۔ فقط

جواب۔ برخوردار پسندیدہ اطوار۔ عین انتظار میں تمھارے خط نے ہمکو خوش کیا یہاں بفضلہ خیریت ہے۔ لیکن گرمی کا زور شور دن بدن اور دم بدم ترقی پر ہے پھر اُس پر آندھی و گرد و غبار کی مصیبت اگر باہر نکلو تو خاک دھول سے چہرہ لت پت اور آنکھیں اندھی ہو جایئں اندر بیٹھو تو حبس سے دم فنا ہو خدا اس مصیبت کو دیکھیے کب دور کرتا ہے

دن کی دھوپ اور رات کی گرمی	بھاڑ میں جایئں ایسے لیل و نہار۔ فقط

سوال۔ خداوند نعمت جناب چچا صاحب دام افضالہ اس سے پیشتر قطعۂ عریضہ خدمت شریف میں ارسال کیا تھا۔ اغلب کہ ملاحظۂ اقدس میں گذرا ہو لیکن باوصف انتظار ہنوز جواب سے سرفراز نہ ہوا اُمید کہ ممتازی بخشی جاوے جمعہ کی شب سے لیکر چہارشنبہ کی صبح تک علاقۂ ہذا میں اس کثرت سے بارش ہوئی کہ تمام تختہ زمین پر پانی پانی نظر آرہا ہے صدہا مکان مسمار ہو گئے میرا مکان شرق رویہ بھی منہدم ہو گیا اب اسکی مرمت میں آپکی توجہ درکار ہے۔

جواب۔ نور نظر برکاۂ جگر۔ واقعی تمھارا خط ہمارے پاس پہنچا تھا لیکن بوجہ ناسازی طبیعت کے جواب لکھنے سے مجبور رہا۔ اب بفضلہ صحت کلی حاصل ہوئی سردست مبلغ تین سو روپیہ بغرض مرمت مکان

بذریعہ منی آرڈر مرسل ہیں ڈاکخانہ سے وصول کر کے رسید بھیجو اور جس قدر روپیہ کی ضرورت پڑے اطلاع دو پہلے اس دیار میں تمازت آفتاب کے زور سے اسقدر گرمی پڑتی تھی کہ بندگان خدا توبہ توبہ کر اُٹھتے تھے نہ دن کو آرام تھا نہ رات کو چین دو شنبہ کی شب کو بارش شروع ہوئی اُسکی صبح کو اولے بقدر ایک ایک چھٹانک کے پڑے کہ جس سے خرمنہائے فصل ربیع و بہارانبہ کو سخت نقصان پہنچا باقی خیریت رہی - فقط

سوال - ہمشیرزادہ بلند ارادہ زاد اللہ قدرہ - ایک مہینے سے خط تمہارا نہیں آیا موجب تعویق کیا ہے حیدرآباد دکن کی آب و ہوا وغیرہ کیسی ہے مفصل اطلاع دو - یہاں چہار شنبہ کے روز پانچ بجے شام کو پہلے بڑے زور سے آندھی آئی پھر بارش کے ساتھ اولے پڑنے شروع ہوئے جس سے ہزارہا جانور پرند مر گئے بازاروں میں اس طرح پانی جاری تھا جیسے سیلاب زراعت پختہ کا بڑا نقصان ہوا کئی گاؤں کی زراعت تباہ ہو گئی - فقط

جواب - ملجائے ماندویان جناب ماموں حاکم علیخاں صاحب دام ظلکم - نامۂ والا کے صادر ہونے سے بندہ کی عزت بڑھی دیر رسی عرائض کی وجہ عدیم الفرصتی ہے حیدرآباد کی زمین پہاڑی ہے موسم معتدل نہ گرمی میں گرمی ہوتی ہے نہ سردی میں سردی - شروع ماہ اساڑھ سے اخیر کاتک تک مختلف وقتوں پر بارش ہوتی رہتی ہے آب و ہوا درجۂ اوسط میں ہے اسباب معیشت سب اسجگہ موجود مگر گران - آپ مجھے ہر مہینے کی پہلی و پندرہ کو خط لکھا کریں میں بھی اُنہیں تاریخوں میں آپ کی خدمت میں خط بھیجا کروں گا - فقط

سوال - مخدوم بندہ جناب چچا صاحب - اس دیار میں قحط کے آثار نمایاں ہو چلے تھے گرد اُڑتی تھی - ہوا تند چلتی تھی بادل آتے تھے ہوا کے مارے اُڑ جاتے تھے - جن لوگوں نے تخم ریزی امید موہوم پر کر دی تھی - وہ کھیتی اُن کی جلی جاتی تھی ہر شخص کے دل میں ہراس تھا زندگی سے ہر ایک بے آس تھا مہاجن لوگ جن کے یہاں غلہ بھرا ہوا تھا بغلیں بجاتے تھے غربا و مساکین بیچارے خشکی و ہوا کے مارے مرے جاتے تھے یکایک خدا نے ایسا فضل کیا کہ چہار شنبہ کی رات سے لیکر جمعہ کی شام ایسا لگاتار موسلا دھار مینھ برسا کہ جل تھل

ایک ہو گیا لوگ گھبرا اٹھے دیکھئے آدمیوں کا بھی عجیب حال ہے ابھی تو کہہ رہے تھے کہ ہائے بارش نہیں ہوتی اتنے میں پکار اوٹھے کہ خدا بس کر۔ جسقدر کھیتیاں مردہ ہو گئی تھیں وہ سب سر سبز ہو گئیں مخلوق خدا کو از سر نو زندگی حاصل ہوئی۔ فقط

ظفر احوال عالم کا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے ۔ کہ کیا کیا رنگ اب یاں ہیں وہ کیا کیا پیشتر یاں تھے

جواب۔ سرمایۂ سعادتمندی جیتے رہو۔ نامۂ مسرت افزا پہنچا۔ عجبی ہوئی اس دیار میں بھی ایسی بارش ہوئی کہ ہفتہ میں ایک وقت بھی آفتاب نے منھ سے نقاب ابر نہ اُٹھایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کثرت بارش سے قصبۂ ہذا و نیز چند دیہات کی زراعت بالکل غرقاب ہو گئی۔ اکثر مکانات مسمار ہو گئے اِلّا شکر ہے کہ جان کا زیاں نہ ہوا ہفتہ کے بعد بارش موقوف ہوئی ورنہ بجائے رحمت زحمت ہو جاتی۔ فقط

سوال۔ مکرم و معظم بندہ جناب چچا صاحب۔ ایام سرما سر پر پہونچے ہنوز پارچۂ سرمائی مرحمت نہوئے منگل کے روز دوپہر کو یکایک ابر سا ہو کر اندھیرا ہو گیا اور اس بلا کی آندھی آئی کہ الٰہی توبہ اُسوقت کی تاریکی میں رات دن کی تمیز نہ ہو سکتی تھی جب خاک و خاشاک آسمان پر چڑھکر اندھیرا گھپ ہو گیا فوراً بارش ہونے لگی تین گھنٹہ تک خوب پانی برسا اس بموقعہ طوفان آندھی و بارش سے غلہ و چارہ کا بہت نقصان ہوا۔ فقط

جواب۔ سراپا تمیز برخوردار عبدالعزیز۔ خط تمھارا پہونچکر منکشف کیفیت کا ہوا پارچۂ سرمائی معرفت شیخ نگاہی بھیجتا ہوں از روے فہرست مرسولہ وصول کر کے رسید بھیجو۔ تم حتی الامکان صاف و نفیس پوشاک پہننے کی عادت رکھو۔ بودار و میلے کپڑے کے پہننے سے محفوظ رہو کیونکہ اس سے طبیعت مکدر ہو جاتی ہے دماغ پریشان ہوتا ہے قسم قسم کی بیماریاں عود کرتی ہیں صاف و سفید کپڑے پہننے سے عقل کو تیزی ذہن کو رسائی طبیعت کو تندرستی ہوتی ہے مزاج میں نفاست آجاتی ہے طبیعت اعتدال کے ساتھ رہتی ہے یکایک بیماری دامنگیر صحت ہونے نہیں پاتی علاوہ اس کے خوش لباس آدمی مخلوق کی نگاہ میں معزز سمجھا جاتا ہے

سوال - اُمیدگاہ برادران جناب بھائی محمد عنایت علی خاں صاحب دام ظلہٗ - پندرہ ربیع الاول کو اس دیار میں خوب بارش ہوئی یقین ہے کہ جس کھیت سے اٹھارہ من غلہ پیدا ہونیکی اُمید کی جاتی تھی - اب وہاں سے اکیس بائیس من غلہ برآمد ہوگا - غلہ کا نرخ بھی بارہ سیر سے ساڑھے چودہ سیر تک ہوگیا ہے اگر باہر سے کوئی خریداری نہ آپڑی تو فصل کے درو ہونے تک یقیناً بیس سیر ہو جائیگا چونکہ آپ کو تشریف لے گئے ایک سال سے زیادہ ہوا اُمید کہ تین چار مہینے کی رخصت لیکر آئیے اور ایک جوڑی کڑے اور ہنسلی طلائی اور کچھہ پارچہ سرمائی برخوردار الطاف علیخاں کیواسطے ضرور لائیے فقط

جواب - عزیز از جان برادر حسن علی خاں خط تمھارا آیا حال مندرجہ اُسکا معلوم ہوا تم لوگ بچوں کو زیور پہنانے کے بڑے شائق ہو اور اُس کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کرتے ہو کہ زیور اُن کو زیادہ تر خوبصورت بنا دیتا ہے سنو آدمی کی خوبصورتی اُسکی صفائی پوشاک جسم سے سمجھی جاتی ہے کہ جس کے پہننے سے عقل وفہم کی روز بروز تیزی ہو تندرستی بھی حاصل رہے نہ کہ زیور پہنانا پوشاک غلیظ رکھنا اُسکو تو کوئی عقلمند پسند نہ کرے گا بلکہ بڑی کم فہمی ہے جو بچوں کو زیور پہنا کر اُن کی جان گنواتے ہیں ہم کئی بار یہ سُن چکے ہیں کہ فلاں شہر میں ایک طفل زیور کی بدولت ہلاک ہوا یا فلاں جگہ فلاں کا لڑکا مع زیور گم ہوگیا مگر پھر بھی اپنی اولاد کے دشمن خواب خرگوش سے بیدار ہوکر زیور پہنانے سے باز نہیں آتے ان کی عقل پر ایسا پردہ غفلت کا پڑا ہوا ہے کہ باوجود سننے ایسے واقعوں کے بھی ہوشیار نہیں ہوتے چونکہ اولاد کی جان بچانے کا نہایت ہوشیاری سے بندوبست کرنا واجب ہے لہٰذا ہم کوئی چیز از قسم زیور نہیں لاویں گے ہاں پارچہ ہر قسم کا لاویں گے انشاء اللہ اگلے مہینے میں رخصت لیکر ضرور آئیں گے - فقط

سوال - قبلۂ عالم دام ظلہٗ - دس روز تک اس دیار میں وہ بارش ہوئی

کہ قدیم قدیم لوگ چالیس برس سے ادھر ایسی بارش کا ہونا بیان نہیں کرتے جمعہ کے روز یہ حال ہوا کہ چوطرفہ مکانوں کے گرنے کی آوازیں دھڑا دھڑ چلی آرہی تھیں ہر شخص مضطر و پریشان خدا کی طرف لو لگائے تھا اس بارش سے بہت سے تالاب ٹوٹ گئے ہزاروں مکان گر گئے آب برد ہو گئے جدھر دیکھیے اُدھر پانی پانی ہے جس سے سنو خانہ بربادی کی کہانی ہے چنانچہ میری حویلی کی دیوار مغرب رویہ بھی گر گئی اطلاعاً گزارش ہے۔ فقط

جواب۔ سعادت مند بخت بلند زاد اللہ قدرہ۔ تمھارے خط کے آنے سے ہمارے دلکی فکر دور ہوئی۔ وہاں تو خدا کے فضل و کرم سے خوب ہی بارش ہوئی مگر یہاں تو امسال بارش کا خاتمہ سا معلوم ہو رہا ہے مطلع بالکل صاف رہتا ہے رات کو کسی قدر سردی ہو جاتی ہے تبدیل موسم کی وجہ سے آب و ہوا میں بہت فتور پایا جاتا ہے شہر میں بخار کا دور دورہ رہتا ہے دیہات میں کہیں کہیں ہیضہ خاں صاحب کا سکہ چل رہا ہے ہسپتال مالامال ہے ہمکو بھی ایسا بخار آیا تھا کہ خدا کی پناہ دردسر وہ تھا کہ الہی توبہ مگر اب بفضلہ صحت ہے بذریعہ منی آرڈر دو سو روپیہ بھیجتا ہوں ڈاکخانہ کلانور سے وصول کر کے رسید بھیجو۔ فقط

سوال۔ فرزند اقبالمند خوش رہو۔ شیخ سبحان کے گھر میں کہیں مٹی کا تیل رکھا ہوا تھا کل شام کو اُن کے دو بچوں نے کھیلتے کھیلتے اُس میں دیا سلائی کی ایک تیلی ڈالدی بس تیلی کا قریب پہونچنا تھا کہ قیامت برپا ہو گئی تمام تیل دفعتہً بھبھوکا ہو کر آسمان کو چڑھ گیا ایک بچہ پانچ برس کا تو وہیں جلکر مردہ ہی نکلا دوسرا دو گھنٹہ تک تڑپ کر مر گیا یہ نامراد مٹی کا تیل بڑا سخت ہیبت ناک ثابت ہوا ہے تم قطعاً اس کا استعمال ترک کرو کیونکہ بال بچوں والے گھر میں ہرگز اسے رکھنا نہ چاہیے۔ امسال فصل ربیع کیسی ہے اطلاع دو۔ فقط

جواب ۔ قبلۂ گاہی ۔ حسب الارشاد آپ کے مٹی کے تیل کا استعمال موقوف کر دیا اس نواح میں ہنوز فضل الٰہی ہے فصل ربیع کا درو شروع ہو گیا ہے حالت فصل کی خاطر خواہ ہے لیکن غلہ گندم کا نرخ باوجود آمد کثیر غلّہ جدید کے وہی ڈھاک کے تین پات جب پوچھو وہی بیس کے بیس سیر انگریزی عملداری میں تقرری نرخ میں تو گویا غلہ فروش کامل الاختیار سمجھے گئے ہیں جسطرح چاہیں نرخ مقرر کریں اور مختار ہیں کہ دن میں چار چار مرتبے نرخ کو بدلیں کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ لالہ صاحب اس اندھیر کی وجہ کیا ہے ۔ فقط

سوال ۔ حضرت ولی نعمی جناب خالو صاحب مدظلہ سعدی خاں صاحب نے اپنے لڑکے کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی اور رسم بھاجی و دعوت برادری اس دریا دلی و فراخ حوصلگی سے انصرام کو پہونچائی کہ تمام قصبہ میں اسکی دھوم مچگئی جلسۂ دعوتی محافل رقص و سرود کئی دن تک برابر رہا سامان آرائش و زیبائش اس حسن و خوبی سے سرانجام کیا گیا تھا کہ سب کی تصریح کو ایک علحدہ دفتر چاہیئے الغرض اس عظمت و شان سے شادی کی کہ تمام لوگ ان کی فیاضی پر عش عش کر رہے ہیں حقیقت میں اُنھوں نے اپنی برادری میں یہ کام سب سے بڑھکر کیا ۔ فقط

جواب ۔ برخوردار سعادت آثار ۔ سعدی خان صاحب کو اس شادی میمنت آبادی کی ہماری طرف سے مبارکبادی پہونچا دینا ۔ ان دنوں یہاں سخت گرمی پڑتی ہے آسمان سے آگ برستی ہے ہوا تند چلتی ہے نار جہنم سے شعلہ ہائے آتشیں لاتی ہے غرضکہ ایسی تکلیف ہے کہ زندگی بچیا ہے جو جیتے ہیں نہ خس کی ٹٹی سے آرام نہ پنکھے سے سرد ہوا آتی ہے نہ برف سے تسکین ہوتی ہے بلکہ اس سے تو قلب پر اور بھی حدت پہنچتی ہے اگر چند روز گرمی کا یہی حال رہا تو جینا محال ہو گا ۔ خدا جانے چرند اور پرند کا کیا حال ہو گا ۔ فقط

سوال - بھائی صاحب مزبی بندہ - تاریخ شادی برادرم امراؤ علی خاں ستائیس ماہ حال قرار پائی ہے اس شادی میں ہم لوگوں کا ارادہ بھاجی دینے کا ہے اگر بھاجی نہ دیگئی تو کئی آدمیوں کا نام اپنی برادری میں ہم سے بڑھ جائے گا جب اُنہوں نے اپنے لڑکوں کی شادی میں تمام برادری کو بھاجی دی اور دو سو روپیہ کی آتش بازی چھڑائی اور چار چار رنڈیوں کا ناچ کرایا تو ہم اُن سے کیسے کم رہیں اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو لوگ ہم کو کم ہمت و بے حوصلہ و کنجوس خیال کریں گے برادری میں ناک کٹ جائے گی خاندان کا نام بدنام ہو جائے گا آپ کا ارشاد ہو تو دو ہزار روپیہ قرض لیکر شادی مذکور میں صرف کیا جائے - فقط

جواب - قوت بازو میرے - خط تمھارا پہونچا اُس کے مضمون ناپسند نے ہمکو ناراض کیا - ای عقل کے دشمنو اس وقت تو قرض لیکر برادری کی بھاجی دیکر آتشبازی چھڑاکر رنڈی نچاکر نام پیدا کرلو گے مگر جب ساہوکار جی نے نالش کر کے قرقی جاری کرائی اور دروازہ پر حاضری کا سمن چسپاں ہوا اور عدالت سے اصل و سود خرچہ کی ڈگری ہوکے گھر بار کی قرقی و نیلامی کا ڈبل حکم آگیا تو وہ ناموری اور اُسوقت کا حمق کیا ساتھہ دے گا بڑی جہالت کی بات ہے کہ لوگ اپنی حیثیتوں و حالتوں کو تو دیکھتے نہیں اندھا دُھند ہمچشموں کی تقلید اور خوف و شرم سے اتنے مصارف بیجا کے متحمل ہوکے بحر افلاس میں ڈوبتے جاتے ہیں پس مبلغ پانچسو روپیہ بھیجتا ہوں ڈاک خانہ سے وصول کرکے اور پُرانے خیالوں کو چھوڑکے اپنی حیثیت کے موافق کام کرو کوئی امر خلاف شرع نہ ہونے پاوے ناچ تماشے کا کوئی شخص رنگ نہ جماوے بہرکیف بموجب شرع شادی ہو نہ کہ خانہ بربادی - فقط

سوال - نور نظر محمد اکبر - ہمنے اپنے کارندے کی نسبت بہت کچھ شکایت تغلب و تصرف کی سُنی ہے مگر ہمکو کار متعلقہ سے اس قدر فرصت نہیں کہ علاقہ پر پہنچکر اُسکے کام کی تنقیح

کریں اب تم ایک مہینے سے علاقہ پر مقیم ہو یقین ہے کہ اس عرصہ میں حسن انتظامی بدانتظامی سے پورے طور پر تم کو واقفیت ہو گئی ہوگی لازم کہ کیفیت مفصل سے اطلاع دو فقط

جواب۔ جناب خالو صاحب پشت و پناہ میرے ۔ درحقیقت ایک مہینے سے فدوی آپ کے علاقے پر مقیم ہے لیکن یہاں کے مداخل و مخارج پر سردست اس لئے بحث نہیں کرسکتا کہ مجھے اس کی حقیقت معلوم نہیں جب تک پوری پوری کیفیت معلوم نہ ہو تو پچھلے انتظام کے حسن و قبح کا اندازہ کیسے کرسکتا ہوں ہاں البتہ حال کے انتظام پر بحث کرسکتا ہوں اور یہ کہہ سکتا ہوں کہ واقعی بمقابلہ آمدنی کے اسقدر خرچ ہونا بالکل فضول ہے اور بجز بربادی صورت آبادی نظر نہیں آتی ۔ فقط

سوال ۔ برادر عزیز سراپا تمیز۔ امسال ارادہ ہمارا حج کرنے کا ہے اور علاقہ کا کام کسی عزیز کے سپرد کر دینے میں اس وجہ سے ہم کو تامل ہے کہ وہ اپنا ہت جان کر بیخوف وخطر خوب اُڑائے گا کھائے گا اور کہے گا میرا کیا کریں گے اور مجھ سے کیا لیویں گے فرض کرو کہ اگر اُس سے حساب و کتاب طلب کیا جائے تو تمام خلقت اپنے ہی کو بُرا کہیگی کہ واہ اپنوں نے خوب سلوک کیا سو بلحاظ ان قباحتوں کے کسی غیر شخص معتبر کو کہ جس میں علم و حلم و بے طمعی و صلاحیت و خلق و دانائی و رسائی و ایمانداری و وفاداری ہو کار کارندہ گری تفویض کرنا چاہتا ہوں اگر کوئی آدمی ان صفتوں کے ساتھ وہاں پایا جاوے تو تیس روپیہ ماہوار علاوہ خوراک و سواری مقرر کر کے اس طرف روانہ کرو اور تم بھی رخصت لیکر آؤ ۔ فقط

جواب ۔ بھائی صاحب فیاض زمان دام فیضہٗ ۔ عین انتظار میں نامہ والانے بندہ کو سرفراز فرمایا حقیقت میں اس قسم کے کاموں میں کسی عزیز و رشتہ دار کو پورا پورا دخل دینا قطع نظر اور قباحتوں کے ایسا زبون ہے کہ جیسا آستین میں سانپ کا پالنا اور اپنے حق میں ببول کا کانٹا بونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ حسب منشاء والا ایسا شخص کہ جو ہمہ صفت

موصوف ہو گا تجویز کر کے ہمراہ لے کے عنقریب خدمت شریف میں حاضر ہوتا ہوں فقط

سوال۔ جناب عالی۔ فدوی بحصول رخصت دوماہ علاقہ پر آیا آپ کے کارندہ کی جرأت بہت بڑھی ہوئی پائی یعنی اپنے فائدہ کے اُٹھانیکی غرض سے رعایا کو از حد ستاتا ہے اور ظلم کھلا دونوں ہاتھ سے لوٹتا ہے ای حضرت یہ امر بالکل خلافِ مصلحت علاقہ داری ہے غیر منتظم مداخل و مخارج کی وجہ سے اکثر ریاستیں برباد ہو گئی ہیں میں یقین سمجھتا ہوں کہ اُس کے ظلم کی خبر آپ تک نہیں پہنچی ورنہ اُس کے بندوبست کی نسبت ضرور آپ خیال فرماتے واجب جان کے عرض کیا۔ فقط۔

جواب۔ سرمایۂ سعادت۔ خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا فی الحقیقت اس کارندے کی حرکتوں نے ہمارے دل میں نہایت درد پیدا کیا ہے ہم اس سے از حد ناراض ہیں مگر پرورش فرمائی سے بعید سمجھکر ایک قلم موقوف کرنا اُس کا اسوجہ سے مناسب نہیں جانتے کہ وہ روٹی سے بالکل جاتا رہیگا کیونکہ نوکری کے موقوف ہونے سے صرف موقوف شدہ ہی کو صدمہ نہیں پہنچتا ہے بلکہ اُس کے ناکردہ گناہ بال بچوں کو بھی تکلیف ہو جاتی ہے حالانکہ کئی بار عفو کو سزا پر ترجیح دیگئی پھر بھی وہ راہ نیک نیتی کی نہیں چلتا ہے ایسی صورتمیں اگر علیحدہ نہ کیا جائے گا تو رعایا کو خوشی اور ہمکو فارغ البالی کیونکر ہو گی لہٰذا اُسکو موقوف کر کے تم کو نگارش ہوتا ہے کہ تم کوئی ایسا شخص تجویز کر کے ہمکو اطلاع دو کہ جو نہایت ایمانداری سے کارِ مفوضہ اپنی کو انجام دے اور حُسنِ سلوک سے زر مالگذاری رعایا سے وصول کرتا رہے۔ فقط

جواب۔ قبلۂ بندہ جناب چچا صاحب۔ نامۂ فیض شمامہ صادر ہوا کارندہ کے موقوف ہونے سے تمام رعایا آپکے علاقہ کی دل و جان سے شکر گذار ہوئی چچا نبی بخش خانصاحب مرحوم نے آپکی ریاست میں ایسی اعلیٰ درجہ کی کارندہ گری کی کہ ذرا ذرا سے لڑکے اُن کی نیکیوں کے ابتک گیت گا رہے ہیں واقعی اُن کی حیات تک اس علاقہ کی رعایا بڑی خوش قسمت تھی اُس زمانہ میں جبکہ بنارس کے مقدمہ کا آپکو شوق بڑھا ہوا تھا اُنکی واسطے نہایت ناز کی وقت تھا لاکن

اُنھوں نے اِس مشکل میں علاقہ کا ایسی کامیابی سے انتظام کیا کہ ایک پیسہ قرض نہ ہونے دیا
بلکہ بہت طرح کی اصلاحیں کیں کہ جس سے مالگذاری کے وصول کرنے کے طریقہ میں ترقی
ہوئی اگر وہ اس وقت تک زندہ رہتے تو بہت کچھ اپنے تجربہ و خیر خواہی سے
آپ کو نفع پہونچاتے لیکن جناب باری کی مرضی اور طرح ہوئی اب خدا کے
فضل سے برادر عبداللہ خاں لکھ پڑھکر فارغ ہوا اسباق و سباق میں بہت ہوشیار ہے
اگر خدمت کارندہ گری اُس کے سپرد کی جاوے تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے والد صاحب
مرحوم کے قدم بقدم رہے گا اور حتی الوسع اُن کے خیال کی پیروی کرے گا۔ فقط

جواب ۔ قوت دل و جگر مدعمرہ ۔ حقیقت میں برادر نبی بخش خاں نے اپنے کار منصبی
کو اس عمدگی سے ادا کیا کہ علاوہ خوشحالی رعایا کے مالگذاری میں بہت بڑی ترقی ہوئی
اُن کی زندگی تک قرب و جوار کی ریاستوں میں ہماری ریاست کے حسن انتظام
کی تعریف ہوتی تھی علاقہ غیر کی رعایا آکر آباد ہوتی تھی یہ سب بہبودی اُن کی دانائی سے
متعلق تھی مگر قادر مطلق نے اُن کو ایسے وقت میں مجھ سے جدا کر لیا جو اکثر امور میں اُنکی
مدد کی حاجت پڑی اُن کے نہ ہونے سے میری آنکھوں کے نیچے اندھیرا ہوگیا خیر مرضی
مولیٰ اسی طرح تھی اور برخوردار عبداللہ خاں کی نسبت جو تم نے تحریر کیا ہے اگرچہ اُس کے جوان
سال ہونیکی وجہ سے اس کا تقرر کارندہ گری پر کسی قدر قابل تامل تھا لیکن با اینہمہ ہم خیال
کرتے ہیں کہ وہ ازراہ سعادتمندی منصفانہ جمعبندی سے ہمکو اور ہماری رعایا کو خوش رکھیگا فقط

سوال عزیز از جان برادر عبداللہ خاں بعافیت رہو ۔ بعد دعائے ترقی مراتب خلاصہ مطلب
یہ ہے کہ جناب چچا علی بخش خاں دام اقبالہ نے بددیانتی کی علت میں اپنے کارندہ
کو موقوف کرکے بجائے اُس کے تم کو تعینات فرمایا ہے ۔ تم جلد یہاں
آکر جمع و خرچ کا انتظام بہت اچھا کرو رعیت سے حق و انصاف
کے موافق مالگذاری و حق زمینداری لو میں نہایت شوق و انتظار سے

تمھارے انتظام کا حال دریافت کرتا رہوں گا ایسا نہ ہو کہ تم جناب ممدوح کی اُمید کے خلاف کوئی کام کرو - اور اُن کو اپنی اُمید میں تمھاری طرف سے کسی طرح کی مایوسی ہو مجھے ہمیشہ تمھاری طرف تعلق خاطر رہے گا تم انصاف و حق رسانی کے باب میں ایسے شہرۂ آفاق بنو کہ جی ہمارا خوش ہو جائے - فقط

جواب - پشت و پناہ برادران - نہایت درجہ مہربانی آپ نے فرمائی جو خدمت کارندگی کی بندہ کو دلائی فدوی کو اپنے حال پر آپ کی ذاتی توجہ بخوبی معلوم ہو چکی ہے تا زیست اُسے نہ بھولے گا یہ عنایت فرمائی - مربیانہ محبت آمیز مناسبات کی علامت ہی اس اس آپکی شفقت نے اسقدر اثر کیا ہے کہ جس کا شکریہ ہر وقت تہ دل سے ادا ہوتا ہی جو نصیحت آپنے ارقام فرمائی ہے اُسے نہایت صاف باطنی سے قبول کر کے آپکو یقین دلاتا ہوں کہ ۱۲ ماہ اپریل کو خدمت فیضدرجت میں حاضر ہونگا - فقط

سوال - جناب خالو صاحب فیض بخش دام افضالہٗ - آپ نے جو یہ ارقام فرمایا ہے کہ تم کو ہمارے علاقہ کی کارندہ گری منظور رہے یا نہیں اُس میں فدوی کی یہ التماس ہے کہ حتی الامکان انسان اپنے کار متعلقہ میں ایسی کوشش کرے کہ جس کا انجام اچھا رہے کیونکہ جو شخص دیکھتا ہے انجام کو دیکھتا ہے اگر کوئی کام بگڑ جاوے گو اتفاق ہی سے بگڑ گیا ہو تو اُس میں یہ خیال کیا جاوے کہ اس میں سعی و کوشش نہیں کی گئی ہے اور اگر کام بنجائے تو کہا جائے کہ اُس میں بڑی محنت و جانفشانی ہوئی ہے پس گویا کوششوں و محنتوں کا شاہد انجام ہی ٹھہرا اور علاقہ داری میں بیسیوں طرح کے جھگڑے ہوتے ہیں بعض میں کامیابی اور بعض میں ناکامیابی ہوتی ہے اس غرض سے عرض یہ ہے کہ ہر کام میں بدل و جان سعی بلیغ کروں گا لیکن یہ قباحت درمیان سے نکالدی جاوے کہ جسکام کا انجام اچھا ہو اُس میں سمجھیں کہ محنت کی گئی اور جسکا انجام اچھا نہو اُس میں بندہ نالائق تصور کیا جاوے - فقط

جواب - نور دیدہ میرے - یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کام میں محنت و کوشش کیجاوے

انجام اُس کا بُرا رہے اور جس میں محنت و کوشش نہ کیجاوے اُس کا انجام اچھا رہے ہاں جو کام بے سمجھے بوجھے کم توجہی سے کیا جائیگا۔ نیتجہ اُس کا خراب ہوگا اور جو انجام دینے سے پہلے اسباب کامیابی کے سوچکر توجہ کامل سے کیا جائے گا۔ نیتجہ اُس کا بہتر ہوگا اب ہم کار کارندہ گری منظور کرنا یا نہ کرنا تمھارے منشار پر چھوڑ کر اس خط کے جواب کے منتظر ہیں۔ فقط

سوال۔ برخوردار لیاقت آثار۔ ہم نے صرف الطاف مربیانہ سے محبوبخاں کو اپنے علاقہ پر تعینات کیا تھا لیکن اُس نے ہماری ریاست کو خراب اور ہمارے عزیزوں میں فتور پیدا کر دیا۔ حالانکہ اس حیرت انگیز خبر نے اسبات پر ہمکو آمادہ کیا کہ ہم اسکو اپنے علاقہ سے علحدہ کر دیں مگر بلا دریافت کامل موقوف کرنا مناسب نہیں سمجھا اب تم رخصت لیکر گئے ہو امر واقعی سے اطلاع دو۔ فقط

جواب۔ ای قبلۂ عالم۔ آپ کی شکایت محبوب خاں کی نسبت بجا و درست ہے مگر مگر جہاں تک قیاس کیا جاتا ہے وہ محض بے قصور ہیں۔ اُن کو حق و ناحق کی تمیز کہاں اُن میں ایسی روبہ بازی و رنگ سازی کجا۔ وہ بیچارے سیدھے سادھے مسلمان جن کا یہ ایمان کہ (جو نیت امام کی وہی نیت میری) اے حضرت یہ سب شرارت وزیر خاں کمبخت کی ہے جو جو فتورات امورات خانگی میں ہو رہے ہیں اُسی کا طفیل ہے وہ آپ کے عزیزوں میں اس خیال سے اتفاق نہیں چاہتا کہ اگر ان سب میں اتفاق ہو گیا تو پھر مجھے کون پوچھے گا اور یہ مزے کہ روپیہ میں چار آنہ و سفید کپڑا و پیٹ کو روٹی کہاں نصیب ہو گی کیفیت یہ ہے جو عرض کی۔ فقط

سوال۔ برخوردار ستودہ صفات ہم تمھارے خط کے انتظار میں عرصہ سے ہمہ تن چشم ہیں

لیکن معلوم نہیں کہ تم ایسے کس کام میں مصروف ہو جو خط لکھنے کی بھی تمکو فرصت نہیں ہے لازم کہ اپنی خیریت و نیز ریاست حیدرآباد کی کیفیت سے مفصل اطلاع دو۔ فقط

جواب۔ جناب پھوپھا صاحب قبلۂ فیض رسان دام اقبالہ۔ مفخر نامہ پہونچا عزت بخشی وجہ دیر رسی عرائض کی یہ ہے کہ یہ خاکسار بذریعۂ کار سرکار بمبئی گیا تھا۔ آج واپس آیا ہے فی زماننا اعلیٰ حضرت اقدس ہمایوں محبوب علی شاہ والئی حیدرآباد دام اقبالہ' و دولتہ کے عہدۂ سلطنت میں تمامی رعایا ممالک دکن بہت آسائش و آرام سے بسر اوقات کر رہی ہے ظلم و ستم کی جڑ اُکھڑ گئی انصاف کا دریا موجزن ہے مذہبی تعصب کی آگ جو قدیم سے بھڑک رہی تھی سرد ہو گئی چند روز میں نوشیروان عادل کو لوگ بھولجائیں گے اللہ تعالیٰ ایسے بادشاہ دادگستر کو ترقی روز افزوں عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے ظل عاطفت میں رکھے۔ آمین یارب العالمین۔ فقط

سوال۔ قبلہ و کعبۂ دوجہاں دام ظلکم۔ آداب نیاز کے بعد عرض پرداز ہے کہ اُدھر آپ تشریف لے گئے ادھر تیسرے دن شبکو پشت دیوار کچہری میں نقب لگا کے چور کودے اور دیا سلائی روشن کر کے مال و متاع دیکھنے لگے اُس پہرہ کے سپاہی نے بھی روشنی اندر کی دیکھ لی روشنی کے دیکھتے ہی عقل کا چراغ گل ہو گیا سمجھا کہ اس مکان میں آسیب کا دخل ہے اور سپاہیوں کو جگایا سب کی عقل پر پتھر پڑ گئے کہنے لگے اجی آسیب کیسا ایک شہابہ کا شہابہ اُتر آیا۔ ایک بولا ارے میاں تم سب بیوقوف ہو نہ یہ آسیب ہے نہ شہابہ دو تحصیلدار اسی کچہری میں پہلے مر چکے ہیں اُنہیں دونوں کی روحیں اجلاس کر رہی ہیں اس میں بولنا نہ چاہیئے چپکے ہو رہو پھر چوروں نے جو دیکھا کہ بیوقوفوں کا بازار گرم ہے اطمینان سے قفل توڑے

اور اپنا کام کیا مال و اسباب اور جتنا روپیہ امانت میں رکھا ہوا تھا نکالکر چنپت ہوئے صبح کو جب قانونگو صاحب کچہری میں گئے تو سپاہیوں نے کہا کہ صاحب رات کو تو کچہری میں بڑے بڑے اجلاس ہوے اور خوب خوب اظہار پڑھے گئے اور قفل ٹکڑ ٹکڑے ہوگئے قانونگو صاحب بولے بھائیو کیسا اجلاس کیسی کچہری تم کہاں ہو کیا دیکھتے ہو ذرا ہوش میں آؤ کیا کہہ رہے ہو سب ایک زبان ہو کر کہنے لگے کہ ہم ہوش میں ہیں رات کا ماجرا ہے اسی کچہری کا ذکر ہے دونوں تحصیلدار متوفی کی روحیں آئی تہیں بڑی دیر تک اجلاس کیا قانون گو صاحب نے کچہری کو کھول کر دیکھا تو عجب گل کھلا ہے صندوق جدا ٹوٹے پڑے ہیں اسباب کا پتہ نہیں۔ روپیہ جدا غائب ہے دیوار میں نقب موجود ہے اسیوقت اُنہوں نے صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کو اطلاع دی فوراً صاحب ممدوح مع صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہنچے بعد معائنہ موقع صاحب مجسٹریٹ بہادر نے فدوی سے یہ فرمایا کہ تم تحصیلدار صاحب کو ابھی اطلاع دو اور لکھو کہ جلد آویں اطلاعاً گزارش ہے۔ فقط

جواب۔ نور نظرم۔ خط تمہارا پہونچکر منکشف کیفیت کا ہوا چوروں کی خوش نصیبی اور نگہبانوں کی بدبختی کے سوا اور کیا کہا جائے۔ میری طرف سے بحضور خداوند نعمت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر عرض کر دینا کہ تاریخ ۲۔ اگست کو حاضر ہوں گا۔ فقط

سوال۔ جناب چچی صاحبہ۔ تسلیم۔ برادر حسن علی خاں کی زبانی معلوم ہوا کہ بدون خرچ آپ کو سخت تکلیف ہے لہذا مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ معرفت برادر احمد علیخاں آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں قبول فرمائیے۔ فقط

جواب۔ برخوردار بلند اقبال حمیدہ خصال۔ آج تک ہم نے کسی عزیز کو اپنی ہمدردی کرتے نہیں دیکھا سب اپنی اپنی روٹی پر دال رکھ لیتے ہیں لیکن اُس خجستہ خصال ستودہ خیال نے اس کال میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ بھیجکر ہماری آبرو رکھ لی ننھے ننھے بچوں کی

جان بچالی میں ایسے لائق بھتیجے کی نت نت بلائیں لوں صدقے ہو جاؤں جو عین وقت مصیبت میں کامل ہمدردی ہمارے ساتھ ظاہر کی اے سرمایۂ زندگی میں تمہرداری مرد کا کام کمانے کا ہے اور اُس کمائی کو خوش سلیقگی و کفایت شعاری وعمدہ اُصول پر صرف کرنا و انتظام خانہ داری بوجہ احسن رکھنا عورت کا کام ہے اِلّا میں خالی ہاتھ کیا کر سکتی ہوں کیونکہ تمھارے چچا کبھی ایک کوڑی خرچ کو نہیں دیتے مطلق گھر کی خبر نہیں لیتے اُن کی بے خبری سے جیسی ہم پر تکلیف گذر رہی ہے دل ہمارا خوب جانتا ہے یہاں تو ہم مجبور ہیں مگر ؎

قیامت ہوگی جب خورشید نیزہ پر کھڑا ہوگا	زمیں تانبے کی ہوگی آسماں فولاد کا ہوگا

اُس روز ہمارا ہاتھ اور تمھارے چچا کا دامن ہوگا۔ فقط۔

سوال۔ قبلۂ حاجات مدظلہٗ۔ دو مہینے سے مسماۃ نیک قدم کنیزک کے سر پر آسیب سوار ہے جب کوئی سیانا و عامل جن بھوت کا اُتارنے والا اُس کے سامنے آتا ہے تو جو کچھ افسون و عزیمت ہندی عربی کسی زبان کی ادہر عزیمت خوان پڑھنا شروع کرتا ہے اُدھر برابر وہ آسیب اُسی کلام کو ایسا فرفر پڑھتا ہے کہ عزیمت خوان سے چار قدم آگے چلتا ہے اگر وہاں پر کوئی عامل باعمل ہو تو فلیتہ وغیرہ لکھوا کر بھیجئے۔ فقط

جواب۔ سعادت آگین برخوردار نظام الدین۔ یہاں تو کوئی جن بھوت کا اُتارنیوالا عامل نہیں ہے ہاں اجمیر شریف میں ایک بزرگ سنے جاتے ہیں بشرط خیریت محرم الحرام کی تعطیل میں اجمیر شریف جا کے اُن سے تعویذ و فلیتہ لکھوا کر بھیجوں گا۔ فقط

سوال۔ حضرت ولی نعمت جناب چچا صاحب۔ سلامت۔ جمعہ کے روز مسماۃ بدھیا زوجۂ منگلی نے سم الفار چوہوں کے دفع کرنیکو کوٹ کر تھوڑے آٹے میں ملا کر چھپا رکھنا منظور تھا رکھا باقی اس نے ایک برتن میں بلا تمیز اس بات کے کہ کس چیز کا برتن ہے انگیٹھا ڈال دیا اتفاق سے وہ ظرف نمک کا تھا شام کو اُس عورت نے کھچڑی پکائی اور وہ

نمک سم الفار ملا ہوا اُس میں ڈالا بعد تیار ہونیکے میاں بی بی دونوں نے کھائی کھاتے ہی بیہوش ہو گئے ہلاکت کے قریب پہونچگئے ہرچند اُن کو آواز دیگئی مگر کوئی ہوش میں ہو تو بولے لیکن اُن کی زندگی کا لگاؤ ہنوز باقی تھا اتفاق سے اُسوقت ڈاکٹر صاحب میرے ملنے کو چلے آئے اُنہوں نے تے کرانی شروع کی چونکہ سم الفار مقدار میں کم تھا اس سببسے موت کے پنجے سے نکلکر دوسرے دن اچھے ہو گئے۔ فقط

جواب - برخوردار بخت بیدار - احتیاط اعلیٰ درجہ کی خصلت ہے جس سے بڑی بڑی مصیبتوں سے محتاط نجات پاتا ہے اور نادان بے احتیاطی کی وجہ سے طرح طرح کی آفتیں اُٹھاتا ہے منگلی کی عورت نے اپنی بے احتیاطی سے ایکدفعہ اپنا گھر پھونکدیا تھا - دوسری مرتبہ اپنے کپڑے جلالئے تھے مگر پھر بھی احتیاط نہیں کرتی اس سے معلوم ہوا کہ گو وہ آدمی کی صورت ہی پر جانور کی سیرت رکھتی ہے ؎

اینکہ می بینی خلاف آدم اند	نیستند آدم غلاف آدم اند

پس اُس کے پیدائشی بُرے افعال خضر کی عمدہ تعلیم سے بھی درست نہیں ہو سکتے۔ فقط

سوال - اے میرے عزیزان دنوں ایک نصیحت نامہ مکہ معظمہ سے آیا ہے اُسکی نقل مطابق اصل تمھارے پاس بھیجکر نگارش ہوتا ہے کہ اب روز محشر سر پر آ پہونچا اپنے گناہوں سے توبہ کر کے بہشت ملنے کی فکر کر لو یہاں ہر مسلمان پنج وقتی نماز پڑھتا ہے ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح ہے الٰہی خیر کا وظیفہ ہے۔ فقط

جواب - اجی بھائی صاحب میں تو اس وصیت نامہ کا قائل نہیں کیونکہ بجز اللہ کے کسی کو معلوم ہی نہیں کہ قیامت کب آئیگی جسروز ملک الموت ہمارے پاس آئے گا اور ہمکو اس عالم فانی سے عالم جاودانی میں لیجائیگا وہ ہی دن قیامت کبریٰ نظر آئے گا۔ فقط

تیسری فصل میں سوال و جواب برابر والوں کے

سوال - اے صاحب نامہربان - واہ سبحان اللہ آپ وعدہ کے بہت سچے ہیں اجی صاحب طلبی قوم بقایا کی نسبت لگاتار کئی خط آپ کی خدمتمیں بھیجے لیکن آپ کو میرے لکھنے کا کچھ خیال نہ ہوا رقم کا دینا تو ایک طرف جواب تک بھی ندارد پس یہ اطلاع اخیر آپ کو دیجاتی ہے یا تو مبلغ دوسو روپیہ بھجید یجئے ورنہ ناچاری کو بیغیرتی سے پیش آنا ہوگا - فقط

جواب - معدن لطف و کرم - میں اس بات کا مشکور ہوں کہ آپ نے سرکار میں روپیہ داخل کر کے میرے بیٹے کو بزمرۂ سوران نوکر کرایا جس سے میری دلی خواہش پوری ہوئی میں یقین کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے صادق دوستوں و خیرخواہوں میں سمجھیں گے و نیز میں اُن میں شمار کیا جاؤں کہ جو آپ کی خدمت گرمجوشی سے ادا کرتے ہیں میں بہر نوع آپ کی اطاعت گزاری کو موجود ہوں مگر دو مہینے سی عارضہ تپ و پیچش میں مبتلا تھا اس وجہ سے مرسولی مبلغان و تحریر جوابات میں مجبور رہا اب مبلغ دوسو روپیہ ارسال خدمت ہیں ڈاکخانہ سے وصول فرماکر رسید بھیجئے - فقط

سوال - ای صاحب بد باطن کسی شخص کی نسبت کہ جسوقت وہ موجود نہ ہو ایسے الفاظ کہے جاویں کہ اُس کو رنج یا ضرر پہونچے یہ ایک کمینہ پن کی علامت ہے اور جو کوئی کسی کی غیبت کرے یا پیٹھ پیچھے کسی کو بُرا کہے عین بیوقوفی کی دلالت ہے جب کسی نیک طینت کو کسی سے کسیطرح کی شکایت ہوتی ہے تو وہ اُس کے مُنھ پر کہدیتا ہے ظاہر میں دوستی کرنا باطن میں کینہ رکھنا نیک نہاد لوگوں کی شان سے بعید ہے آیندہ کو حرکت ناپسندیدہ سے باز آیئے اور کلمات لایعنی سے اپنی زبان کو روکیے کیونکہ بہت شخص اس بلا میں گرفتار ہو کر خراب ہو گئے ہیں - فقط

جواب - محب دلنواز - آپ کا خط پہونچا حال معلوم ہوا بڑے افسوس کی بات ہو کہ کسی چغلخور بد طینت کی لغو باتوں کو سُنکر بلا تحقیق اس امر کے کہ آیا وہ سچ ہی یا جھوٹ

یکایک ناراض ہو جانا اور جو دل میں آیا وہ قلم سے نکالنا اناپ شناپ لکھدینا دانائی سے بعید ہے بیشک جس سے عیب چینی یا غیبت کرنیکی حرکت سرزد ہو اُس کی صحبت کو دنیا میں کوئی شخص پسند نہیں کرتا بلکہ تحقیر کی نظر سے اُسکو دیکھتے ہیں مگر یہ تو فرمایئے کہ میں نے کس سے کس کی غیبت کی کہ جو آپ نے اس بے قصور کی نسبت ناملائم الفاظوں سے خامہ فرسائی فرمائی خیر اس کا تو اب آپکی روح نا سمجھ کو پہنچاکر متکلف ہوں کہ آپ یہاں تشریف لایئے یا اس خیر طلب کو طلب کیجیے تاکہ نسخۂ صفائی سے مرض کدورت دفع کر کے چغلخور کا مُنھ کالا کیا جائے۔ فقط

سوال۔ سنو صاحب۔ میں آپکی طرح قاصر الہمت ہرزہ سرا کوچہ گرد کم لیاقت دریدہ دہن کوتاہ گردن نہیں ہوں اچھے لوگوں کا میں خاک پا ہوں اُن کے سامنے مجھے کیا آتا ہے مگر ہاں آپ جیسوں کا اُستاد ہوں معلوم ہوتا ہے کہ شامت اعمال نے آپ کا پیچھا کیا ہے جو الفاظ نامناسب میری شان میں لکھ بھیجے ہیں اب میں نامۂ نیاز کو تمام کرتے ہوئے آپ کے کان اچھی طرح سے کھولے دیتا ہوں کہ غیر تسلیم باتوں کی نوک جھونک سے مجھے معاف رکھیئے کیونکہ میں اُس کے جوابات کی تحریر میں اپنی لیاقت کو بٹہ لگانا نہیں چاہتا اگر آیندہ کو کوئی بیہودہ کلمہ بروے خامہ لایئے گا واللہ منھ کی کھایئے گا فقط

جواب۔ مجمع مکارم اخلاق زاد اخلاقہٗ۔ گو بادی النظر میں آپ کے خط کے وصول ہونے سے میں نہایت خوش ہوا لیکن اُس کے مضمون حیرت مشحون کو پڑھکر سخت گھبرایا بھلا میری کیا مجال جو گستاخانہ اور بے ادبانہ ذرا بھی قیل وقال کروں الا دریافت سے یہ تمام شرارت نجف علی خاں کی معلوم ہوئی کیا خوب لکھے کوئی جواب دہی میرے ذمہ خدا آپ کو خوش رکھے جو دھوکے میں آکر مجھ بیگناہ کو بُرا بھلا لکھا بخدا میرا ہرگز منشاء نہیں ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں یہ جان نثار دل وجان سے آپ کا تابع وفرمانبردار ہے اُمید کہ جواب سے کامیاب کیا جائے زیادہ والسلام۔ فقط

سوال - اجی شیخ صاحب - آپ نے جو ایک شخص کے روبرو میری نسبت یہ کلمات ادا کئے کہ وہ امراض صعب میں گرفتار ہے حسد میں بسر کرتا ہے دوسروں کی ثروت دیکھکر آپ ہی آپ جلا مرتا ہے مشیخت کی مروڑ میں اکڑا رہتا ہے غیبت کا منصوبہ دغابازی کا خیال رکھتا ہے عبادت الٰہی سے گھبراتا ہے اجی صاحب میں سراپا عیب دار سراسر گنہگار زمانہ بھر کا مکار ہوں اور علانیہ کہتا ہوں کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہیں لیکن یہ فرمائیے کہ آپ قاضی ہیں یا مفتی جو میری بُرائی لوگوں کے سامنے بیان کرتے رہتے ہیں بھلا وہ میرا کیا کر سکتے ہیں - فقط

جواب - اجی خان صاحب - یہ لکھنا آپ کا کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہیں - لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہ - استغفراللہ - یا اللہ توبہ ارے بھئی یہ کس واسطے کوئی مخل خارج اپنے آپ کیوں آدمیت سے خارج ہوتے ہو اگر آپ کو نشہ کا شوق عیاشی کا ذوق راستبازوں سے نفرت بدمعاشوں سے رغبت ہے تو مبارک ہو ہمکو کیا جیسا کروگے ویسا پاؤ گے جو کوئی کہتا ہے آپ کے بھلے کے واسطے کہتا ہے یہاں جو چاہو سو کر لو کہہ لو مگر اس کا مزا بروز جزا اُٹھاؤ گے قادر مطلق کو کیا مُنھ دکھاؤ گے یوں تو گناہ سے کوئی بچا نہیں لیکن دیدہ و دانستہ لوگوں کے دکھلانے کے واسطے ایسی حرکت کرنا اس سے کیا فائدہ یہ دنیا جائے سرور نہیں موت کا آنا کچھ دور نہیں چند روزہ زندگی پارونق پر مغرور ہونا عقل سے بعید ہے انسان وہ ہے کہ جو خوش اخلاق و منکسر مزاج ہو نہ کہ آپ جیسا زیادہ والسلام - فقط

سوال - شفیق بندہ - آپ کے بھائی مراد خاں کی مفسدہ پردازی و جھگڑا سازی سے ہم ہمسایوں کا ناک میں دم آرہا ہے یہ صرف آپ کا ملاحظہ ہے جو درگذر کیا جاتا ہے ورنہ کیا پدّا اور کیا پدّے کا شوربا اب آپ براہ مہربانی بذریعۂ تحریر اُن کو ایسی فہمائش کر دیجئے کہ آیندہ کو اپنی حرکات ناز یبا سے باز آویں - فقط

جواب - مشفق میرے - خط آپ کا پہونچکر کاشف حال ہوا جو لوگ مسمیٰ مراد کی سُبک وضعی

کی شکایت مجھ سے کرتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں اُس سے مجھکو کچھ تعلق اور واسطہ نہیں وہ اپنے فعل کا خود مختار ہے اور اپنے اعمال کا آپ ہی جوابدہ ذمہ دار ہے۔ زیادہ والسّلام۔ فقط

سوال۔ واہ جناب مرزا صاحب۔ شعر۔ ایک عالم کو آزما دیکھا ۔ اپنے مطلب کا آشنا دیکھا۔ برخوردار عبدالستار کو بغرض دستیابی روزگار آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ مگر آپ نے اُلٹے پاؤں اُس کو واپس کیا کہ جس سے علاوہ ملالت مجھکو خجالت ہوئی اب وہ زمانہ آگیا کہ اگر کسی سے نیکی کی اُمید رکھتے ہیں برعکس اُس کا ظہور ہوتا ہے۔ جس سے بھلائی کی توقع کرتے ہیں اُس سے بدسلوکی نمایاں ہوتی ہے۔ جس سے ہم کو اپنے حسنِ ظن پہ نفریں کرنا پڑتا ہے اور جس کسی کو اس زمانۂ ناہنجار میں فارغ البال وعہدۂ معزز پر دیکھتے ہیں اُسی کو آپے سے باہر پاتے ہیں حالانکہ آسودگی ہمیشہ کسی کو نہیں رہتی روزگار ازبس ناپائدار ہے اُس کے عز وافتخار پر نازاں ہونا بیکار ہے

عجب ناداں ہیں وہ جنکو ہے عجب تاج سلطانی	فلک بال ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی

فراغت میں تو ہر کوئی کہتا ہے کہ میں تمہارا دوست ہوں لیکن دوست وہی ہے کہ جو تکلیف کے وقت کام آوے۔ فقط

جواب۔ جناب میر صاحب مجموعۂ خوبہائے بیکراں سلامت۔ نوازش نامہ پہنچا چوم کر او پر سر کے رکھا بیشک آدمی کا حال ہمیشہ یکساں نہیں رہتا نوکری محض بے اصل ہے دوسرے کی زبان پر اُسکی جڑ ہے اُس کی موقوفی کو مطلق دیر نہیں ہوتی روزگار پیشہ ہر چند کوشش کرے مگر ایک حیثیت سے نہیں رہتا جسقدر کمال اسی قدر زوال ہے پھر اس ناچیز بے ثبات پر فخر سمجھنا و ہستی سے باہر ہو جانا بڑی اوچھی و بے سمجھی کی بات ہے واللہ مجھکو عہدۂ حاصلہ کا ذرا غرور نہیں آپکی اطاعت گزاری سے کسیطرح دور نہیں خفا نہ ہو جیئے اطمینان رکھیئے انشاءاللہ تعالیٰ دو مہینے کے بعد

برخوردار عبدالستار کو اسی ضلع میں برسر روزگار دیکھ لیجئے گا زیادہ بجز شوق ملاقات کیا لکھوں۔ فقط

سوال ۔ محب قدیم جناب منشی محمد عنایت علی خان صاحب تسلیم ۔ مولوی سید عبدالرب صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ محافظ دفتر عدالت ضلع نلگنڈہ مقرر ہو گئے اگرچہ آپ کا انگریزی نوکری سے مستعفی ہونا و نیز حیدرآباد دکن چلا جانا موجب رنج و افسوس ہوا تھا الا اس روزگار کے ہونے سے کمال خوشی ہوئی خدا ایسا جلد روزگار سب کو نصیب کرے حقیقت میں آپ ایسے خلیق آدمی ہیں کہ اپنی لیاقت سے ہر کہ ومہ کو اپنا ثناخواں بنا رکھا ہے اس لئے ہر ایک آپ کے روزگار ہونے سے خوش ہو کر ترقی کی دعا دل سے کر رہا ہے غرہ ربیع الثانی کو یہاں ایسی بارش ہوئی کہ جس کے صدمے سے کئی پرانے مکان مسمار ہو گئے علاوہ اس کے برف اسقدر پڑی کہ فصل بالکل تلف ہو گئے بیچارے کسان سر پر ہاتھ رکھ کے رو رہے ہیں ۔ فقط

جواب ۔ ای صاحب سُنیئے ۔ میں کئی بار ہوشیار و عقلمند تصور کیا گیا اور کئی بار احمق بیوقوف سمجھا گیا جب میں عہدۂ سب انسپکٹری سے دست بردار ہو کر ضلع جونپور میں پیشکار رہوا تھا تو سب آدمی مجھکو یہی کہتے تھے کہ بڑا لائق ہوشیار ہے جو جاتے ہی نوکر ہو گیا جب اس خدمت سے میں علیحدہ ہوا تو وہی میرے سراہنے والے میری مذمت کرتے تھے کہ پیشکار تو ہو گیا تھا ۔ لیکن انجام دینے کی لیاقت نہ رکھتا تھا سب گھر والے باہر والے لعنت ملامت کرتے تھے میں سب کی باتیں سنتا تھا اب خدا کے فضل و کرم سے پھر برسر روزگار ہو گیا تو وہی مذمت کرنے والے میری صفت و ثنا کرنے کو پھر تیار ہو گئے سچ ہے روزگار پیشہ اپنی تمام عمر میں کئی مرتبہ بیوقوف و کئی بار عقلمند ہوتا ہے میری طرف سے سبکو سلام کہدیجئے خط ہمیشہ بھیجئے ۔ فقط

سوال ۔ کرمفرمائے بندہ ۔ مسمی اسمند خاں اسٹیٹ بابوپور میں ۹ر روپیہ ماہوار کا نوکر ہو گیا تھا مزے سے گذرتی تھی ۔ جب دن بُرے آئے تو باغوائے دشمنان بدسرشت سائیسوں سے لڑ بھڑ اگاڑی پچھاڑی حالت نہ سوچ روزگار چھوڑ الیا تیز قدم گھر آیا کہ گویا سب طرح کی

آسودگی وفراخی ہے گھر پر آتے ہی قرضخواہ اُسکی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایسا مضمہ لیا اور ایسی گرفتی دی کہ سب چوکڑی بھول گیا زندگی سے تنگ آگیا چونکہ وہ ایسی فضیحتوں کا خوگیر نہ تھا چند ہی روز میں فربہی جاتی رہی لاغر ہوگیا اگر دانا ہوتا تو قرضداری کا نکتہ یاد رکھتا آخرکار تہیدستی نے ایسا کاوا دیا کہ وہ بیچارہ عیالدار تلاش معاش میں ہر طرف ٹاپتا پھرا مگر کہیں ٹھکانا نہ لگا میں بنظر نواب اُسکی تمنا کی باگڈور بامید کامیابی اس خط کے ذریعہ سے آپ کو تھماتا ہوں براہ کرم میگزین میں نوکر کرادیجئے کیونکہ اب تروکی روزگار کی اُسکو ٹھوکر لگ چکی ہے غالبًا چستی وچالاکی کے ساتھ تا زیست آپ کا نفل بردار رہیگا سچ ہے کھانیکا لطف فاقہ سے ملتا ہے اور صحت کی قدر بیماری سے ہوتی ہے دو تھان ململ بھیجتا ہوں قبول فرمائیے۔ فقط

جواب ۔ میرے محسن شیخ محمد حسن ۔ خط آپ کا آیا میں نے اسکو حرزجان بنایا انسان وہی ہوشیار وسمجھدار ہے جو اپنے نیک وبد سے خبردار ہے بعد کلفت ومصیبت کے راحت و مسرت نصیب ہو تو پریشانی گذشتہ کو بھول نجائے پارسال کا ذکر ہے کہ مسمی سمندخاں بتلاش روزگار رختہ وخراب پھرتا تھا خدا کرکے اسٹیٹ بابوپور میں تعلق اُس کا ہوگیا تھا چند ہی روز میں اس تکلیف کو ایسا بھولا کہ لگا لگایا روزگار چھوڑ دیا ع بریں عقل و دانش بباید گریست یہ حرکت خلاف مصلحت نامبردہ سے واقع ہوئی دوراندیشی کو راہ نہ دیا نتیجہ اسکا بجز زیرباری وشرمساری اور کیا ہوا اخیر بپاس خاطر آپ کے سات روپیہ ماہوار کا نوکر کرادیا۔ فقط

سوال ۔ کارساز بیچارگاں زاد شفقتہ ۔ مسمی فیض طلب خاں سکنہ حمیدپور مفلسی سے نہایت تنگ آکے اُفتاں وخیزاں بدحواس میرے پاس آیا اور میرے پیرونپر اپنا ٹپکا دے ٹپکا چونکہ آپ غریب پرور شفا نواز حاتم ہمت والا منزلت ہیں اور آپکی ذات سے فیض عام ہے حاجتمندوں کی اُمید برلانا آپ ہی کا کام ہے جب ہی تو حاجت روا آپکا نام ہی گو نصیب کی نارسائی سے کسی کی عقدہ کشائی نہو یہ امر دوسرا ہی لہذا بنظر اتحاد قدیمانہ ونوازش کریمانہ بذریعہ

نامۂ ہذا نامبردہ کو آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں براہ کرم پرورش فرما کے عنداللہ ماجور و عند الناس مشکور ہو جیئے سچ ہے امارت کی دھوم غربا کی کاربراری سے ہوتی ہے اسمقام پر آپ کو سکھلانا گویا آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے۔ فقط

جواب ۔ معدن مروت و الطاف دام لطفہ۔ الحمدللہ کہ فلک کجرفتار سیدھا ہو کر برسرساز ہوا جو بعد مدت میں آپ کے خط سے سرفراز ہوا جو الفاظ آپنے میری شان میں ارقام فرمائے ہیں بھلا میں اس لائق کہاں ہوں ہاں آپ البتہ حضور والا قدرداں ادنیٰ و اعلیٰ ہیں۔ فی الحقیقت حاجت روائی نیک کام ہے جوانمردوں کا اسی میں نام ہے میں دروغ گو نہیں خوشامد میری خو نہیں خدا علیم ہے یہ نیازمند آپ کا خیرخواہ صمیم ہی مسمی فیض طلب خاں بالفعل درجۂ اول کا کانسٹبل مقرر ہو گیا ہے عندالموقع ہیڈ کانسٹبل کرادیا جائیگا زیادہ زیادہ والسلام

سوال ۔ مظہر عنایت بیکراں دام خلقہٗ۔ زبانی محمد کمال آپکا حال سُنکر موجب ملال ہوا خدا پر نظر رکھیئے اُس کے فضل کے نزدیک یہ کیا معاملہ ہی ع چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند بہرحال انسان کو استقلال ضرور ہے جو حادثہ پیش آوے اُس میں ثابت قدم رہیئے آپ اللہ کے فضل و کرم سے بہت فہمیدہ و سنجیدہ ہیں ہرگز تشویش نہ کیجیئے ہوتا وہی ہی جو مرضی خدا ہے خدا آپ کا نگہبان دوست شاد دشمن پشیمان رہے مولوی عبدالعلی صاحب خورجوی مختار عدالت میرے عنایت فرما ہیں اُن کی تحریر منشیانہ و تقریر مدبرانہ کسقدر مطلب خیز ہے سبحان اللہ. قانوندانی میں لاثانی حکاموں میں قدر دانی میں نے آج اُن کے نام خط لکھ بھیجا ہے آپ اپنے مقدمہ میں اُن کا مختارنامہ داخل عدالت کیجئے۔ فقط

جواب ۔ مہربان محبت نشان زاد محبتہٗ ۔ آپ کا خط آیا میرے دل کا رنج مٹایا چنانچہ حسب الایما آپ کے یہ نیازمند مولوی عبدالعلی صاحب مختار عدالت سے ملا نہایت مہربانی و محبت سے پیش آئے اور اپنے مختارنامہ کے ساتھ جوابدعوی عدالت میں گذرانا مدعی نے بذریعہ سمن تین گواہ طلب کرائے تھے منجملہ اُن کے ملا رحمت اللہ بھی گواہ تھے چونکہ ملا مذکور نے کبھی کچہری نہیں دیکھی تھی سخت

گھبرائے لوگوں سے دریافت کیا کہ بھائیو حاکم کے روبرو کس طرح بات چیت کرنی چاہیے جس سے پوچھا اُس نے یہی کہا کہ حاکم کے روبرو نہایت نرم وشیریں گفتگو کرنی چاہیئے تو مُلّا مسطور نے اپنے جی میں سوچا کہ ریشم روئی مخمل سے زیادہ نرم اور لڈو پیڑا برفی سے زیادہ شیریں کوئی چیز نہیں ہے اتنے میں مقدمہ پیش ہو گیا پہلے پہل مُلّا جی ہی پکارے گئے مُلّا اپنا نام سن گھبرا کے اِدھر اُدھر دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ یا اللہ آج میں کہاں آ پھنسا جوں جوں چپراسی عدالت مُلّا کو پکارتا تھا مُلّا دو گنے چوگنے دوڑتے تھے اور ایسے دوڑے کہ حلقہ تمام کچہری کا باندھ لیا بڑی مشکل سے چپراسی انکو پکڑ کے حاکم کے روبرو لے گیا۔ حاکم نے پوچھا کہ تمھارا اور تمھارے باپ کا کیا نام ہے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میرا نام ریشم روئی مخمل باپ کا نام اون دُنبہ پنبہ سنبھل پھر دریافت کیا کہ تمھاری ذات اور پیشہ کیا ہے جواب دیا کہ میری ذات لڈو پیڑا برفی اور پیشہ میرا مصری شہد کلاں قند پھر یہ سوال کیا کہ تمھاری عمر کتنی ہے اور مکان تمھارا کہاں ہے عرض کیا کہ حضور عمر میری گڑ شکر ہے مکان ہی میرا پونڈا پھر پوچھا کہ تم اس مقدمہ میں کیا جانتے ہو جواب دیا کہ صاحب مجھے جو معلوم تھا عرض کر دیا اور میں کچھ نہیں جانتا مُلّا رحمت اللہ کے اظہار پر حاکم پرگنہ و نیز عمال وغیرہ اس قدر ہنسے کہ پیٹوں میں بل پڑ پڑ گئے حاکم نے مقدمہ کو محض جھوٹا سمجھکر خارج کر دیا۔ فقط

سوال۔ مصدر عنایت بے پایاں۔ اس نیرنگی بوقلموں نے کیا کیا رنگ دکھایا اور اس کمبخت فلک کجرفتار نے مونس وغمخوار سے چھڑایا ؎

ہمنشیں سب اُٹھ گئے اور بزم میں ہلچل پڑی	ای خلل انداز گردوں اب تو تجھکو کل پڑی

یعنی اسوقت یار وفادار صوبہ دار خان صاحب تحصیلدار نے اپنی تبدیلی کی خبر سنائی کہ جسکے بیان سے جی سنتا ہی کلیجہ مُنھ کو آتا ہے خواب وخور نہیں بھاتا ہی رونا چلا آتا ہی مکان کاٹے کھاتا ہی قلم کا اشک جاری ہے کاغذ کو بیقراری ہے ؎ جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہو ٭ یہ داغ وہ ہی کہ دشمن کو بھی نصیب نہو بہلی صفر کو اُن کا سفر ہے آپ آیئے اُن سے ملجایئے۔ فقط

جواب تلطف فرمائے مخلصان۔ صوبہ دار خانصاحب کے تبادلہ کی خبر سنتے ہی ماتم پرسوں کی

سی میری صورت ہو گئی شب و روز آہیں سرد کلیجہ میں درد عجب حالت پُر از ملالت ہی کہ جسکا حد و حساب نہیں اگر زندگی ہے تو پرسوں تک حاضر ہوتا ہوں زیادہ والسّلام فقط

سوال۔ منبع محاسن اشفاق۔ میں آپکی عنایت کا تہ دل سے شکر گزار اور سچی وفاداری کا قائل ہوں میں نے آپ کو ایک امر خاص و رفاہ عام میں تکلیف دی تھی آپ نے اُس کو قبول فرمایا تھا۔ اگرچہ آپ کو ہمت بندھانے و جرأت دلانیکی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آپ محتاج نصیحت کے نہیں خود پختہ مزاج ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ دوسرے ایک امر خاص و رفاہ عام میں مشورہ دیکر داخل ثواب ہوں بشرطیکہ خاطر وقاد کو گرانبار نہو و نیز میں آپ کے ملنے کا مشتاق ہوں۔ فقط

جواب۔ خانصاحب سراپا اشفاق زاد اشفاقہٗ۔ جب آپ باین وجاہت و لیاقت و امارت و جلالت مجھ جیسے ناچیز سے مشفقانہ گفتگو و بے تکلفانہ خط و کتابت جاری رکھتے ہیں اور براہ ہمدردی مور رفاہ عام میں توجہ و لا کے میری دلی آرزو برلاتے ہیں تو اس نیازمند کو آپکے تعمیل ارشاد میں کہ جسمیں فلاحیت بندگان خدا و ثواب عقبیٰ متصور ہو کسی طرح سے عذر نہیں بلکہ عین اپنے بخت کی بلندی سمجھکر اس آپ کی عنایت کا شکریہ تہ دل سے ادا کرکے ملتمس ہوں کہ کاروبار لائقہ سے بلا تامل یاد و شاد فرماتے رہیئے کیونکہ میں آپکی طرح کسی شخص کو ہمدرد و حامی اپنا دنیا میں نہیں پاتا اس لئے نہایت خوشی سے آپکے فرمانیکی تعمیل کرونگا اور یہ جو آپنے ارقام فرمایا ہے کہ میں آپ سے ملنے کا نہایت مشتاق ہوں خدا کی قسم یہ تو آپنے میرے جی لگتی بات کہی نیک صلاح کا کیا پوچھنا بسم اللہ تشریف لایئے بندہ کو ممنون و مشکور فرمایئے فقط

سوال۔ میرے معزز دوست۔ ان دنوں آپ کا مزاج کیسا ہے اُمید ہی کہ آپ تندرست ہونگے چونکہ میری طبیعت کا میلان آپ سے زیادہ تر ہے جب طبیعت گھبراتی ہے تو آپ ہی کی یاد زیادہ تر آتی ہے میرا جی آپ کی محبت سے خوش ہے لہذا متکلف ہوں کہ دو ہفتہ کے واسطے ضرور یہاں تشریف لایئے۔ فقط

جواب۔ مخزن اخلاق زاد الطافہٗ۔ میں آپ کے خط آنے سے بہت ممنون و مشکور

ہوا کہ آپ نے میرے ساتھ سلسلۂ محبت و ارتباط دلی ابتک قائم رکھا ورنہ دنیا کے باشندے عموماً ایسے کج اخلاق ہوتے ہیں کہ جہاں اُنکو ثروت ہوئی آسودگی آئی منصب بڑھا رتبہ زیادہ ہوا دوستان قدیم سے کنارہ کیا مگر خدا آپ کو سلامت رکھے اور اس سے بھی اعلیٰ درجہ کے رتبہ پر پہونچادے کہ باوصف حاصل ہونے ایسے عہدۂ معزز کے آپنے مجکو یاد فرمایا اگر منظور خدا ہے تو بعد محرم الحرام لاکلام میں آپ کے پاس آؤں گا۔ فقط

سوال ۔ سراپا لطف و احسان جناب خان صاحب ۔ اسوقت معلوم ہوا کہ آپ کے دشمن بروقت چڑھنے کسی پہاڑ کے پتھر پر سے گر گئے بایئں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اس خبر کے سننے سے ازحد رنج ہوا شافی مطلق آپ کو شفائے کامل عطا فرمائے چونکہ آپ نے اپنی عادات و حسن اخلاق سے تمام خاص و عام میں ایسی ہی ہر دلعزیزی پیدا کی ہے اس لئے لوگ آپکی صحت کی دعا خدا سے مانگ رہے ہیں اور جواب نامۂ ہذا کے نہایت منتظر ہیں ۔ فقط

جواب ۔ یار غمگسار ۔ میں آپ کے خط سے اسقدر خوش ہوا کہ شرح اُس کی حد بیان سے خارج ہے اللہ تعالیٰ یوماً فیوماً بصحت جسمی آپ کی عمر و اقبال میں ترقی فرمائے کیفیت یہ ہے کہ گلکنڈہ کے پہاڑ پر حضرت لطیف شاہ صاحب قادری کا مزار ہے جمعرات گذشتہ کو چند اشخاص بغرض زیارت پہاڑ پر گئے میں بھی گیا یکایک شیر دکھلائی دیا شیر کے دیکھتے ہی کیسی منت کہاں کی نیاز اپنا ہی کام تمام ہوتا دیکھ جان لیکر ایسے بدحواس بھاگے کہ پتھروں پر سے گر گر زخمی ہوئے کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی کسی کا ہاتھ ٹوٹ گیا کسی کی پسلی پر ضرب پہنچی کسی کا گھٹنا اُتر گیا کوئی آنکھ پر ہاتھ رکھے آہ آہ کر رہا تھا ۔ کوئی بیچارہ خون میں بھرا ہوا سر پکڑے ہوئے تھا کوئی کمر سہلا رہا تھا ۔ اُسوقت ایک عجب شور تھا ۔ اُسی حالت میں میرے بایئں ہاتھ میں بھی سخت چوٹ آئی مگر شکر ہی کہ جان بچگئی آپ میرے جملہ احباب کو یہ خط سنا دیجئے اور میرا سلام فرما دیجئے زیادہ والسلام ۔ فقط

سوال ۔ اجی دبیر بے نظیر میاں محمد منیر ۔ میں نے آپکے خط کو دیکھا ماشاء اللہ آپ نے خوب لیاقت حاصل کی ہے کہ دھوتی فرستادم لیٹا رسید علاوہ برین کہیں فارسی ٹھونسدی کہیں اُردو کہیں

۱۳
پنجاب

پنجابی لکھ ماری میاں واللہ تمھاری تحریر نے تو مجھے ہنسا مارا ہرچند بخیال اس کے کہ شاید آپ کو میرا لکھنا برا معلوم ہو کچھ نہ لکھوں مگر دل کمبخت بوجہ فرط محبت لکھنے پر مستعد ہی ہو گیا اہاہاہا کیا آپ کے دل میں بھی یہ جوش اُٹھا کہ آؤ ہم بھی طرز تحریر میں رنگین عبارت اختیار کریں مگر اتنا تو نہ سمجھے کہ حلوا خوردن را روے باید ای صاحب پہلے وہ لیاقت حاصل کر لیجئے پھر فارسی میں خط لکھئے کیوں ناحق فارسی کا ستیاناس کر کے لوگوں کو ہنساتے ہو اور شہرت بدنامی بذریعہ خود لیتے ہو. فقط

جواب ۔ تلطف فرمائے نیازمندان ۔ محبت نامہ پہونچا جو کچھ آپ نے لکھا بجا لکھا اب انشاءاللہ تحصیل علم فارسی میں پوری کوشش کروں گا ۔ تازہ حال سنئے کہ جوالا پرشاد برہمن نے ایک عورت لاوارث کو کہ جس کے پاس دو تین سو روپیہ کا زیور تھا بطمع زیور، اپنے گھر میں رکھکر کھانے پکانیکا اختیار اُسی کے ہاتھ میں دیدیا تھا اب اس کا خاوند بھی آپہونچا اُس نے اپنی جورو کو پہچان لیا اور ذات کفش دوز بیان کی اب برہمن مذکور نہ ادہر کا رہا نہ اُدہر کا گھر کا گھر بیدین ہو گیا کسی دانا نے سچ کہا ہے ؎ دل چاہے دلدار کو تن چاہے آرام ❊ ڈبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام ❊

سوال ۔ توجہ فرمائے برحال مخلصان ۔ تسلیم ۔ اب تک بندہ کا نام مجلس قانون کے اراکین میں شریک ہے مگر میں بہت افسوس کرتا ہوں کہ ایک روز کے جلسہ کے سوا پھر کبھی باوجود آپ کا مکان متصل ہونے کے کچھ ایسی قلت فرصت در پیش آ گئی کہ اتفاق حاضر ہونیکا نہوا مجھے نہایت خجلت اس بات کی ہے کہ دوسرے اراکین و منتظم صاحب کیا فرماتے ہونگے یہاں ہجوم کار ذاتی سے ایک لمحہ کی بھی فرصت نہیں کن کو چاہیئے کہ ہر وقت شریک مجلس رہے نہ کہ ایسا پس اس صورت میں بندہ بخوشی تمام اس کام سے علحدہ ہوا چاہتا ہے آپ براہ مہربانی یہ ہی استعفاء میرا تصور فرما کے جمعہ کو جلسۂ عام میں پیش کر دیجئے اور جواب باصواب سے سرفراز فرمایئے ۔ المرقوم ۳ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ فقط

جواب ۔ مہربان بندہ ۔ مزاج شریف ۔ آپ کا مراسلہ تیسری ربیع الاول کا لکھا ہوا ملا ۔ جلسۂ عام میں پیش کیا چونکہ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے لائق و نامی مقنن ہیں اور آپ کی شرکت

سے مجلس قانونی کو بہت بڑی امداد کی اُمید تھی آپ کے استعفاء نے ہم سب کے دلوں کو دردناک کردیا خصوصاً ایسے وقت میں کہ عمدہ نتائج نہایت قریب زمانہ میں ظاہر ہونیوالے تھے چنانچہ تمام اہل مجلس آپ کے استعفاء کی نسبت اپنا ملال ظاہر کرتے ہیں اور افسوس کے ساتھ آپ کے استعفاء کی منظوری کی خبر آپ تک پہونچاتے ہیں نویں ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹ھ فقط

سوال - رفیقم - السلام علیکم - جو کوئی ادھر سے آتا ہے اُسکی زبانی یہ سننے میں آتا ہی کہ عموماً وہاں کے باشندے اپنی عمر سیہ کاریوں میں ضائع کرتے ہیں تاڑی و شراب خواری میں دن رات مصروف رہتے ہیں جوان تو جوان جن کے مُنھ میں دانت نہیں پیٹ میں آنت نہیں دو قدم چلنے سے سانس اُکھڑتی ہے سینے میں دم رُکتا ہی پچکے ہوے گال عمر میں نوے سال چہرہ پر سفید داڑھی وہ بھی ہر روز تاڑی پیتے ہیں ریش سفید کو داغ لگاتے ہیں ان حیرت انگیز باتوں کے سُننے سے نہایت تعجب ہوا مگر افسوس بجز خط معمولی کے کبھی آپ نے حقیقت وہاں کی ارقام نفرمائی براہ کرم کیفیت مفصل وہاں کی لکھئے زیادہ والسلام - فقط

جواب شفیقم - وعلیکم السلام - یہاں کے حالات خدا کی پناہ میں اپنی بیتی سُناتا ہوں ذرا سینے کہ جیسے شہر رمضان المبارک شروع ہوا ہی بندہ درگاہ شام دبگاہ دل بہلانیکی خاطر کسی جانب تفریحاً جایا کرتا ہی - اتفاقاً جمعہ کے روز چار بجے شام کو سر چوک گیا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ چند اشخاص سفید پوش دین فراموش آپس میں بشاش قہقہے اُڑاتے چلے آتے ہیں کسی کا پان سے مُنھ لال ہے کسی کا برف نوشی سے چہرہ بحال ہے غرضکہ کل احوال عرض کرنیمیں طول ہوتا ہی میں گھبرایا کلیجہ مُنھ کو آیا کہ یا الٰہی یہ سحر عید ہی یا شام ماہ رمضان ہی یہ گروہ ہندو ہی یا مسلمان ہی آخر کار نہ رہا گیا آگے بڑھکر پوچھا کیوں صاحبو آپ لوگوں کو روزے معاف ہیں (جواب ملاحظہ ہو) کہ کس ڈھٹائی و دیدہ کی صفائی سے فرماتے ہیں جی ہاں آپ ہی کو بہشت مبارک رہے ہم دوزخ میں جلیں گے فکر و تلاش سے دولت و روزہ و نماز سے بہشت نہیں ملتی ہے جو مقدر میں ہی وہ ہر صورت سے ہونا ہی ع ابتو آرام سے گذرتی ہے ؛ عاقبت کی خبر خدا جانے ؛

میں اُن کی یہ باتیں سُنکر نہایت شرمندہ ہوا فی الواقع مجھکو اُن سے کیا واسطہ تھا القصہ یہاں کے باشندوں نے ایسا سر اُٹھا رکھا ہی کہ خوف خدا مطلق نہیں دماغ آسمان پر رہے زمین پر قدم رکھنا دشوار ہے ہرایک اپنی خودی کے نشہ میں سرشار ہی یہ خبر ہی نہیں کہ ہماری اصل ایک قطرۂ ناپاک ہی یہ جسم سراسر خاک ہی انجام کار یہی ہونا ہی دنیا مزرعۂ آخرت ہی یہاں تخم عمل بونا ہی ؎ درپیش سفر اور مسافر یہ ہیں غافل آرام سے ہیں رخت سفر کھول کے بیٹھے

سوال۔ میرے شفیق دلی کو میرا سلام پہنچے۔ ایک مہینے سے خط آپکا نہیں آیا اس لئے دل بیتاب ہے اُمید کہ جواب سے کامیاب فرمایئے اور ہمیشہ اپنی کیفیت لکھتے رہیئے یہاں اکثر مسلمان ناقص العادات نامہذب حرکات و سکنات اپنی خام خیالی سے طریقۂ نیچری میں تہذیب و شایستگی و ترقی رزق سمجھکر نیچر بنگئے ہیں ان کی عادت و روزمرہ کی گفتگو ذرا سنیئے کہ جہاں اس قسم کے چار آدمی دوست و ہمدم ایک جگہ جمع ہوکے بیٹھتے ہیں جبتک اُن میں گپ شپ اُڑتی رہی یا کسی کی شکایت و غیبت کا چرچا رہا اُسوقت تک اس مجمع میں خیر رہی جہاں ایک کے مُنھ سے خلاف منشاء دوسرے کے کوئی بات نکلی تو وہ اُسکو کاٹ دینے اور رد کرنیکو اُسی وقت مستعد ہوجاتا ہے فوراً غیظ و غضب اپنا اثر اُن کے دلوں میں پیدا کردیتا ہے پھر تو اُس نے اُسکی طرف دیکھا اُس نے اُسکی طرف گھورا اُس نے اُسکو للکارا اُس نے اسکو پھٹکارا آنکھیں بدلتے ہی آستینیں چڑھ گئیں دھول دھپہ شروع ہوکر نیچے اوپر ہوگئے کسی کی پتلون پھٹی کسیکی جاکٹ چری جب اُن کے احباب حاضرین نے اس تماشے کو دیکھ لیا تب بیچ بچاؤ کرادیا واہ بھئی واہ خوب ہوا جانے دو سچ ہے انہیں لوگوں نے ہندوستان کی شایستگی و تہذیب کو بٹہ لگایا ہے و نیم وحشی کا خطاب پایا ہے۔ فقط

جواب۔ میرے سچے دوست۔ محبت نامہ پہونچا بدریافت آپ کی خیر و عافیت کے میرے دل کو تسلی ہوئی اللہ تعالیٰ بایں یاد فرمائی ہمیشہ آپ کو تندرست رکھے بیوقوف لوگوں کا یہ قیاس کہ نیچری طریقہ اختیار کرنے میں تہذیب و شایستگی و رزق میں ترقی ہے اور مذہب کی

پابندی اُس کی حارج ہے یہ بالکل غلط ہے کیا معنی مذہب کی پابندی ہرگز ہرگز مانع ترقی نہیں کیا جاکٹ، پتلون پہنے اور چھری کانٹے سے میز پر کھانا کھائے بغیر تہذیب نہیں آتی حلال و حرام کی تمیز ندارد پھر بیہودہ گوئی کی یہ جرأت کہ معاذ اللہ دیکھو اسلام کا وہ عمدہ اصول ہے اور اُس میں تہذیب و اخلاق و شائستگی عادات کوٹ کوٹ کر ایسی بھری ہے کہ مقلدین کو ہرگز خطرۂ لغزش نہیں جو لوگ اپنے مذہب اسلام کے پابند ہیں بلاشک وہ اوّل درجے کے مہذب و مدبر و دانا و خلیق و حلیم ہیں اور جو صاحب اپنے مذہب سے منحرف ہو گئے ہیں گو اسوقت اپنی شامت اعمال سے دین اسلام پر حرف گیری و چبا چبا کر باتیں بنا رہے ہیں انشاء اللہ کیفیت اسکی بعد مرگ جو ایک دن پیش آنی ہے معلوم ہو جائیگی اُسوقت بجز حسرت و افسوس کے کچھ چارہ نہو گا - فقط

سوال - محب بیریا - اس علاقہ میں ابتک بڑے زور و شور سے قحط پڑا ہوا ہے صدہا فاقہ کش درختوں کی چھالوں کو کوٹ کوٹ کر اپنا پیٹ بھر رہے ہیں اُسپر طرہ یہ کہ قانون ٹکس جاری ہوا ہے - جسکی وجہ سے یہ ہائے ہائے مچی ہوئی ہے نظم

تو ہوا قانون بنکر ٹکس جاری ہای ہای
اس کشاکش سے ہے اپنی جان عاری ہای ہای
دار و گیر و دہشت و وحشت پکڑ دھکڑ ہے دلا
ٹکس کے قابل تھی کب حالت ہماری ہای ہای
مرتے مرتے بھی امید دستگیری ہمکو آہ
بے اثر کیوں ہو گئی اس درجہ زاری ہای ہای
دست شفقت چاہیئے تھا پشت اہل ہند پر
لیکن ہاہی ٹکس اب عزت ہماری ہای ہای
آن پہنچی اب مصیبت کی سواری ہای ہای
ہو یہاں جن فاقہ مستی حال کس بھوکے کے پاس
ہو نہیں سکتی بیاں تفصیل خواری ہای ہای
ٹکس ہے تجویز بدلے پرورش کے قحط میں
ملگئی مٹی میں سب امیدواری ہای ہای
اے صبا پہنچا کے کر ممنون تو اس ملک کو
ناگہاں ہو نیلگی یہ سونٹہ کاری ہای ہای
کیا ہی قسمت نے پھنسایا ہمکو دو دو دام میں
اسطرف قہر خدا ہی اُسطرف ضرب شہی
جان ہی ہی نذر ٹکس شہریاری ہای ہای
ہاتھ خالی کیسہ خالی فاقہ کش زار و نزار
یہ نہیں تھا مقتضائی شہریاری ہای ہای
کیا غضب سنتا نہیں فریاد کوئی ٹکس کی
گوش قیصر تک ہماری آہ و زاری ہای ہای
قحط نے نوچا کھسوٹا پیٹ بھر اس ملک کو
فاقہ مستی شکوہ دنکو رو بکاری ہای ہای

لہ اس نظم میں چند مقامات پر شاعری کے لحاظ سے بلکہ اخلاقی اعتبار سے ترمیم کر کے نرم الفاظ بنائے گئے ہیں ۱۲ ناہی

جان و مال اپنا تو ندرِ خشک سالی ہوگیا یا کہ ہیں خرگوش پر دوڑے شکاری ہائے ہائے	ٹکس کو عزت کی ہے اب خواستگاری ہائے ہائے مال ظاہر لٹ گیا غارت گری میں قحط کی	آئی ہیں سر پر اسپاں تشخیص حیثیت کو یاں اب خدا حافظ ہے عزت کا ہماری ہائے ہائے

محررہ یکم محرم ۱۳۱۲ ہجری

جواب - بندہ نواز - مودت نامہ پہنچکر منکشف کیفیت کا ہوا یہاں بھی ٹکس لگ گیا چنانچہ ایک شخص پنکھے و بورے بنا کر ہفتہ میں پانچ چھ آنہ پیدا کر لیتا ہے اُسپر بھی دو روپیہ سالانہ ٹکس لگایا گیا ہے ہرچند اُس نے شور وغل مچایا اور درخواستیں دیں مگر کون سُنتا ہے حکم حاکم کہ بمنزلہ مرگ مفاجات کے ہے کیا بس چلتا ہے - بارہویں شوال کو یہاں خوب بارش ہوئی جس کے ہونیسے گرانی گئی ارزانی آئی آپ اپنی خیر و عافیت سے مع کار لائقہ ہمیشہ اطلاع دیتے رہیئے - فقط

سوال - اے محبوب جانی - بہت روز سے خط آپکا نہیں آیا کیا آپ مجھ سے خفا ہیں ؎

مان لے کہنا مرا ای جان ہنس لے بول لے ٭ حُسن یہ دو دن کا ہے مہماں ہنس لے بول لے ٭ پھر کہاں یہ دلبری یہ شان ہنس لے بول لے ٭ دم غنیمت ہے ارے ناداں ہنس لے بول لے ٭ زیادہ بجز شوق ملاقات جانی کیا لکھوں

جواب - دوست جانی - عین انتظار میں محبت نامہ پہنچا کیفیت معلوم ہوئی - نظم

غم کھانیکے سوا کوئی اپنی غذا نہیں وہ گل نہیں وہ باغ نہیں وہ ہوا نہیں	پیتے ہیں خون دل کبھی پانی پیا نہیں صبر و قرار طاقت و آرام سب گئے	کیا موسم بہار گذشتہ کروں میں یاد غمخوار غم سوا کوئی اپنا رہا نہیں

ایک وقت وہ تھا کہ آپ میرے پاس تھے اب وہ گھڑی ہے کہ آپ مجھ سے دور ہیں بدوں آپ کی صورت دیکھے مجھے چین نہیں للہ جلد آیئے آنے میں دیر نہ کیجئے ؎

شکل اپنی ہم کو دکھلاؤ خدا کے واسطے	جان جاتی ہے اجی آؤ خدا کے واسطے

بخدا جدائی کے صدمے سے حالت سکرات ہے گریہ و زاری دن رات ہے بیت

گر یوں ہی رہے گی بیقراری	تو ہو چکی زندگی ہماری

سوال و جواب بی بی و شوہر کے

سوال - میرے سرتاج مدظلہ - مدت سے لڑکے بالوں کی کچھ آپنے خبر نہ لی فاقوں سے مرتے ہیں اپنے دنوں کو

روتے ہیں بتائیے کیا کھا کر جئیں اب سردی سے پالا پڑا الحذر اسردی کے مارے کانپتے ہیں تمام دن فاقہ مستی یا آفتاب پرستی آپ کو پرواہ نہیں کسی دن جان نکل جائیگی اگر ہیں بذاتہ دائرۂ افلاس میں گھری ہوئی ہوتی مضائقہ نہ تھا مگر ننھے ننھے بچوں کی تکلیف دیکھکے لخت جگر کھاتی ہوں خون دل پیتی ہوں بلکہ ایسی زندگی سے مرنا بہتر سمجھتی ہوں بہت - میں آکے جہاں میں کیا دیکھا جاں کو آفت میں مبتلا دیکھا - آپ کے عزیز واقربا میں کوئی اس قابل نہیں کہ جو ہمارا خبرگیراں ہو یہاں نہ کوئی پرسان حال نہ کسی کو کچھ خیال ویسے تو بشر پتھر سے بھی سخت ترہے جیسی اُفتاد پڑتی ہے جھیل جاتا ہے لیکن اب حد سے زیادہ نوبت گذر گئی - کبتک چپ رہوں آپ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں باعث زندگانی تو آپ ہیں دنیا میں کون ہمارا ہی بعد خدا آپ کا سہارا ہی کلیجہ پر ہاتھ دھرو رحم کرو للہ خرچ معقول جلد بھیجو کہ فاقوں سے مرتی ہوں لا شام و پگاہ یہ دعا کرتی ہوں مصرع تم سلامت رہو قیامت تک فقط

جواب - میری رام جان - تمھارا خط کیا پہنچا گویا مردے کے جلانیکو مسیحا پہونچا ؎ خط کو جسدم یہاں صبا لائی ؎ مردہ بیجاں میں گویا جاں آئی ؎ یہ جان نثار چھ مہینے سے عارضۂ بخار میں ایسا بیمار ہو گیا تھا کہ زیادتی غفلت سے دو دو روز تک ہوش نہیں ہوتا تھا اب شافی مطلق نے شفا بخشی اگرچہ تندرست ہوں لیکن ناتوان و سست ہوں صرف پوست واستخوان باقی ہے فرط ضعف سے چل نہیں سکتا بوجہ ناسازی طبع خرچ بھیجنے کی نوبت نہ آئی سر دست مبلغ پچاس روپیہ ڈاکخانہ کے ذریعہ سے بھیجتا ہوں رسید وصولی کی جلد بھیجو چونکہ بدریافت تمھاری خیر و عافیت کے میرے دل کو تقویت ہوتی ہے اور تمھارے خط کو مفرح روح و نیز اپنے حق میں دوائے صحت کا نسخہ سمجھتا ہوں لازم ہی کہ چوتھے روز خط اپنا بھیجتی رہو - فقط

سوال - تسلی بخش خاطر بیقرار - خدا جانے اس خادمہ سے کیا خطا سرزد ہوئی جو آپکو یہاں نہ آنیکی کد ہوئی دوس آپ کو کیا دوں اس بُری تقدیر کی خوبی ہے یہ برگشتہ تقدیر بیمار محبت ہے آپ مسیحا ہیں آئیے دوا کیجئے بدوں آپ کے لطف زندگانی خاک ہی ؎ چھوٹ جاؤں غم کے ہاتھ سے جو نکلے دم کہیں ؎ خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں ؎ میں مجبور ہوں آپ صاحب اختیار ہیں میرے حال کی غفلت

نہ کیجئے جلد تر خبر لیجئے جسدن آپ پھریں گے خدا میرے دن پھیرے گا اللہ رحم فرمائیے جلد تشریف لائیے نظم

دل کی بیتابی سے ہی سینے میں میرے کھلبلی	مضطرب شدت سے ہوں اب جان جاتی ہی چلی
جلد آکر دور کر میرا تو یہ درد دلی	درد فرقت سے ہی تیرے سخت مجکو بے کلی

اگر آپ نے آنے میں دیر کی میں نے صدمۂ مہاجرت سے جان دی۔ فقط

جواب۔ ای میری غمخوار۔ عین انتظار میں خط تمھارا آیا آنکھوں سے لگایا دلپر رکھا چھاتی سے چپکایا۔

کبھی رکھتا تھا اُس کو چشم تر پر	کبھی دلپر کبھی دل سے جگر پر
کبھی سینہ پہ میں رکھتا تھا اُس کو	کہ بیتابی سے کچھ تسکین تو ہو

للہ الحمد تمھاری خیریت پائی جان میں جان آئی چونکہ تمھاری ملاقات جسمانی موجب لذت زندگانی ہی لہذا تمھاری دید کی تمنا میں ہر وقت بیچین رہتا ہوں مثل ماہی بے آب تڑپتا ہوں نہ دنکو تاب نہ شب کو خواب ہی مگر کیا کروں بندگی بیچارگی بیت نہ چین جی کو نہ تاب دلکو نہ خواب چشم پُر آب میں ہے، غم جدائی سے جان میری عجب طرح کے عذاب میں ہی، دل سے یہ دعا ہی کہ جامع المتفرقین وہ دن دکھائے کہ تمھارا جمال دیکھوں اگر حیات باقی ہے تو عنقریب بحصول رخصت تمھارے پاس پہونچتا ہوں اصلا تشویش نہ کرو خدا کے فضل پر نظر رکھو۔ فقط

چوتھی فصل میں تہنیت کے خطوط

رقعۂ دعوت بفضلہ تعالیٰ رباعی

ہو گی نیاز حضرت پیران پیر کی یعنی جناب غوث شہ دستگیر کی حاصل کریں ثواب تناول طعام سے
یہ عرض ہو قبول عنایت حقیر کی تاریخ گیارہویں ماہ حال روز پنجشنبہ کو ۸ بجے دن سے بارہ بجے دن تک خانۂ عاصی پر رونق افروز ہو کر تناول طعام سے بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں زیادہ کرم ہو جیو۔ فقط

اللہ اسمی
عاصی محمد عنایت علی خاں محافظ دفتر عفا عنہ

نمونۂ خوبہائے بیکراں جناب منشی محمد عنایت علی خاں صاحب سلمہ الرحمن۔ بعد سلام مسنون الاسلام المرام یہ ہے کہ آج عبد الغفور خان کی تحریر سے یہ معلوم ہوا کہ پنجشنبہ کے روز تاریخ پچیس محرم الحرام ۱۳۰۰ھ

مبارکباد تولد فرزند

مطابق ۱۱ ستمبر ۱۸۹۰ء تین بجے دن کو آپ کے گھر میں فرزند ارجمند تولد ہوا ہے اور آپ نے نام اُس کا الطاف علی خاں رکھا ہے حق عزوجل مبارک کرے اس مژدہ کے سُننے سے اس خیر طلب کے دل کو ازحد مسرت ہوئی باغبان حقیقی اس نونہال گلشن مُراد کو دنیا کے باغ میں ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے اور عمر طبعی تک پہونچاوے۔ فقط

رقعہ رسم ختنہ

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم واضح ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام میں شادی رسم ختنہ برخوردار لطف علی خاں طال اللہ عمرہٗ تاریخ پانچ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ روز سہ شنبہ قرار پائی ہے اُمید کہ ازراہ عنایت تاریخ معینہ پر بعد نماز ظہر غریب خانۂ عاصی تک قدم رنجہ فرما کے زیب دہ محفل عشرت کے ہو کر بندہ کو ممنون فرماویں۔ فقط

الداعی
محمد عنایت علی خان کلانوری محافظ دفتر وار دحال موضع گرورہ پرگنہ اہار ضلع بلند شہر۔

رقعہ رسم بسم اللہ خوانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

اِن ایام مسرت انضمام میں رسم بسم اللہ خوانی برخوردار لطف علیخان مدعمرہٗ وزاد عمرہٗ تاریخ پندرہ جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ یوم آدینہ مقرر ہے توقع کہ بعد نماز ظہر خانۂ نیازمند پر تشریف ارزانی فرما کے بعد تناول طعام شریک جلسۂ عیش و طرب ہو کر بندہ کو ممنون فرماویں۔ فقط

الملتمس
فدوی محمد عنایت علی خاں مہتمم جاگیرات منضبطہ عرف کریم آباد وغیرہ وار دحال گرورہ

پانچویں فصل میں تعزیت کے خطوط

خط تعزیت۔ برادر عبد العزیز خاں بیس ربیع الثانی کو ہیضہ کر کے رہگرائے عالم بقا ہوا اس سے عقل و ہوش میرے بجا نہیں جزا سزا خوف رجا سب بھول گیا ہر دم اسی کا خیال ہر لحظہ اسی کا ملال نہ تو وہ بھائی زندہ ہوتا ہے نہ دل کو صبر آتا ہی ہر چند اپنے کو سمجھاتا ہوں مگر اس کی محبت کا جوش کچھ سمجھنے نہیں دیتا کئی بار چاہا کہ زہر کھا کر یا سر پھوڑ کر مر جاؤں الا دیدہ ودانستہ

حرام موت مرنا محال ہی اس سبب سے بدلائل نقلی وعقلی اس خیال کو رد کیا لیکن یہ مشکل پیش آئی کہ یہاں میرا جی نہیں لگتا ارادہ ہے کہ دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کر مکہ معظمہ کو چلا جاؤں وہمہ تن خداے پاک کی یاد میں مشغول ہو جاؤں ۔ ہم نے اس ہستی میں رہ کر یہ اٹھائے رنج وغم ، جو روانہ ہو گئے سوے عدم اچھے رہے ۔ فقط

جواب ۔ برادر عبدالعزیز خاں کی وفات سے اس قدر رنج ہوا کہ میں نے اپنی حیات پر ممات کو ترجیح دی ۔ اس حادثۂ ہوشربا سے ایسا مبتلائے الم ہوا کہ خنجر غم نے میرے جگر کو مجروح کیا ۔ شعر ۔ دنیا میں کوئی داغ سے خالی جگر نہیں ، بیداغ چرخ پر بھی تو روشن قمر نہیں

دنیا نہیں ہی کچھ بھی جو دیکھا بچشم غور | اسپر وہ مبتلا ہیں کہ جنکو نظر نہیں

افسوس کیسے کیسے امیر و فقیر حکیم و فہیم دنیا میں پیدا ہو کر ناپیدا ہو گئے مگر کسی نے دارو ے موت طب میں دیکھی بیت ۔ موت کا گر ہوتا حکمت سے علاج ، کاہے کو مرتا کوئی یونان میں ، اگرچہ یہ غم وہ غم نہیں جو دل سے محو ہو لیکن بجز صبر اور کیا کیا جائے پس تم رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ تصور کر کے صبر کرو اور تا آنے ہمارے کعبۂ شریف کے جانے کا قصد نہ کرو اگر عبادت الٰہی کرنا مقصود ہی وہ معبود ہر جا موجود ہے ۔ فقط

دیگر میں اس سانحۂ ہوشربا و واقعۂ حیرت افزا کو کمال افسوس سے لکھتا ہوں کہ تاریخ ۲۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۷ء کو جناب چچا علی بخش خانصاحب ڈپٹی کلکٹر رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون قصبۂ ہذا میں ان کا دم غنیمت تھا ملنسار و خلیق تھے سب ہندو مسلمان انکے مداح ہیں سچ ہی ۔ دنیا نہیں کسی کی ہمیشہ قیام گاہ ، جو ہے یہاں وہ تیر قضا کا نشانہ ہی فقط

جواب ۔ آپ کے چچا علی بخش خانصاحب کی رحلت فرمائی سے سب لوگ افسوس میں ہیں جس نے سنا ہائے ہائے کرنا شروع کیا کیونکہ ان کی ذات سے خاص و عام کو فائدہ تھا بڑے بامروت تھے ہمیشہ اشفاق و احسان سے سبکو مسرور کرتے تھے ان کے وجود فیض آمود سے جو گھر آباد تھے ۔ وہ بیچراغ ہو گئے ۔ خدا انکو غریق رحمت کرے واقعی دنیا ایک خواب غفلت ہے عدم جسکی تعبیر ہے زمانہ ایک مرقع حیرت ہے فنا جسکی تصویر ہے ۔ فقط

دیگر۔ بڑے افسوس سے یہ جانگداز سانحہ حوالۂ رقم کیا جاتا ہے کہ ظفریاب خاں عین شباب میں تاریخ پانچ شہر صفر کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سفر کر گئے اپنے والدین کو بڑھاپے میں داغ دے گئے ہر چند اُن کے والد ماجد نے اُن کی تعلیم میں اہتمام بلیغ کیا تھا اور ان کو علم عربی سے فراغ حاصل ہو گیا تھا مگر تعلیم یافتہ انگریزی لوگونکی صحبت نے ایسا اثر کیا کہ کثرت میخواری سے مرحوم نے اپنی جان دیدی ؎ سب جیتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک ہوئے؛ جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوئے ۔ خیر خدا اُن کے عزیزوں کو تسلی و مرحوم کو مغفرت نصیب کرے آمین ۔ فقط

جواب۔ آپ کے خط نے خبر وحشت اثر سنائی ظفریاب خاں کے انتقال سے میری آنکھوں کے نیچے تاریکی آئی غم کی گھٹا میرے دل پر چھائی بلکہ تمام بستی میں سخت ماتم ہوا اگرچہ ہر ایک متنفس کو یہی شاہراہ در پیش ہی مگر عین شباب میں فوت ہونا ایک افسوسناک واقعہ ہی ؎ گر پیر نود سالہ بمیرد عجب نیست؛ این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد ۔ بہر کیف مشیت ایزدی میں گنجائش دم مارنیکی نہیں کیونکہ کل کاموں کا فاعل وہی ہے ؎ قدرت اُسکی رنگ برنگی وہ قدرت کا مالی ۔ آپ ہی بووے آپ ہی سینچے آپ کرے رکھوالی ۔ فقط

دیگر افسوس صد ہزار افسوس کہ پرسوں کے روز شہسوار خاں کو گھوڑے سے گرتے ہی موت نے جھٹ پٹ چٹ کر لیا۔ اس حادثۂ جانگزا سے جسقدر رنج و قلق مجھکو ہوا اندازہ اسکا حد قیاس سے خارج ہی دنیا ایک ایسا مقام گذشتنی و گذاشتنی ہی کہ جس کے چھوڑ دینے میں کسی کو بھی گریز نہیں شعر پیر و مرید شاہ و گدا میر اور وزیر ۔ سب آن کر اجل کے ہوئے دام میں اسیر ۔ مفلس غریب صاحب تاج و علم سریر ۔ کون اس جہاں میں زندہ رہا ہے میاں نظیر۔ فقط

جواب ۔ شہسوار خان کے انتقال سے از حد ملال ہوا خدا اُن کو بہشت نصیب کرے افسوس یہ دار ناپائدار جائے مصیبت و آزار ہی نہ منزل آرام و قرار ؎ اک آن میں عدم ہی برنگ شمیم گل ۔ کیا اعتبار ہستی ناپائدار کا ۔ ہر چند وقوع اس واقعہ سے مبتلائے

اندوہ و آلام ہوا الّا کچھ فائدہ نہ دیکھا لہذا صبر اختیار کیا۔ فقط

دیگر۔ شیخ ظہور الاسلام صاحب دفعۃً عارضۂ سرسام میں بیمار ہو کے اس خراب آباد سے عالم بقا کو رحلت کر گئے۔ عجب صدمۂ جانکاہ دے گئے میری آنکھوں میں جہان تاریک ہو گیا کلیجہ ہل گیا اس ماتم میں کمر بار غم سے خم ہو گئی طبیعت درہم و برہم ہو گئی ہمت غم سے خم ہو گئی کمر یکسر ٹوٹ گئی رگیں تن پر بنی ہیں جوں سطر، افسوس بسا بسایا ہوا گھر اجڑ گیا سنسان ہو کا مکان ہو گیا سچ ہے دنیا رنج و الم کا مقام ہے جس راہ وہ گئے ہم کو بھی درپیش ہو معاملہ کم و بیش ہے بجز صبر چارا نہیں دم مارنے کا یارا نہیں۔ فقط

جواب۔ آپ کے خط سے شیخ ظہور الاسلام صاحب کے انتقال کا حال معلوم ہوا جو اسکی مرضی اُس میں اختیار نہ تمھارا نہ ہمارا کوئی مشیت ایزدی میں دم مارے کیا یارا موت حاصل زندگانی ہے ایک دن آنی ہے منشی قدرت نے حرف بقائے جاودانی کسی کے نامۂ زندگانی میں تحریر نہیں کیا ہے جو لکھدیا ہے اس میں گھٹانے بڑھانیکی کسی کو طاقت نہیں وقت مقرر ہے دنیا مقام گذران ہی جو ہی رواں دواں ہی بقا بجز ذات خدا دوسرے کو کہاں ہے پس جو بندے پر گذرے راضی برضا رہے کیونکہ بجز صبر کچھ چارہ نہیں اُس کے کارخانہ میں کسی کا چارہ نہیں شادی و غم دونوں توام پھر کیا غم ارے میاں کسی کے مرنیکا تو وہ غم کرے جو آپ نہ مرے

؎ کسی کی مرگ پر اے دل نہ کیجیے چشم تر ہرگز ۔ بہت سا روئیے اُن پر جو اس جینے پہ مرتے ہیں۔ فقط

دیگر۔ برخوردار عبدالستار خاں عارضۂ چیچک میں بیمار ہو کر ۱۲۔ رجب کو پستان دایۂ اجل سے دودھ پیکر آغوش لحد میں جا سویا یعنی فوت ہو گیا اور میرے سینہ پر داغ مفارقت کا رکھکر زندہ در گور کر گیا خیر مشیت ایزدی یہ ہی تھی صابر ہوا آپ بھی صبر کیجیے۔ فقط

جواب۔ برخوردار عبدالستار کنار والدین سے کنارہ کر کے انگشت دایۂ اجل پکڑ کر ملک عدم کی طرف کیا گیا گویا جہان کو ہماری آنکھوں میں تیرہ و تار یک کر گیا ہر چند میں نے گریہ و فغاں کیا اور سر پر پتھر و پتھر پر سر مارا الاغیر از صبر کچھ چارہ نہ دیکھا آخر کار شکیبائی اختیار کی۔ فقط

چھٹی فصل میں طریقۂ تحریر عرضی و رقعہ و تمسک و رسید وغیرہ

عرضی

غریب پرور سلامت۔

کمترین گورنمنٹ اسکول کا تعلیم یافتہ مڈل پاس ہے و قانون دیوانی و فوجداری میں امتحان دیکر سند حاصل کی ہے و علم انگریزی اردو میں اسقدر مہارت ہی کہ انگریزی کا ترجمہ اردو میں اور اردو کا ترجمہ انگریزی میں بخوبی کر لیتا ہے اِلّا بوجہ بیکاری نہایت تکلیف میں ہے اور کوئی ایسی معاش نہیں کہ جس سے گذر اوقات اپنی کرے چونکہ ان دنوں ایک عہدہ تحصیلداری کا خالی ہے اور بجز حضور کے بندے کا کوئی مربی نہیں اُمید کہ براہِ قدر دانی و شرفا نوازی کے عہدۂ معروض الصدر پر پرورش فدوی کی فرمائی جائے واجب تھا عرض کیا معروضہ ۱۲ر نومبر سنہ ۱۸۹۱ء

عرضی
فدوی حسن علی خاں از قصبہ کلانور ضلع روہتک

ایضاً

غریب پرور سلامت۔

ان دنوں فدوی کے بھائی کی شادی درپیش ہی اور کمترین کی طلبی میں دو خط مکان سے آئے ہیں اس شادی میں شریک ہونا بندہ کا بہت ضروری ہے لہذا بغرض ملاحظہ بندگان عالی دونوں خط ہمرشتہ عرضی ہذا بھیجکر اُمیدوار ہے کہ رخصت دو ماہ کی مرحمت ہو واجب تھا عرض کیا۔ معروضۂ ۱۲ر نومبر ۱۸۹۱ء فقط

عرضی
فدوی ظفر علی خاں نقلدار تحصیل [illegible]
تحصیل ابن [illegible]

قرض لینا بذریعۂ رقعہ

میرے عنایت فرما لالہ مہتاب چند صاحب ساہوکار سکنہ موضع ماکڑی زاد عنایتہٗ۔

بعد سلام واضح ہو کہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ سو روپیہ کہ آدھے اُس کے پچاس روپیہ ہوتے ہیں بذریعہ تحریر ہذا الحساب سود فیصدی ایک روپیہ ماہانہ بوعدہ عند الطلب میں نے آپسے نقد قرض لیئے ہیں عند الطلب مبلغان مذکور مع سود بلا عذر ادا کرونگا یہ رقعہ ٹکٹ چپاں اسواسطے لکھدیا

کہ سند ہو اور وقت پر کام آوے۔ المرقوم ۔ ۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء ۔ فقط

العبد ـــ

محمد عنایت علی خاں کلانوری زمیندار موضع گرورہ پرگنۂ اہار۔

تمسک[1]

میں عبد الغفور خان دفعدار ولد صندل خان وردی میجر ساکن قصبۂ کلانور محلہ جبین خان ضلع روہتک کا ہوں جو کہ مبلغ دو سو روپیہ سکۂ رائج الوقت کہ آدھے اُسکے سو روپیہ ہوتے ہیں لالہ جمنا داس پسر نوبت رای اس قوم بقال سکنۂ بازار قصبۂ مندرجہ عنوان سے بتقرر سود فیصدی ایکروپیہ آٹھ آنہ ماہوار نقد قرض لیکر اپنے تحت و تصرف میں لایا اقرار کرتا ہوں کہ عند الطلب مبلغان مذکور مع سود بلا عذر ادا کرونگا اور جسقدر روپیہ اصل و سود میں دونگا پشت تمسک ہذا پر لکھا دونگا بلا درج پشت تمسک کے عذر وصول میرا طرف سے ہر طرح باطل ہوگا یہ تمسک گواہان حاشیہ کے روبرو اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو۔ المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء۔ فقط

العبد ـــــــــ عبد الغفور خان دفعدار
نشان خود

گواہ شد ـــــــــ نور محمد خاں پسر دار نشان خود

گواہ شد ـــــــــ عاشق حسین خاں لکھ پتی دفعدار
نشان خود

تمسک آدھی[2]

میں امیر خاں ولد منیر خاں قوم راجپوت مسلمان سکنہ موضع سیپل ضلع روہتک کا ہوں جو کہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ دو سو روپیہ سکۂ چہرۂ شاہی کہ نصف اُسکے سو روپیہ ہوتے ہیں بحساب سود فیصدی آٹھ آنہ ماہانہ لالہ دولت رام پسر لچھمی نرائن و قوم بقال سکنۂ بازار قصبہ کلانور سے بوعدہ عند الطلب لیکر اقرار کرتا ہوں کہ عند الطلب مبلغان مذکور مع سود ادا کرونگا اور وصول بلا درج پشت تمسک ہر طرح باطل ہوگا اور واسطے اطمینان دائن موصوف کے ایک مکان مسکونہ اپنا جسپر

العبد ـــــــــ امیر خاں ولد منیر خاں
نشان نظر خاں

بمواجہ گواہ شد ـــــــــ نظیر خاں ولد کریم خاں
نشان خود

[1] تمسک اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے روپیہ قرض لیکر دستاویز لکھدے قرض لینے والے کو مدیون اور قرض دینے والے کو دائن کہتے ہیں مثال اسکی یہ ہے۔

[2] لفظ آدھی ضلع روہتک میں معلوم نہیں

[illegible]

جسپر بذات خود قابض ہوں اور وہ اسوقت تک کسی جگہ کسی طرح پر زیر مطالبہ نہیں ہے تمسک ہذا میں آڑھ وہ مستغرق کردیا تا ادائی کل زر اصل و سود کے مکان مستغرقہٴ بالا کو دوسری جگہ کسی طرح پر منتقل نہ کرونگا اگر کروں تو انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہوگا لہذا یہ تمسک آڑھی لکھدیا کہ وقت ضرورت کے کام آوے۔ المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء

گواہ شد: شیر خان ولد سیف خان بقلم خود

رسید

معدن لطف و کرم کرامت علی خان صاحب دفعہ دار سلامت

پس از ابلاغ مراسم نیاز مدعا نگار ہوں جو کہ آپنے معرفت مولا بخش ملازم اپنے کے مبلغ پچاس روپیہ بابت قیمت یابو بھیجے تھے مجکو اُس سے وصول ہوئے یہ رسید ٹکٹ چسپاں آپ کے اطمینان کے واسطے لکھکر بھیجتا ہوں۔ المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء

العبد
شادل خان سکنہ موضع کاہنور بقلم خود

میں گردھاری ولد ہزاری قوم بقال ساکن بازار قصبہ کلانور کا ہوں جو کہ مابین میرے و ظہور علیخاں پسر صندل خان وردی میجر کے کئی برس سے لین دین تھا آج حساب کتاب ہوکر کل دس روپیہ اُن کے ذمہ نکلے اسی وقت وہ بھی وصول ہوگئے اب ایک کوڑی باقی نہ رہی یہ فارغخطی اشخاص مندرجۂ حاشیہ کے روبرو اس غرض سے لکھدیئے کہ عندالحاجت کام آوے۔ المرقوم ۲۹ نومبر ۱۸۹۱ء

گواہ شد: بنسی ولد ہزاری قوم بقال بقلم خود

گواہ شد: ... ولد ... قوم بقال بقلم خود

العبد
گردھاری بقلم خود

۱۳ رسید اس کو کہتے ہیں کہ کسی کو روپیہ خواہ چیز دیکر دستاویز لکھے اور قبض الوصول مثل رسید کے ہے لیکن اس میں اتنا فرق ہے کہ وصولی تنخواہ کا لکھا جاتا ہے مثال اس کی یہ ہے فارغخطی اس کو کہتے ہیں کہ لین دین کا حساب

کتاب ہو کر بیباقی کی دستاویز دوائن ادا کنندہ کو لکھدے یا جو کوئی اپنی نوکری کا حساب سمجھکر دستاویز فارغخطی برکردے اس کو بھی فارغخطی کہتے ہیں۔ مثال اسکی صفحہ ۱۲ پر

رہن[۱] نامہ

میں عبداللہ خان ولد نبی بخش خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور محلہ جبین خان ضلع روہتک کا ہوں۔ جو کہ در وبست بست بسوہ موضع نبی پور پرگنہ سوال آباد ضلع مصطفےٰ آباد مملوکہ ومقبوضہ میرا ہو اور بلا شرکت غیرے دخیل وقابض و نیز اسکی آمدنی سے متمتع ہوتا ہوں اب بحالت صحت نفس و درستی حواس خمسہ موضع مذکور حقیت زمینداری اپنی مع جمیع حقوق داخلی و خارجی یعنی اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ وبنجر و بجر و شور و کلر و پوکھر و تالاب وچاہات پختہ وخام و باغات و درختان مثمرہ وغیر مثمرہ و خودرو و آبادی و جنگل و ڈھاکہ و پود پرجوت و رقومات سیوائی وآمدنی ہرقسم متعلقہ زمینداری بمقابلہ بیس ہزار روپیہ سکۂ رائج الوقت کہ آدھے اُس کے دس ہزار روپیہ ہوتے ہیں پس لالہ ہزاری لال ولد کروڑی لال قوم بقال ساکن ساہوکار موضع علی آباد پرگنہ وضلع مذکور کے رہن کیا و گروی رکھا اور زررہن تمام وکمال مرتہن سے نقد ایک مشت وصول پاکر شے مرہونہ اپنے قبضۂ مالکانہ سے نکال کر قبض و دخل مرتہن میں بصیغۂ مرتہنی من ابتدا فصل خریف ۱۲۹۹ فصلی دیدی و قائم مقام مثل ذات اپنی کے کردیا۔ آج سے مرتہن کو ہرطرح کا اختیار مثل ذات میری کے نسبت مرہونہ حاصل ہی جس طرح چاہے اس سے فائدہ اٹھاوے اور آمدنی اُسکی بمقابلہ سود زررہن تا قیام رہن برابر مجرا ومحسوب ہوتی رہے گی مجھ راہن کو دعویٰ منافع پیداوار اور مرتہن کو دعویٰ زرسود کسی بابت میں نہوگا جب چاہوں ایکمشت کل زررہن ادا کرکے فک رہن کرالوں بدون ادائے ایکمشت زررہن کے انفکاک شی مرہونہ عمل میں نہ آئیگا وتا ادائے کل زررہن کے منقر کو دوسری جگہ کسیطرح انتقال کا اختیار نہوگا اگر کروں تو وہ انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہے اور دخل خارج اُسکا باضابطہ کرادونگا اگر داخل خارج نہ کراؤں یا کبھی کُلاّ یا جزءً ا جائداد مرہونہ

العبد عبداللہ خاں ولد نبی بخش خاں ساکن قصبہ کلانور
[illegible] بقلم خود

گواہ شد شیخ رفیع الدین ولد جلال الدین ساکن موضع نبی پور

گواہ شد فیض طلب خاں ولد اشرف علی خاں ساکن کلانور بقلم خود

[۱] رہن نامہ اسکو کہتے ہیں کہ جس میں کسی چیز کے گرو کرنے کا حال کسی قدر روپیہ کے عوض میں لکھا جائے رہن کرنے والیکو راہن اور گرو رکھنے والیکو مرتہن کہتے ہیں مثال اسکی یہ ہے ۱۲

میرے یا میرے ورثاء کے کسی فعل کے ارتکاب سے نکلجاوے تو مرتہن کو اختیار ہی کہ روپیہ اپنا یعنی زرِ رہن مع سود فیصدی ایک روپیہ ماہانہ کے حساب سے میری جایداد منقولہ و غیر منقولہ سے موافق ضابطہ کے وصول کرے اگر کوئی سہیم یا شریک نسبت شئے مرہونہ کے دعویدار ہو تو جوابدہی اُسکی بذمہ میرے یہ رہن نامہ واخلی سواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور حاجت کے وقت کام آوے۔ المرقوم ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء

گواہ شد

العبد موہن لال پٹواری حلقہ ... بقلم خود

بیع بالوفا[1]

میں نجیب خان ولد حبیب خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور محلہ شاہ مراد خاں ضلع روہتک کا ہوں۔ جو کہ ایک مکان خام واقع محلہ مندرجہ عنوان کہ جسمیں ایک دالان مع دو حجرہ مغرب رویہ ایک باورچیخانہ مشرق رویہ ایک پاخانہ جنوب رویہ ایک دروازہ آمد و رفت شمال رویہ ان چار حد سے محدود ہی

شرقی متصل مکان عبد الشکور خان　　غربی ملحق مکان پہلوان خان

جنوبی ملحق مکان رمضان علی ولد مہربان خان　　شمالی شاہ راہ عام

زر خرید ملکیت میری ہی اور بلا شرکت غیرے میرے قبضہ و دخل میں ہی اب بوجہ ضرورت خانگی بحالت صحت نفس و ثبات عقل اپنی کے بالعوض مبلغ تین سو روپیہ سکہ رائج الوقت کے کہ آدھے اُسکے ڈیڑھ سو روپیہ ہوتے ہیں پاس لالہ جگن لال ولد لکھمن لال قوم بقال ساکن قصبہ مذکور دو برس کے واسطے رہن کیا اور گروی رکھا اور زرِ رہن یکمشت وصول پا کر مکان مرہونہ پر قابض و دخیل کر دیا اب مرتہن کو اختیار ہے جسے چاہے کرایہ کو دے اور بالعوض سود کے تا فکِ رہن یعنی دو برس تک کرایہ لیتا رہے اگر دو برس کے اندر کل زرِ رہن ادا کر کے مکان اپنا نہ چھڑالوں تو پھر وہ بیع سمجھا جائیگا۔ میری ملکیت کا حق اُس میں باقی نہ رہیگا اور دو برس تک مرمت شکست و ریخت شئے مرہونہ منمقر کے ذمہ ہی لہٰذا یہ چند کلمہ بطریق رہن و اقرار بیع بالوفا کے لکھدئے کہ سند ہو۔ المرقوم یکم دسمبر ۱۹۰۱ء فقط

بیع نامہ مکان

میں یار علی بیٹا نثار علی قوم شیخ ساکن موضع کانہور ضلع روہتک کا ہوں جو کہ ایک منزل

[1] بیع بالوفا اسکو کہتے ہیں کہ کچھ میعاد رہن کی مقرر کر کے یہ شرط لکھی کہ مثلاً دو برس کے اندر روپیہ ادا کر کے نہ چھڑالوں تو شئے مرہونہ یعنی گروی چیز بیع ہو جاویگی۔ مثال اُس کی یہ ہے۔

حویلی پختہ کہ اندر اُس کے پچھم و پورب دکھن کی طرف دالان در دالان سنگین کڑیوں سے پٹے ہوئے اور ہر ایک دالان کی بغل میں ایک ایک کوٹھری مع ایک ایک جوڑی چوکھٹ و کیواڑ اور اُتر طرف ایک چھوٹا دالان اور آگے اُس کے ٹین کا سائبان داہنی طرف باورچیخانہ اور بائیں جانب کونہ میں پائخانہ اور درمیان میں صحن مربع کہ اُسکی زمین ڈیڑھ سو گز ہے اور چاروں حد کی تفصیل یہ ہے

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
متصل مکان سلطان خان ولد ہیجا خان	ملحق زمین افتادہ سلمان اللہ خان	شرقی مکان ابراہیم خان رسالدار	دیوار داخل منبعہ شاہراہ عام

میری ملکیت موروثی زر خرید تعمیر کرائی ہوئی میرے بزرگوں کی ہے اور بلا شرکت غیرے میں اُس پر قابض ہوں اب میں نے بحالت قیام عقل و درستی ہوش و حواس برضا و رغبت اپنی کے حویلی مذکور بالعوض چار ہزار روپیہ سکۂ رائج الوقت کہ آدھے اُسکے دو ہزار روپیہ ہوتے ہیں عبد الغفور خان خلف حاجی محمد امام علیخاں حسبنا قوم اچھوت مسلمان سکنۂ موضع مذکور کے ہاتھ بیچڈالی اور کل روپیہ اسکی قیمت کا مشتری مذکور سے لیکر اپنے قبضہ میں لایا اور آج سے حویلی و نیز اسکی زمین متعلقہ کو مثل اپنی ذات کے قبضہ و دخل مشتری کا کر دیا اقرار کرتا ہوں کہ اس بیعنامہ کے بارہ میں مجکو یا میرے وارثوں کو کسی طرح کا دعویٰ نہ ہوگا اگر کوئی شریک یا حصہ دار پیدا ہو کے حویلی مبیعہ پر کچھ اپنا دعویٰ کرے تو اُس کی جوابدہی مجھ بائع کے ذمہ ہے و بصورت نکلجانے جزو یا کل حویلی مسطور کے مشتری موصوف کو یہ اختیار ہے کہ زر ثمن اپنا بحساب سود فیصدی ایک روپیہ پورا منمقر کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول کرے یہ بیعنامہ بہ گواہی گواہان حاشیہ اس واسطے لکھدیا کہ سند ہو اور ایک قطعہ دستاویز بزرگوں کے وقت کی میرے پاس تھی میں نے مشتری کو دیدی المرقوم ۳ دسمبر ۱۸۹۱ع فقط

بیعنامۂ موضع

میں تاڑ خان بیٹا چھاڑ خان پوتا پہاڑ خان قوم پٹھان ساکن و زمیندار موضع ڈھاڑ پرگنہ راڑ ضلع پہاڑ کا ہوں۔ جو کہ یہ مقدار و لبست بست بسوہ موضع مندرجہ عنوان کا بلا شرکت غیرے وراثۃً مالک و نمبردار و نیز قابض و دخیل ہوں موضع مذکور بلا کفالت غیرے ہر طرح مبرا ہے

العبد یار علی ولد نثار علی قوم شیخ ساکن موضع کاہنور بقلم خود

گواہ شد محمد سہادان خان ولد مراد خان ساکن قصبہ کلانور بقلم خود

گواہ شد یعقوب خان ولد تیمور خان سالدار میجر ساکن موضع بکھیری بقلم خود

گواہ شد ابراہیم خان رسالدار ولد شہداد خان سالدار ساکن موضع کاہنور بقلم خود

گواہ شد تاڑ خان ولد چھاڑ خان نبیرہ پہاڑ خان زمیندار و نمبردار موضع ڈھاڑ پرگنہ راڑ ضلع پہاڑ بقلم خود

بحالت صحت نفس و ثبات عقل برضا و رغبت اپنی کے بلا اجبار و اکراہ موضع مسطورہ بالا کو جملہ حقوق داخلی و خارجی و اراضی زرعی و غیر زرعی و جنجر و بنجر و شور و کلر و چراگاہ و آبادی و غیر آبادی و بنیڈ و سر پولہ و مونج ڈڈھاکہ و چاہ ہائے پختہ و خام و جھیل و تالاب و باغات و اشجار مثمرہ و غیر مثمرہ و خودرو و اُگھائی ہر قسم متعلقہ زمینداری پرستش گاہ در قومات سواد پور پر جوت و کھاد کوڑہ و دیگر حقوق ماتعلق بہا کے محمد پہلوان خان ولد مراد خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کالا نور ضلع روہتک کے ہاتھ بالعوض مبلغ چوبیس ہزار روپیہ سکۂ رائج الوقت کہ نصف اُس کے بارہ ہزار (عہ) روپیہ ہوتے ہیں بیع کیا اور بیچا اور زرِ ثمن تمام و کمال یکمشت مشتری سے وصول پاکے حقیت مذکور مبیعہ پر قبضہ و دخل جس حیثیت سے مجھ بائع کا ہے مشتری موصوف کو دیدیا و مثل اپنے مالک کر دیا اب نہ رہا مجھ مقر و وارثان مجھ مقر کو حقیت مبیعہ اور اُس کے زرِ ثمن میں کچھ دعوی اور نہ مشتری کو کچھ تنازعہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر بالفرض والتقدیر کوئی سہیم و شریک پیدا ہو کر اپنے حق یا اور کسی طرح کا دعوی کرے تو اُس کی جوابدہی مجھ بائع کے ذمہ ہے اُس کے اخراجات و صرف سے مشتری کو کچھ سروکار نہ ہوگا اگر میرے یا میرے قائم مقام کے کسی فعل کے ارتکاب سے کلًا یا جزءًا جائداد مبیعہ نکل جاوے یا میں داخل خارج نہ کراؤں تو مشتری ممدوح کو اختیار ہوگا کہ زرِ ثمن اپنا فیصدی ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے میری ذات نیز میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول کرے منمقر کو کسی طرح کا عذر نہ ہوگا یہ جمیع مراتب اقرار کر کے بیعنامہ لکھدیا کہ سند ہو اور وقت کے کام آوے المرقوم ۳ دسمبر ۱۹۱۹ء فقط

ہبہ نامہ

میں محمد عنایت علی خان خلف محمد گلاب خان ساکن قصبہ کلانور محلہ جین خان ضلع روہتک کا ہوں۔ جوکہ مسمی کبیرا کو منمقر نے پرورش کیا تھا اُس نے تمام عمر سچے دل و نہایت خیر خواہی و اطاعت گزاری سے ہر طرح پر مجھکو رضامند رکھا عرصہ تین برس کا ہوا کہ وہ فوت ہو گیا اُس کا بیٹا مسمی کلو کمانیغی میری خدمت کرتا ہے اب بخیال

گواہ شد احمد خان ولد محمد خان ساکن ... بقلم خود

گواہ شد عبدالحمید ولد ... ساکن ... بقلم خود

گواہ شد ... ساکن ... بقلم خود

محمد عنایت علی خان بقلم خود

محمد ... خان ولد ... خان ... بقلم خود

اس امر کے کہ اس کا باپ دست پروردہ و خادم قدیم میرا تھا اور نامبردہ بھی قدم بقدم اپنے باپ کے ہی لہذا برضا و رغبت خود بحالت صحت نفس و قیام عقل کے اقرار کرتا ہوں اور لکھے دیتا ہوں کہ منجملہ جائداد مملوکہ و مقبوضہ اپنی کے جائداد منقولہ و غیر منقولہ مفصلۂ ذیل اسکو ہبہ کردی ور بخشدی اور اسکی مالکیت سے دست بردار ہوکر آج سے جائداد موہوبہ پر قبضہ اس کا مالکانہ کرادیا اور مثل اپنی ذات کے اختیار دیدیا آیندہ مجھکو اپنی زندگی میں اور میرے وارثان کو میری وفات کے بعد اس جائداد کی نسبت کچھ دعویٰ و تعلق نہ ہوگا۔

تفصیل جائداد موہوبہ

منقولہ		غیر منقولہ	
چارپائی چار عدد قیمتی صہ	برتن مسی چھ عدد وزنی دس سیر قیمتی سعہ	ایک مکان خام واقع موضع عنایت آباد قیمتی ہا	اراضی مزروعہ بنبری ۱۳ ایگہ پختہ واقع موضع عنایت آباد قیمتی ہا لعہ

یہ ہبہ نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو المرقوم ۵ دسمبر ۱۸۹۱ء فقط

تملیک نامہ

میں امیر خان پسر نظیر خان ساکن موضع کھیری ضلع روہتک کا ہوں۔ جو کہ ایک قطعہ مکان خام واقع موضع مندرجۂ عنوان کہ جس میں ایک دالان مغرب رویہ مع دو حجرہ شرق رویہ ایک پائخانہ جنوب رویہ دروازہ آمد و رفت ان حدود سے محدود ہے

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
متصل مکان امیر خان و لدیر خاں	ملحق مکان منیر خان	شاہراہ عام	ملزق بزمین افتادہ اسمٰعیل خاں

زرخرید بنوایا ہوا مملوکہ و مقبوضہ اپنا مع زمین برآمد بحالت صحت نفس و درستی حواس خمسہ برضا و رغبت اپنی کے مسمی کبیر خان ولد دلگیر خان ہمشیرزادہ حقیقی اپنے کو آج سے دیگر طرح مالک و مختار و قابض کردیا اقرار کرتا ہوں کہ اب مجھکو یا کسی میرے وارث کو مکان مذکور سے

العبد امیر خان پسر نظیر خان بقلم خود

کچھ دعوی و تعلق نہ رہا یہ تملیک نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور ضرورت کے وقت کام آوے

المرقوم ۶ دسمبر ۱۸۹۱ء

وصیت نامہ[1]

میں محمد عنایت علیخان خلف محمد گلاب خان قوم راجپوت مسلمان ساکن قصبہ کلانور محلہ جبین خان ضلع روہتک کا ہوں چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ حیات مستعار محض بے اعتبار ہی وقت مقررہ پر جان دینے میں ہر ایک ناچار ہی اس میں کسی کا کیا اختیار ہی پس جو شخص عاقل و ہوشیار ہی وہ بمقتضائے دوربینی و عاقبت اندیشی کے بختگی اُن مطالب کی کہ جس کا سر انجام پذیر ہونا بعد وفات کے دنیا و آخرت کی مصلحتوں کیلئے ضرور ہی بذریعہ تحریر کر دیتا ہی اور جو انسان فریشان بلا پختہ کئے انتظام ضروری کے مرجاتا ہی تو اکثر اُس کے انتقال کے بعد ایسی ایسی قبائح و برائیاں پھیلتی ہیں اور وہ بد انتظامیاں قدم جماتی ہیں کہ معاذ اللہ اس لئے یہ راقم اپنی حیات میں کہ سو قت زبان و قلم پر اختیار رکھتا ہی بقیام ہوش و حواس برضا و رغبت یہ وصیت کرتا ہی کہ در وبست بسوہ موضع عنایت آباد پرگنہ گلاب گڈھ ضلع سکندر آباد بلا شرکت غیرے مملوکہ و مقبوضہ میرا ہی وہ ہر طرح کے بار کفالت سے مبرا ہی سو بعد وفات منمقر لطف علیخان و الطاف علیخان پسران و مزاج النساء و نیاز النساء و ممتاز النساء دختران و مسماتان زیب النساء و سعید النساء زوجگان منمقر موضع مذکور و نیز جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ متروکہ میری پر بموجب حصص شرعی باہم مالک و قابض ہو کر خواہ تقسیم کرادیں یا بالاجمال اُسکی آمدنی سے متمتع ہوں و جملہ محاصل موضع مسبوق الذکر کے مبلغ دو سو روپیہ ہر سال حسب تفصیل مندرجہ فرد منسلکہ وصیت نامہ ہذا کے اخراجات ضروری مسجد واقع محلہ جبین خان و خانقاہ حضرت جان محمد صاحب قدس سرہٗ واقع قصبہ مندرجہ عنوان میں صرف کریں اگر اس بات میں میرے ورثاء کی جانب سے کچھ اغماض و انحراف ہو تو اہل محلہ کو اور بصورت اختلاف اہل محلہ حاکم وقت کو یہ اختیار ہی کہ ہر سال محاصل موضع مذکور میں سے مبلغ دو سو روپیہ حسب ضابطہ میرے ورثاء و نیز اُن کے قائم مقامان سے وصول کر کے

العبد محمد عنایت علی خان کلانوری زمیندار و نمبردار موضع عنایت آباد بقلم خود

گواہ شد عبد الغفور خان ولد حاجی محمد امام علیخان پرگنہ موضع کلانور ضلع روہتک بقلم خود

گواہ شد محمد پہلوان خان ولد مردان خان کلانوری نمبردار موضع درآور پرگنہ اہار ضلع بلند شہر

گواہ شد محمد یعقوب خان ولد تہور خان رسالدار مینجر رسالہ ہند بقلم خود

[1] وصیت نامہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے وارث یا دوسرے کو یہ لکھدے کہ بعد میرے مرنے کے یہ کام اسطرح پر کیا جاوے مثال اُسکی یہ ہے ۱۲۔

مولف

موافق فرد مسطورہ بالا معرفت نمبرداران قصبہ مسطور یا دیگر اشخاص معتبرین کے مسجد خانقاہ میں صرف کرادے اور میرے ورثا و نیز اُن کی آل و اولاد کو موضع مذکور کے جزو یا کل حصہ کے رہن یا بیع یا آڈھہ یا مستغرق وغیرہ کرنیکا کسی حالت میں اختیار نہوگا موضع مسطور اُن کے قرضہ سے ہر طرح محفوظ رہے گا یہ وصیت نامہ اپنی زندگی و صحت جسمی میں اسواسطے لکھکر حسب ضابطہ رجسٹری کرا دیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے۔ المرقوم گیارہ دسمبر ۱۸۹۱ء فقط

اقرار نامہ[1]

میں میارام بیٹا دیارام موچی ساکن قصبہ کلانور ضلع روھتک کا ہوں۔
جو کہ منقر مبلغ بیس روپیہ واسطے بنانے چار کاٹھی مع کل ساز متعلقہ کے احمد علیخان صاحب دفعدار ولد گلاب خانصاحب زمیندار سکنۂ قصبۂ مذکور سے بطور پیشگی نقد لے کر اقرار کرتا ہوں کہ دو مہینے کے اندر چاروں کاٹھی مع کل سامان متعلقہ کے تیار کر کے دفعدار صاحب موصوف کو دیدونگا اسوقت باقی قیمت فی کاٹھی مع سامان پندرہ روپیہ کے حساب سے اُن سے لیلونگا اگر وعدہ مسطور پر شے مذکور بنا کر نہ دوں تو مبلغان مذکور دو روپیہ سود ماہانہ سیکڑے کے حساب سے بلاعذر ادا کرونگا یہ اقرار نامہ بشہادت گواہان حاشیہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور حاجت کے وقت کام آوے۔ المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء فقط

نکاح نامہ[2]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میں شیخ علی حسین خلف شیخ علی حسن اپنی رضا و رغبت و ثبات عقل سے شرع شریف بوکالت سید محبت علی ولد سید شفقت علی کہ ان کی وکالت پر محمد پہلوان ولد مردان کلانوری و عبدالغفور خان ولد حاجی محمد امام علیخان کاہنوری زمینداران موضع درآور پرگنہ اہار نے قاضی شرع کے روبرو گواہی دی سماۃ نورجہان دختر شیخ فدا حسین کو باقبال پانچہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کے

۱؎ اقرار نامہ اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی بات کا قول و قرار کرے کاغذ لکھدے مثال اُسکی یہ ہو ۱۲ ۲؎ نکاح نامہ اُس کو کہتے ہیں کہ جس میں

کہ آدھے اُس کے اڑھائی ہزار روپیہ ہوتے ہیں اپنے عقد میں لایا یہ نکاح صحیح شرعی شہرت واعلان کے ساتھ واقع ہوا اور ایجاب و قبول حاضرین مجلس اہل اسلام و کافہ انام کے روبرو تمام ہوا یہ ناکح منکوحۂ مذکورہ کو کمال دلجوئی و زوجیت کی حق ادائی کے ساتھ اپنی پاس رکھکر نان و نفقہ و ضروری خرچ اُس کا اپنی ذمہ سمجھیگا یہ وثیقہ مہر نامہ حضار محفل کی گواہیوں سے اسواسطے مکمل و مرتب کرادیا کہ سند مضبوط ہوکر حاجت کے وقت کام آوے المرقوم یکم مارچ ۱۸۹۲ء مطابق غرۂ شعبان المعظم ۱۳۰۹ھ فقط

ایضاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار صحیح و شرعی کرتا ہوں میں مولوی عبد العلی ولد مولوی امانت علی قوم سید ساکن قصبۂ خورجہ ضلع بلندشہر باپ اور ولی حقیقی و قدرتی محمد یاض الحسن اپنے پسر کا اوپر اسبات کے کہ بتاریخ امروزہ نکاح صحیح و شرعی محمد یاض الحسن مذکور میرے پسر نابالغ کا بولایت میری ساتھ مسماۃ امراؤ بانو دختر سید امداد حسین ساکن موضع ولی پورہ ضلع بلندشہر کے بہ تعین مبلغ پانچہزار روپیہ سکۂ رائج الوقت مہر مؤجل بوکالت شیخ فدا حسین صاحب ساکن موضع رسولپور کے کہ ان کی وکالت پر سید نثار محمد صاحب و سید عابد حسین صاحب ساکنان موضع ولی پورہ نے گواہی دی ہی منعقد ہوا ہی چنانچہ ہر واحد نے حضران مجلس سے ایجاب و قبول متعاقدین کا سُنا و باہم مبارکباد دی نکاحاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً علیٰ طریق الشہادۃ والاعلان لا علیٰ سبیل الخفیۃ والکتمان لہذا یہ چند کلمہ بطریق کابین نامہ کے لکھدیئے کہ سند ہو دروقت حاجت کے کام آوے المرقوم ۱۲ شعبان ۱۳۰۹ھ فقط

طلاق نامہ

موجب تحریر اس مقال اور باعث تفصیل اس اجمال کا یہ ہی کہ مسماۃ فلاں عرصہ بیس برس موافق شرع شریف میرے عقد میں تھی آج بحالت ہوش و حواس و ثبات عقل میں نے اُسکو طلاق دی اور اُس کے حق میں لفظ طلقتک کہا جسقدر مہر شرعی تھا بمقابلہ اشخاص مندرجہ حاشیہ حوالہ

گواہ شد قاضی رفیع الدین

العبد مولوی محمد عبد العلی ولد امانت علی بقلم خود

گواہ شد قاضی عبد الرزاق ساکن بلندشہر بقلم خود

گواہ شد حافظ احمد اللہ ساکن بلندشہر بقلم خود

العبد فلاں بقلم خود

گواہ شد فلاں بقلم خود

مسماۃ مذکور کردیا بعد انقضائے ایام عدّت جس سے چاہے نکاح کرے مجکو مزاحمت نہیں المرقوم ماہ فلاں و سنہ فلاں - فقط

گواہ فلاں بقلم خود

ضامنی

ضامنی تین طرح کی ہی حاضر ضامنی مال ضامنی فعل ضامنی جس میں یہ اقرار ہو کہ فلان شخص کو حاضر کردونگا اُسکو حاضر ضامنی کہتے ہیں اور جسمیں اقرار ہو کہ اگر فلان شخص نے اسقدر روپیہ اس عرصہ میں داخل نہ کیا تو بالعوض اُس کے میں داخل کردونگا وہ مال ضامنی کہلاتی ہے اور جسمیں یہ شرط تحریر ہو کہ اب فلان شخص سے فلاں بدفعلی وقوع میں نہ آویگی تو اُسکا میں ضامن ہوکر اقرار کرتا ہوں کہ جو سزا سرکار چاہے منمقر کی کرے اُسکو فعل ضامنی کہتے ہیں منجملہ اُنہیں ضامنی کے بطور مثال حاضر ضامنی لکھتا ہوں -

میں فلاں بیٹا فلان ساکن موضع فلاں کا ہوں - جو کہ مسمٰی فلان بمقدمہ فوجداری حسب دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند ماخوذ ہوا ہی اُس سے حاضر ضامنی طلب ہی سو میں بذریعہ تحریر ہذا اس کا ضامن ہوکر اقرار کرتا ہوں کہ جب نامبردہ کی عدالت میں طلبی ہوگی حاضر کردونگا اور بصورت نہ حاضر کرنے کے اُس کے ذمہ کی جوابدہی منمقر کے ذمہ ہے المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ع فقط

گواہ فلاں بقلم خود
گواہ فلاں بقلم خود
گواہ فلاں بقلم خود

محضر نامہ

چونکہ خداوند مطلق اور حاکم برحق کے نزدیک امر حق کا چھپانا اور اسکی شہادت وگواہی سے آپکو بچانا گناہ ہے اسواسطے فقیر چھوٹے شاہ ولد بوٹے شاہ اپنے حق پر گواہی طلب کرتا ہے اور سب صاحب باشندے قصبۂ کلانور کی شہادت اسبات پر چاہتا ہے کہ موازی بیگہ پر سے اراضی نمبر ۱۱ - معافی واقع سواد قصبہ مذکور متصل تکیۂ پانہ خورد شروع جلوس عالمگیری سے میرے جد امجد کے نام جاری و بحال ہی منجملہ اُس کے تین بیگہ زمین مسمی گھوٹے شاہ پسر سوٹے شاہ نے ازراہ بدیانتی اپنی زمین میں شامل کرلی ہے اور پارسال بوجہ جلنے میرے مکان کے اثاث البیت کے ساتھ سند عطیۂ اراضی مذکور جل گئی جو کوئی اس حقیقت سے آگاہی رکھتا ہو للہ اس کاغذ پر مہر وگواہی کرے اگر خود نہ لکھنا جانتے تو دوسرے سے اپنی گواہی لکھاوے

المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ع مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۰۹ھ فقط

العبد
چھوٹے شاہ ولد بوٹے شاہ

گواہ قاسم علی خاں نمبردار
گواہ امیر خاں نمبردار
گواہ امداد علی خاں نمبردار
گواہ رحیم بخش خاں نمبردار

مختار نامۂ عام

میں اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خان مرحوم زمیندار مواضع گرورہ وجریا وغیرہ پرگنہ اہار ضلع بلند شہر کی ہوں جو کہ منمقرہ پردہ نشین ہوں اور اکثر مقدمات میری جانب سے اور بنام میرے عدالتہائے دیوانی و فوجداری کلکٹری وغیرہ میں رہتے ہیں اور ہوں گے اور میں بسبب پردہ نشینی کے بذات خود پیروی مقدمات کی نہیں کر سکتی لہٰذا میں نے اپنی جانب سے محمد عنایت علیخاں اپنے بھتیجے و داماد کو کہ جسپر اعتماد کلی ہے بتحریر اس مختار نامۂ عام کے مختار عام و قائم مقام ذات خود مقرر کیا اقرار یہ ہے کہ مختار مذکور جملہ مقدمات میں جنمیں منمقرہ فریق ہو بحضور جملہ حکامان مال و فوجداری و دیوانی و عدالت العالیہ ہائی کورٹ و صاحبان صدر بورڈ بہادر و محکمہ جات ڈاکخانہ و تھانہ و افیون و چنگی و آبکاری و ٹکٹ و نہر و ریل و بندوبست و محکمۂ عالیہ گورنر جنرل بہادر حاضر ہو کے ہر قسم کے جملہ مقدمات میں جو کچھ بذات خود پیروی کرے و جس طرح کی کارروائی عمل میں لاوے یا کوئی مختار یا وکیل یا بیرسٹر مقرر کرے و جسقدر ان کو محنتانہ دیوے یا کوئی عرضی دعویٰ یا جواب دعویٰ یا کسی طرح دستاویز پیش کرے یا کوئی کاغذ میری طرف سے عدالت وغیرہ میں تصدیق کرے یا میری العبد و دستخط بقلم خود کرے یا بمقابلہ کسی مدعی و مدعا علیہ کے سوال و جواب کرے خواہ اجراء ڈگری کراوے یا زر ڈگری و نیز دیگر ہر قسم کا زر یافتنی میرا اپنے العبد و دستخط سے معرفت کسی مختار یا وکیل یا بیرسٹر یا بطور خود کسی عدالت و محکمہ سے وصول کرے یا میری جانب سے کسی طرح کا روپیہ داخل کرے یا کسی مقدمہ میں پنچایت یا نالش یا تصفیہ باہمی کرے یا اقبال دیوے یا ثالثی قبول کرے یا اقرار نامہ کسی قسم کا تحریر کرے یا کوئی دستاویز لکھے یا رجسٹری کراوے یا کسی قسم کا روپیہ کاشتکاران خواہ کسی اور سے وصول کرے اور اپنی رسید لکھدے

العبد — مسماۃ اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خان مرحوم زمیندار موضع گرورہ وغیرہ — مقر کرامت علی خان بقلم خود

گواہ — عبد اللہ خان ولد رحیم بخش خان ساکن کلاوٹھی بقلم خود

گواہ — عبد الغفور خان ولد عبد الصمد خان ساکن دہلی بقلم خود

ملہ مختار نامہ میں بہت سے اختیارات مندرجہ مختار کے مختصر طور سے لکھے گئے ہیں اور بعض حالتوں میں بہت سے چھوڑ دیئے جاتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ سب اختیارات مختار کے جو حسب ہدایت کتاب ہذا مختار نامہ کو دیئے جاتے ہیں جسقدر اختیار دینا منظور ہو مختار کو دے یا اس کے سوا اور اختیارات بڑھائے ۱۲

یا تحصیل تشخیص کرے یا میری جائداد تقسیم کراوے یا قرعہ برداری کرے یا نیلام خرید کرے
یا ٹھیکہ دیوے یا لیوے یا رہن مجرائی کرے یا کسی کو روپیہ دیوے یا بذریعہ تحریر
اپنی دُنیا کرے یا شراکت نامہ کسی قسم کا لکھے یا عدالت وغیرہ میں کسی کی ضمانت کرے یا اپنی
طرف سے میری جائداد پر کارندہ مقرر کرے یا اطلاعنامہ دفعہ ۳۶ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء
اپنے نام سے جاری کرے یا قرقی حسب دفعہ ۳۶ - ایکٹ مذکور کرے یا کوئی جائداد
وغیرہ میرے واسطے خرید کرے یا کوئی جائداد میری رہن یا بیع کرے یا کسی کے نام ہبہ کر دے یا جسقدر روپیہ
کسی مہاجن وغیرہ سے بذریعہ تمسک و رقعہ لیوے اور اُس تمسک میں میری جائداد آڈھ و مستغرق
کرے یا داد و ستد کسی سے کرے یا کھیتی کراوے یا کسی کو پٹہ و قبولیت و سرخط لکھے یا کسیکو
گاؤں میں آباد کرے یا کسی کو کنواں بنانے و باغ لگانے کی اجازت دے غرضکہ جملہ اختیارات
مالکانہ جو منمقرہ کو حاصل ہیں وہ سب مختار مذکور کو حاصل ہوں گے اور سب ساختہ و پرداختہ مختار مسطور
کا مجھکو مثل کردہ ذات خاص اپنی کے قبول و منظور ہے اور ہوگا لہذا یہ مختار نامہ عام لکھ دیا
کہ سند ہو اور وقت حاجت کے کام آوے ۔ المرقوم ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء فقط

گواہ شد عوض محمد خاں ولد غلام حسین خاں بقلم خود

گواہ شد ... داس پٹواری موضع گرورہ پرگنہ اہار بقلم خود

وکالت نامہ

وکالت نامہ اوس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنے مقدمہ کی خبرگیری و پیروی و سوال و جواب دستاویزیں پیش کرنیکے واسطے کسی وکیل کو
مقرر کرے اور وکالت نامہ لکھدے اگر بجائے لفظ وکیل کے مختار لکھے تو وہ مختار نامہ ہوجاتا ہے مثال وکالت نامہ کی یہ ہے ۱۲

میں رحیم اللہ خاں ولد کریم اللہ خان قوم پٹھان ساکن موضع گرورہ پرگنہ اہار ضلع بلندشہر کا ہوں
جو کہ منمقر نے دعوی پانچسو روپیہ کا عدالت منصفی بلندشہر میں بنام علیم اللہ خاں ولد عظیم اللہ خاں
ساکن موضع مذکور کے دائر کیا ہے لہذا اپنی جانب سے عبدالرحیم خاں وکیل عدالت دیوانی
کو وکیل مقرر کر کے اقرار کرتا ہوں کہ وکیل موصوف جو اس مقدمہ میں پیروی یا سوال و جواب
کریں یا کوئی ثبوت کاغذی داخل کریں یا واپس لیویں وہ سب ساختہ و پرداختہ وکیل موصوف کا
مثل کردہ ذات خود مجھکو قبول و منظور ہے یہ وکالت نامہ اس واسطے لکھدیا کہ سند ہو ۔ المرقوم ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء فقط

العبد رحیم اللہ خاں بقلم خود

گواہ شد ... بقلم خود

گواہ شد ... بقلم خود

امانت نامہ

امانت نامہ اُس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی کسی کی چیز اپنے پاس امانت رکھکر دستاویز لکھدے مثال اُسکی یہ ہے ۱۲

میں حافظ کریم الدین بیٹا حاجی نجم الدین قوم شیخ ساکن قصبۂ کلانور ضلع روہتک کا ہوں جو کہ مولوی قطب الدین صاحب خلف مولوی رفیع الدین صاحب ساکنۂ قصبۂ مندرجہ عنوان نے ایک ہزار روپیہ کلدار کہ آدھے اُس کے پانچسو روپیہ ہوتے ہیں میرے و نیز چند اشخاص مندرجہ حاشیہ کے روبرو گن کر ایک کیسہ میں رکھکر سربمہر کر کے منمقر کے پاس امانت رکھے ہیں جسوقت چاہیں مجھ سے لیں مجھکو دینے میں کچھ عذر نہ ہوگا اگر وہ مرجاویں تو ان کے بیٹے فیض الدین کو دیدیے جاوینگے اگر منمقر مرجاوے تو میرا بیٹا شرف الدین امانت مذکور عند الطلب مولوی صاحب موصوف کو دیدیگا یہ امانت نامہ اس واسطے لکھدیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء - فقط

العبد حافظ کریم الدین بقلم خود
گواہ شد مولوی محمد علی بقلم خود
گواہ شد حاجی محمود خان بقلم خود
گواہ شد قاضی رفیع الدین بقلم خود

سرخط

سرخط دو قسم کے ہیں ایک تو یہ کہ جو کوئی کسی کا مکان کرایہ لیکر دستاویز لکھدے اور اُسکو کرایہ نامہ بھی کہتے ہیں اور دوسرا یہ کہ ادنیٰ لوگوں کو نوکر رکھ کے ان کی نوکری کا کاغذ لکھے مثال سرخط مکان یہ ہے -

میں حسن علیخان تحصیلدار متعینہ تحصیل انوپشہر کا ہوں

جو کہ میں نے ایک حویلی پختہ مملوکہ و مقبوضہ شیخ محراب علی صاحب سرشتہ دار ججی میرٹھ پانچروپیہ ماہواری پر اپنی سکونت کیلئے شیخ صاحب موصوف سے بکرایہ لی ہے اقرار کرتا ہوں کہ کرایہ مسطور بلا عذر ماہ بماہ باخذ رسید ٹکٹ چسپاں مالک مذکور کو دیتا رہونگا و مرمت شکست و ریخت و چوکیداری بذمہ مالک مکان ہی جسوقت مالک مکان کو اپنا مکان خالی کرانا منظور ہو تو ایک مہینہ پیشتر مجھے اطلاع دے کہ اس مدت کے اندر خالی کر دوں اگر ماہ بماہ کرایہ نہ دوں تو مالک مکان جب چاہے مکان اپنا مجھ سے خالی کرالے و کرایہ یافتنی اپنا حسب ضابطہ وصول کرے - المرقوم تاریخ و ماہ و سنہ فلاں

العبد حسن علیخان تحصیلدار بقلم خود
گواہ شد [illegible] بقلم خود
گواہ شد [illegible] بقلم خود

پٹہ

پٹہ اُس کو کہتے ہیں کہ جو زمیندار کاشتکار کو بغرض کاشت اراضی شرطوں کے ساتھ پٹہ لکھدے اور بذریعہ تحریر کاشتکار اُسکو منظور کرے اُس کو قبولیت کہتے ہیں مثال پٹہ یہ ہے ۔

منجانب ظفر علیخان نمبردار ظفر آباد ۔ بنام مولاسی پسر ہولاسی قوم چوہان سکنۂ موضع مذکور
قول و اقرار یہ ہو کہ موازی صہ بیگہ آراضی پختہ مزروعہ نمبر ۶۶ مندرجہ خسرہ واقع موضع
مذکور حسب درخواست نامبردہ بحساب پرتہ فی بیگہ دس روپیہ کہ جملہ پچاس روپیہ جمع سالتمام
ہوئی شروع سال ۱۲۹۹ فصلی سے لغایت سال ۱۳۰۴ فصلی تک بغرض کاشت
باخذ قبولیت نامبردہ کو اس اقرار سے دیگئی کہ بلا عذر و حیلہ اراضی وسماوی نصف روپیہ
فصل خریف اور نصف فصل ربیع میں چوہان مذکور کو ادا کرتا رہے بصورت نہ
ادا ہونے روپیہ کے مجھ نمبردار کو اختیار ہو کہ حسب ضابطہ اُس کے نام نالش کر کے
اشیاء منقولہ و غیر منقولہ سے روپیہ اپنا وصول کرے اور اُسوقت مجکو یہ بھی اختیار رہے
کہ اُسکو بیدخل کرادوں یہ پٹہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو المرقوم ۱۳ / مارچ ۱۸۹۲ء فقط

راضی نامہ

بعدالت منصفی روہتک　　مقدمہ دیوانی نمبر ۲۱۳

ہزاری ولد گلزاری قوم بقال ساکن قصبۂ کلانور　　مدعی
بنام گردھاری پسر ہداری قوم حجام سکنۂ قصبۂ مذکور　　مدعا علیہ

دعوی ولاپانے مبلغ دوسو روپیہ اصل مع سود

غریب پرور سلامت ۔

جوکہ فدوی نے دعوی مندرجہ عنوان بنام مدعا علیہ اس عدالت میں دائر کیا ہے
اور عدالت ہذا سے تاریخ ۲۰ / مارچ سنہ رواں مقرر ہو کر اطلاعنامہ بنام ہم فریقین بغرض حاضر عدالت جاری

ہوئے ہیں آج مدعا علیہ مذکور نے زرمتدعوی مجھ مدعی کو دیکر راضی کرلیا میں نے اُس کو خرچہ چھوڑدیا اب اُس کے ذمہ میرا باقی نہ رہا اُمید کہ مقدمہ زرتجویز سے خارج فرمایا جاوے۔ فقط

عرضی فدوی ہزاری اقبال سنگھ
قصبہ کلانور مدعی
مرقومہ تاریخ فلاں

تقسیم نامہ

نور محمد خان و فیض طلب خان پسران شرف علی خان قوم راجپوت مسلمان زمیندار ان موضع خیال پور پرگنہ کمال پور ضلع اقبال پور کے ہیں۔ جو کہ بست بسوہ موضع خیال پور و مکانات و باغات وغیرہ جو اس موضع میں واقع ہیں بلا شرکت غیرے ملکیت ہم دونوں بھائی کی ہیں اب ہم نے بخیال رفع خرخشہ و نزاع آیندہ کے بحالت صحت نفس و ثبات عقل مصلحت وقت دیکھکر برضامندی بموجب جمعبندی و خسرہ بندوبست موضع مذکور کی دو محال کرلی ہیں و نیز جملہ اشیائے منقولہ و غیر منقولہ بعد مساوی کرنے اُسکی مالیت سے بحصۂ مساوی ہم دونو پر حسب تفصیل مندرجہ دو فرد منسلکہ کے تقسیم ہوئی اور اپنے اپنے حصوں پر قبضہ کرلیا سال آیندہ سے یعنی ۱۲۹۹ف سے مالگذاری سرکار جدی جدی ادا کریں گے اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامہ کی مع اُن دو فرد کے کہ جو دو کاغذ جداگانہ پر مرتب ہو کر ہمرشتۂ تقسیم نامۂ ہذا ہیں و در انیں صراحت حصص مساوی مالیت کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ درج ہے ہم مقران کے پاس رہینگے مطابق اس تقسیم کے محکمۂ کلکٹری میں درخواست دیکر کھیوٹ جداگانہ دونوں محال کی مرتب کراکے جمعبندی علحدہ علحدہ کرادی جائینگی اب آیندہ کو ہم مقران میں سے کسی کو یا ہمارے وارثوں کو خلاف شرائط مندرجہ اس تقسیم نامہ کے اختیار تعرض ہرگز نہوگا یہ تقسیم نامہ بشہادت گواہان حاشیہ اس واسطے مرتب ہوا کہ سند ہو اور حاجت کے وقت کام آوے۔ المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء۔ فقط

العبد نور محمد خاں ولد شرف علیخان بقلم خود
العبد فیض طلب خاں ولد شرف علیخان بقلم خود
گواہ عباس علی خاں ولد نمبردار بقلم خود
گواہ احمد علی خاں ولد نمبردار بقلم خود
گواہ منشی رام پٹواری موضع خیال پور

اقرار نامۂ ثالثی

ہمکہ وزیر علی ولد امیر علی مدعی و عبدالصمد خلف عبدالاحد مدعا علیہ ساکنان شہر لکھنؤ محلہ اشرف آباد تھانہ چوک چوکی بھیلی گنج کے ہیں جوکہ درمیان ہم مقران کے بابت جائداد متروکہ شیخ غلام علی مرحوم کے نزاع اور مناقشہ ہے۔ لہٰذا بفہمایش بعض عزیزان و دوستان و رؤساء شہر بحالت صحت ذات و ثبات عقل بلا جبر و اکراہ بدرستی ہوش و حواس و رضامندی و صوابدید باخود ہا اقرار کرتے اور لکھے دیتے ہیں کہ ہم مقران نے واسطے فیصلہ تقسیم جائداد متروکہ مذکورۂ بالا کے شیخ جواد علی و شیخ خدابخش و مولوی عبدالکریم صاحبان ساکنان شہر لکھنؤ کو پنچ و ثالث مقرر کیا اور یہ اقرار نامہ ثالثی تحریر کر دیا ہم مدعی اور مدعا علیہ دونوں اس بات پر بخوشی دل راضی ہیں کہ جو کچھ پنچ صاحبان مقدمۂ مذکورالصدر کا فیصلہ کریں گے۔ وہ ہر صورت و ہر حالت میں بلا کسی عذر و حیلہ کے ہم کو قبول و منظور ہوگا اور اس فیصلہ نامہ سے کسی قسم کا ہم فریقین انحراف نہ کریں گے اور اگر ہم میں سے کوئی فریق کسی قسم کا عذر و حیلہ کرے وہ قابل سماعت کسی عدالت کے نہ ہوگا۔ لہٰذا یہ چند کلمہ بطریق اقرار نامہ ثالثی کے لکھ کے اقرار نامہ ہذا پنچ صاحبان موصوفین بالا کے حوالہ کر دیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت پر کام آوے۔ فقط

العبد وزیر علی بقلم خود

العبد عبدالصمد بقلم خود

گواہ غلام حسین ولد ... خان

گواہ صاحب علی ولد محمد صاحب علی

گواہ وزیر محمد ولد غلام احمد

نوٹ:۔ اگر مقدمہ عدالت میں دائر ہو چکا ہو تو تاریخ و ماہ و سنہ ادخال دعویٰ و نمبر مقدمہ بھی لکھ دینا چاہیئے۔ اور چاہیں یہ بھی لکھ دیں کہ اتنی مدت میں ثالث صاحبان فیصلہ کر دیں۔


نسب نامہ
خورشید علیخان
خان عبدالرزاق
خان محمد اسحاق
علیخان معشوق
فضل علیخان
علیخان عباس
علیخان کرامت
الطاف علیخان
لطف علیخان
عثمان خان
شیر خان
علیخان محفوظ
ظفر علیخان
خان احمدیار
علیخان محمد عنایت
محمد علیخان
خان خان محمد
احمد علیخان
خان عبدالمجید
فرزند علیخان
واحد علیخان
امراؤ خان
علی احمد خان
شہاب خان
یعقوب علیخان
علی بخش خان
واجد علیخان
حسن علیخان
فیض طلب خان
خان تاج محمد
وزیر خان
گلاب خان
خان عبدالغفور
نور محمد خان
حاکم علیخان
خان عبداللہ
نبی بخش خان
خان سزاوار
ظہور علیخان
خان اشرف علی
محمد عمر خان
خان غلام حسین
رحم علیخان
صندل خان
خان سعادت
خان سکندر
ساڈھوری خان
مورث اعلیٰ زمیندار قصبہ کلانور محلہ
جین خان ضلع روہتک کمشنری دہلی

ساتویں فصل میں ذکر خاتمۂ کتاب

الحمد للہ رب العالمین کہ یکشنبہ کے روز تاریخ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ماہ اپریل ۱۸۹۵ء عیسوی کو یہ

رقعات عنایت علی بعد نظر ثانی درست ہو کر زمانہ میں یادگار مجھ **محمد عنایت علی** کی ہوئی ؎

من نوشتم صرف کردم روزگار — من نمانم این بماند یادگار

اعلان

یہ مصنف نہایت صاف باطنی سے اجازت دیتا ہے کہ جو صاحب چاہیں نسخۂ ہذا کو چھپوا کر فائدہ اُٹھائیں۔

نظم

مصدر الطاف و دانائے دقیق
قدردان گنجینۂ علم و سخن
ہیں کلانوری عنایت علیخاں
ہے یہ انشا بس نہایت ہی سلیس
خاص اردو میں ہی یکتائے زماں
مختصر فقرے ہیں اور مطلب کثیر
لو خریدارو سنو مانو ذرا
ہند میں ہم طرز یہ رکھتی نہیں
ہو بہو اس کی عبارت سے ملائے
راستباز و راست اسکو مانیو
لیکن اس کے کچھ نرالے طور ہیں
چاہیئے استاد کو ای باصواب
خادمی سے یک بیک مخدوم ہوں

اہل دل اسلام دان نیکو چلن
اُن کی تصنیف سے ہی یہ کتاب
قاعدہ اور روزمرہ میں نفیس
اس کا املا علم کی املاک ہے
الغرض انشا ہوئی یہ بے نظیر
سادہ پن اس کا مجھے مرغوب ہی
جسکو دعویٰ ہو لکھے وہ بالیقین
جب میں جانوں اُسکو ہی اہل ذکا
یہ سخن بیجا نہ میرا جانیو
دیکھی ہیں میں نے بھی ہاں صدہا کتاب
شروع لڑکے کو کرائے یہ کتاب
کہہ چکا اب چل تو بگراسی وحید

ہم خلیق و ہم شفیق و ہم رفیق
اپنے ہم عصروں میں فخر خانداں
در اصل اپنا نہیں رکھتی جواب
اس کا ہر فقرہ ہے فخر منشیاں
جان لوگے گر تمہیں ادراک ہی
طرز تحریر اس کا لاثانی ہوا
طالب علموں کیلئے یہ خوب ہی
ایک دو رقعہ مجھے لکھکر دکھائے
جس نے ہم طرز اس کے رقعہ لکھدیا
یوں تو تصنیفات اکثر اور ہیں
لیک اردو میں نہیں اس کا جواب
تا کہ سارے قاعدے معلوم ہوں
دیکھ وہ پڑھتا ہی کیا عبدالرشید

خاتمۃ الطبع

لاکھوں شکر مؤلف نسخۂ کائنات کی درگاہ میں کہ یہ کتاب بے نظیر اور رقعات دل پذیر، چکیدۂ قلم دبیر جادو رقم۔ فرازندۂ لوای مضمون عالی مرکز دائرۂ بے مثالی جناب منشی عنایت علی بحسن اہتمام جناب علی بھائی و شرف علی مالکان مطبع محمدی و تاجران کتب مطبع محمدی واقع مجگاؤں گنپوڈر روڈ بمبئی میں حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر نور افزائے چشم شائقین ہوئی۔

ہمارے کتب خانہ مطبع محمدی کے سرمایۂ ناز مصاحف بے بہا، و چند جدید الطبع بیش بہا قابل دید اور لائق خرید کتابیں

(مصاحف بے بہا بجنسہ یسرنا القرآن کی کتابت پر)

قرآن مجید بجنسہ یسرنا القرآن کی کتابت پر کاغذ سفید رسمی جلد پارچہ (جس پر سنہرے حرفوں میں جاذب نظر نام کندہ ہے) ہدیہ صرف دو روپیہ۔

ایضاً " کاغذ عمدہ پالش دو روپیہ آٹھ آنہ

پارہ اول الٓمٓ معہ کور رنگین نہایت خوبصورت وخوشنما کاغذ رسمی ہدیہ صرف ایک آنہ

ایضاً " کاغذ پالش " " ایک آنہ تین پائی

پارہ دوم سیقول معہ کور رنگین نہایت خوبصورت وخوشنما کاغذ سفید رسمی ایک آنہ

ایضاً " کاغذ پالش ایک آنہ تین پائی

پارہ سوم تلک الرسل معہ کور رنگین نہایت خوبصورت وخوشنما کاغذ سفید رسمی ایک آنہ

ایضاً " کاغذ پالش ایک آنہ تین پائی

پارہ چہارم لن تنالوا معہ کور رنگین نہایت خوبصورت وخوشنما کاغذ سفید رسمی ایک آنہ

ایضاً " کاغذ پالش ایک آنہ تین پائی

پارہ پنجم والمحصنٰت معہ کور رنگین نہایت خوبصورت وخوشنما کاغذ سفید رف ایک آنہ

ایضاً " کاغذ پالش ایک آنہ تین پائی

پنجپارہ بجنسہ یسرنا القرآن کی کتابت پر (الٓمٓ سے والمحصنٰت تک) کاغذ سفید رسمی معہ ٹائیٹل رنگین مجلد ہدیہ صرف پانچ آنے

ایضاً " " کاغذ سفید پالش چھ آنے

(مختلف اردو کتابیں)

ریاض معرفت یعنی شرح اردو مثنوی مولانا رومؒ مؤلفہ جناب ڈاکٹر ریاض الدین صاحب سنبھلی یہ اپنے طرز کی بالکل نئی کتاب قابل قدر ہے ضرور خریدیئے۔ دفتر اول کاغذ سفید معہ جاذب نظر رنگین خوشنما ٹائیٹل ایک روپیہ

ایضاً " دفتر دوم کاغذ رسمی ایک روپیہ چار آنے

ایضاً " " کاغذ پالش ایک روپیہ بارہ آنے

مناجات مقبول اس مناجات کے پڑھنے سے تمام مشکلیں آسان ہوجاتی ہیں کاغذ عمدہ رنگین کور قسم اول چھ آنے

ایضاً " " قسم دوم چار آنے

مجموعہ خطب حرمین شریفین کامل بارہ ماہ کا عربی معہ اردو۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی عبدالحی صاحب حنفی قادری بنگلوریؒ۔ کاغذ سفید رسمی جلد ابری ایک روپیہ

ایضاً " " رنگین خوشنما کور چودہ آنے

ایضاً " کاغذ پالش جلد ابری ایک روپیہ دس آنہ

ایضاً " رنگین خوشنما کور ایک روپیہ آٹھ آنہ

مجموعۃ الادعیہ المعروف بہ گنجینۂ اکبری یعنی کامل تیئس دعاؤں کا مجموعہ کاغذ سفید کور رنگین دلکش وخوبصورت ہدیہ ایک آنہ چھ پائی